ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی
ستمبر 2024ء جلد نمبر 25 شمارہ نمبر 09

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں۔ اور اللہ (ہر دوسری بات) ردّ کرتا ہے سوائے اس کے کہ اپنے نور کو مکمل کر دے خواہ کافر کیسا ہی ناپسند کریں

(التوبہ:32)

آسمان تک پہنچتی لوہے کی دیواروں والا مضبوط قلعہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 23/ اگست 2024ء کو دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

”مَیں یہاں ایک تحریک بھی کر دینا چاہتا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک رؤیا تھا[1] کہ ان کو کسی بزرگ نے کہا کہ اگر جماعت کا ہر فرد، ہر بڑا دو سو 200 دفعہ یہ درود شریف پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور پھر آپؒ نے فرمایا کہ جو درمیانی عمر کے ہیں پندرہ سے پچیس سال کے لوگ وہ بھی کم از کم سو 100 دفعہ پڑھیں۔ بچے بھی کم از کم تینتیس 33 دفعہ پڑھیں۔ چھوٹی عمر کے جو بچے ہیں ان کو ان کے ماں باپ تین 3، چار 4، دفعہ یہ پڑھائیں اور ساتھ ہی سو 100 دفعہ استغفار بھی کریں۔ اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں کہ سو 100 دفعہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ کا ورد بھی ان دنوں میں خاص طور پہ اور عموماً ہمیشہ کے لیے کریں۔ آپؒ کو رؤیا میں یہی دکھایا گیا تھا کہ اگر یہ کرو گے تو تم ایک محفوظ قلعہ میں محفوظ ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکتا اور لوہے کی دیواریں ہیں اس قلعہ کی جس کی دیواریں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔ ان دنوں میں جبکہ شیطان ہر حیلے سے ہمارے پر بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر، عمومی طور پر دنیا میں بھی حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس سے بچنے کے لیے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پہ زور دیں اور صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یہ درود شریف اور ذکرِ الٰہی جو ہے، یہ ورد جو ہے اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں اور اس پر ہر ایک کو، بچے کو، بڑے کو، عورت کو، مرد کو، سب کو توجہ دینی چاہیے“۔ (الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 13 ستمبر 2024ء صفحہ 2)

1۔ ماخوذ از رپورٹ مجلس مشاورت جماعت احمدیہ 1968ء مطابق 7,6,5 اپریل 1968ء صفحہ 233

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال سیرت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”خیال کرنا چاہئے کہ کس اِستقلال سے آنحضرتؐ اپنے دعویٰ نبوّت پر باوجود پیدا ہوجانے ہزاروں خطرات اور کھڑے ہوجانے لاکھوں معاندوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے اوّل سے اخیر دم تک ثابت اور قائم رہے برسوں تک وہ مصیبتیں دیکھیں اور وہ دکھ اٹھانے پڑے جو کامیابی سے بکلی مایوس کرتے تھے اور روز بروز بڑھتے جاتے تھے کہ جن پر صبر کرنے سے کسی دنیوی مقصد کا حاصل ہوجانا وہم بھی نہیں گذرتا تھا بلکہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے ازدست اپنی پہلی جمعیت کو بھی کھو بیٹھے اور ایک بات کہہ کر لاکھ تفرقہ خرید لیا اور ہزاروں بلاؤں کو اپنے سر پر بلالیا۔ وطن سے نکالے گئے۔ قتل کے لئے تعاقب کئے گئے۔ گھر اور اسباب تباہ اور برباد ہوگیا۔ بارہا زہر دی گئی۔ اور جو خیر خواہ تھے وہ بدخواہ بن گئے اور جو دوست تھے وہ دشمنی کرنے لگے اور ایک زمانہ دراز تک وہ تلخیاں اٹھانی پڑیں کہ جن پر ثابت قدمی سے ٹھہرے رہنا کسی فریبی اور مکار کا کام نہیں۔ اور پھر جب مدت مدید کے بعد غلبہ اسلام کا ہوا تو ان دولت اور اقبال کے دنوں میں کوئی خزانہ اکٹھا نہ کیا۔ کوئی عمارت نہ بنائی۔ کوئی بارگاہ طیار نہ ہوئی۔ کوئی سامان شاہانہ عیش وعشرت کا تجویز نہ کیا گیا۔ کوئی اور ذاتی نفع نہ اٹھایا۔ بلکہ جو کچھ آیا وہ سب یتیموں اور مسکینوں اور بیوہ عورتوں اور مقروضوں کی خبر گیری میں خرچ ہوتا رہا اور کبھی ایک وقت بھی سیر ہو کر نہ کھایا۔ اور پھر صاف گوئی اس قدر کہ توحید کا وعظ کرکے سب قوموں اور سارے فرقوں اور تمام جہان کے لوگوں کو جو شرک میں ڈوبے ہوئے تھے مخالف بنالیا۔۔۔ واقعات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر کرنے سے یہ بات نہایت واضح اور نمایاں اور روشن ہے کہ آنحضرت اعلیٰ درجہ کے یک رنگ اور صاف باطن اور خدا کے لئے جان باز اور خلقت کے بیم وامید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پروانہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دکھ اور درد اٹھانا ہوگا۔ بلکہ تمام شدتوں اور سختیوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارا کرکے اپنے مولیٰ کا حکم بجالائے“۔ (براہین احمدیہ حصّہ دوم۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 108 تا 112)

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

ربیع الاوّل 1446 ہجری قمری | ستمبر 2024ء | جلد نمبر 25 | شمارہ نمبر 09 | تبوک 1403 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04 قال اللہ جل جلالہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام

05 تبرّکات: یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ

06 منظوم کلام: ترے مکروں سے اے جاہل! مرا نقصاں نہیں ہرگز

07 خطبہ جمعہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیین کی تشریح

14 تعارف کتب: محضر نامہ

15 جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز

17 ہوائیں تیرے فضلوں کا منادی

22 شب غم بھی ہنس کے گزار دی

23 1974ء کی اسمبلی کا ظالمانہ فیصلہ اور پاکستان کی ترقی معکوس کا سفر

26 منظوم کلام: اے قوم! یہ تجھ کو کیا ہوا ہے

27 48ویں جلسہ سالانہ جرمنی کا منظر نامہ

31 آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن

40 جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء کے موقع پر ہونے والی تقاریر

43 جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء کے موقع پر شعبہ جات کی نمائشیں

45 تنظیمی سرگرمیاں: ہم احمدی انصار ہیں

46 جلسہ سالانہ جرمنی پر موجود مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کے تاثرات

48 اعلانات وفات: بلانے والا ہے سب سے پیارا

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے اخبار احمدیہ جرمنی کی ویب سائٹ
www.akhbareahmadiyya.de
پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

اویس احمد نوید، مدبّر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سیّد سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمٰن مبشر، سیّد افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِ ورق

احسان اللہ ظفر

کیلیگرافی

سعید اللہ خان

مینیجر

سیّد افتخار احمد

اعزازی اراکین

محمد انیس دیالگڑھی، منور علی شاہد، صادق محمد طاہر

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

PRINTER: RANA PRINT
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

15

04

07

38

22

27

31

23

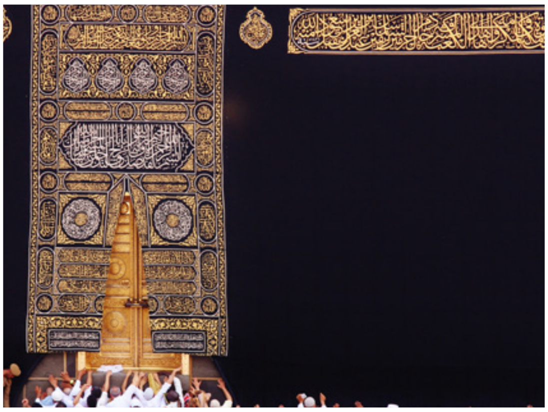

قال اللہ جل جلالہ

یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَیَاۡبَی اللّٰہُ اِلَّاۤ اَنۡ یُّتِمَّ نُوۡرَہٗ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ

(التوبہ:32)

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھادیں۔اور اللہ (ہر دوسری بات) ردّ کرتا ہے سوائے اس کے کہ اپنے نور کو مکمل کر دے خواہ کافر کیسا ہی ناپسند کریں۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَاأَتَى عَلَى بنى إسرائيل حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلاَنِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ، وَإِنَّ بنى إسرائيل تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلاَّمِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي۔

(جامع ترمذی، ابواب الایمان، افتراق ہٰذہ الأمۃ حدیث نمبر 2641)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے جن میں ایسی مطابقت ہوگی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا تو میری امت میں سے بھی کوئی ایسا بدبخت نکل آئے گا۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے۔صحابہؓ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کون سا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنت پر عمل پیرا ہوگا۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’یہ شریر کافر اپنے منہ کی پھونکوں سے نور اللہ کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اپنے نور کو کامل کرنے والا ہے۔ کافر برا مناتے رہیں۔منہ کی پھونکیں کیا ہوتی ہیں۔یہی کسی نے ٹھگ کہہ دیا۔کسی نے دکاندار اور کافر بے دین کہہ دیا۔غرض یہ لوگ ایسی باتوں سے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھادیں مگر وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ نوراللہ کو بجھاتے بجھاتے خود ہی جل کر ذلیل ہو جاتے ہیں۔‘‘

(الحکم جلد 5 نمبر 3 مؤرخہ 24 جنوری 1901ء صفحہ 3)

یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَ اللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

''کذاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لیے ہوں۔اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو۔پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔کون ہے جو اس کو تلف کر سکے؟ یاد رکھو۔میرا سلسلہ اگر نری دُکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مِٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو خواہ ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے۔تب بھی مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہو گا''۔(ملفوظات جلد 7 صفحہ 352)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے مَیں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب مَیں اس کُرتے کو ہرگز نہیں اُتار سکتا۔اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو مَیں تمہاری بالکل پروا نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔اس کے عجائبات قدرت بہت عجیب ہیں اور اس کی نظر بہت وسیع ہے۔تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو''۔(خطبات نور صفحہ 419)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''ہم جانتے ہیں اور اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ دنیا کی ساری طاقتیں اور قوتیں مل کر بھی اگر اس سلسلہ کو جسے خدا نے محمد رسول اللہ ﷺ کا دین قائم کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے مٹانا چاہیں تو وہ ساری طاقتیں مل کر بھی اس سلسلہ کو مٹا نہیں سکتیں۔ہم جانتے ہیں کہ ہم کمزور ہیں ہم جانتے ہیں کہ ہمارے اندر کوئی طاقت نہیں لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ آسمان کی فوجیں ہماری تائید میں اُتریں گی اور اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ کا نظارہ دنیا متواتر دیکھتی چلی جائے گی۔یہاں تک کہ وہی شخص جس کو مسلمانوں نے اپنی نادانی سے ٹھکرا دیا ہے اسی کے ہاتھوں سے اسلام دنیا میں دوبارہ قائم ہو گا اور معترضین ہمارے سامنے نہایت شرمندگی کے ساتھ وہی کچھ کہتے آئیں گے جو یوسفؑ کے بھائیوں نے اس سے کہا اور ہماری طرف سے بھی انہیں یہی کہا جائے گا کہ لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ ؕ یَغۡفِرُ اللّٰہُ لَکُمۡ ۫ وَ ہُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ''۔(تفسیر کبیر۔جلد 14 صفحہ 379)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

''اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے وہ پُورا ہو گا۔اس لئے استقلال کے ساتھ اور صبر کے ساتھ انتہائی قُربانیاں دیتے ہوئے، مالی بھی اور جانی بھی اور دوسری ہر قسم کی، آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ کیونکہ تمہاری ہی جھولیوں میں خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کے پورا ہونے سے حاصل ہونے والی برکتوں کا پھل گرنے والا اور تمہیں ہی ان سے فائدہ پہنچنے والا ہے۔مخالف اپنی مخالفت میں بڑھتا ہے اور مومن اپنے یقین میں ترقی کرتا ہے۔مخالف اپنے منصوبوں کو تیز کرتا ہے اور مومن اپنے سر کو اَور بھی جھکا کر خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ اعمال بجا لاتا ہے جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا پیار اُسے حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت اُسے ملتی اور فرشتوں کی فوجیں آسمان سے نازل ہوتیں اور اُس کا ہاتھ بٹاتیں اور کامیابی کی منزل مقصود تک پہنچا دیتی ہیں''۔

(خطبات ناصر جلد 5 صفحہ 455)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

'' گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ کی جماعت کی تاریخ یہ بات خوب کھول چکی ہے دنیا پر کہ جتنا چھوٹا کرنے کی کوشش کرو گے اس جماعت کو اتنی بڑی ہو کے نکلے گی۔جتنا کمزور کرنے کی کوشش کرو گے اتنی طاقتور ہو گی۔جتنا نام مٹانے کی کوشش کرو گے اتنا ہی یہ نام پھیلتا چلا جائے گا۔پس یہ تو اللہ کی ایک ایسی تقدیر ہے جسے کوئی دنیا کی طاقت تبدیل نہیں کر سکتی۔یہ وہ سنت ہے جسے کوئی دنیا کی طاقت مٹا نہیں سکتی''۔

(خطبات طاہر جلد 12 صفحہ 963)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

''مخالفین کو یاد رکھنا چاہئے کہ افراد جماعت کو دی جانے والی عارضی تکلیفیں جماعتوں کو ختم نہیں کر سکتیں۔چند افراد کو تو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔اور پھر وہ جماعت جس کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہو اور خود اسے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہو، کھڑا کیا ہو اس کو یہ کس طرح نقصان پہنچا سکتی ہیں۔پس ایک حکومت کیا تمام دنیا کی حکومتیں مل کر بھی دنیا سے جماعت احمدیہ کو نہیں مٹا سکتیں، ان شاءاللہ۔کیونکہ یہی وہ جماعت ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کامل اور مکمل دین کو، حقیقی دین کی حقیقی تعلیم کو تمام افراط و تفریط سے پاک کر کے اس اصلی شکل میں قائم کرنا ہے جو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ لائے تھے۔

(خطبات مسرور جلد 12 صفحہ 770)

ترے مکروں سے اَے جاہل! مرا نقصاں نہیں ہرگز

نِشاں کو دیکھ کر اِنکار کب تک پیش جائے گا
ارے اِک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چُھپاتا ہے
تِری اِک روز اے گستاخ! شامت آنے والی ہے

ترے مکروں سے اَے جاہل! مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو مَیں کہتا ہوں
کہ عزّت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تُو نے اور چھپایا حق
مگر یہ یاد رکھ اِک دن نَدامت آنے والی ہے

خدا رُسوا کرے گا تم کو مَیں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے

خدا ظاہر کرے گا اِک نشاں پُر رُعب و پُر ہَیبت
دِلوں میں اِس نِشاں سے استقامت آنے والی ہے

خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے

(تتمہ حقیقۃالوحی صفحہ 157۔مطبوعہ 1907ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیّین کی تشریح اور ختمِ نبوت کی حقیقت

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13/ اکتوبر 2017ء کا متن

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل تلاوت فرمائی:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب: 41) اس آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے جیسے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

پاکستان میں سیاستدان بھی اور علماء بھی وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی بہانے سے احمدیوں کے خلاف اپنا غبار نکالتے رہتے ہیں۔ ان کے خیال میں قوم کو اپنے پیچھے چلانے اور اپنا ہم نوا بنانے کا اور شہرت حاصل کرنے کا یہ سب سے آسان طریقہ ہے۔ اور سب سے بڑا ہتھیار جو مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے وہ ختم نبوت کا ہتھیار ہے۔ پس جب بھی کسی سیاسی پارٹی کی ساکھ خراب ہو رہی ہو، جب بھی کسی سیاستدان کی پسندیدگی کا گراف گر رہا ہو یا معیار کم ہو رہا ہو، جب بھی نام نہاد مذہبی تنظیمیں سیاسی شہرت حاصل کرنا چاہیں، دوسری تنظیم، دوسری سیاسی پارٹی یا دوسرے سیاستدان کو نیچا دکھانا چاہیں تو احمدیوں کے ساتھ ان کے تعلق جوڑ کر یہ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ کتنا بڑا ظلم ہونے لگا ہے کہ غیر ملکی طاقتوں کے زیرِ اثر یہ لوگ احمدیوں کو مین سٹریم (Main Stream) مسلمانوں میں شامل کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں جبکہ احمدی ان کے خیال میں ختم نبوت کے منکر ہیں۔ یہ نام نہاد اسلام کا درد رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم ناموس رسالت پر آنچ نہیں آنے دیں گے اور کبھی ایسا ظلم نہیں ہونے دیں گے۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ احمدیوں کو مسلمان کہا جائے اور پھر جب یہ کہتے ہیں کہ ہم اس کی خاطر اپنی جانیں بھی قربان کر دیں گے اس پر دوسری پارٹی جو چاہے حکومت بھی کر رہی ہو اس کے نمائندے فوراً اسمبلی میں کھڑے ہو کر بیان دیں گے کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ احمدیوں کو کوئی حق ملے بلکہ جو ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے جو تھوڑا بہت حق ہے چاہے وہ تیسرے درجہ کے شہری کی حیثیت سے ہی ہے، جو تھوڑے حقوق ملے ہوئے ہیں وہ یہ نعرہ لگائیں گے کہ وہ بھی لے لو۔ ہر ایک کے اپنے سیاسی ایجنڈے ہیں۔ ہر ایک کے اپنے ذاتی مفادات ہیں۔ لیکن اس میں تعلق نہ ہوتے ہوئے بھی احمدیوں کو زبردستی گھسیٹا جاتا ہے کیونکہ یہ بڑا آسان معاملہ ہے۔ غیر حکومتی ارکان اسمبلی بھی اور حکومتی ارکان اسمبلی بھی بڑھ بڑھ کر احمدیوں کے خلاف بولتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ دنوں پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں ایک آئینی ترمیم کے الفاظ میں ردّ و بدل جو سیاسی پارٹی یا حکومتی پارٹی اپنے مفادات کے لئے کر رہی تھی اس کے سلسلہ میں یہی کچھ ہمارے دیکھنے میں آیا۔ پاکستان میں پچھلے

دنوں میں بڑا شور مچا رہا اور میڈیا کے ذریعہ سے یہ سب کچھ دنیا کے سامنے آ چکا ہے۔ اس لئے اس بارے میں تو زیادہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہم نے کسی غیر ملکی طاقت سے نہ ہی کبھی یہ کہا ہے کہ ہمیں پاکستانی اسمبلی کے آئین میں ترمیم کروا کر قانون اور آئین کی نظر میں مسلمان بنوایا جائے۔ نہ ہی ہم نے کسی پاکستانی حکومت سے کبھی اس چیز کی بھیک مانگی ہے۔ نہ ہی ہمیں کسی اسمبلی یا حکومت سے مسلمان کہلانے کے لئے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے، کسی سند کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں کیونکہ ہم مسلمان ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک دفعہ اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ یہ الزام جو ہم پر لگاتے ہیں اس کے جھوٹا ہونے کے لئے جب ہم کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت کے منکر کس طرح ہو سکتے ہیں جبکہ ہم قرآنِ کریم پڑھتے ہیں اور قرآنِ کریم پر یقین بھی رکھتے ہیں، ایمان بھی لاتے ہیں اور قرآنِ کریم آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہتا ہے تو اس پر غیر احمدی علماء یہ اعتراض کر دیتے ہیں اور انہوں نے عوام کو بھی یہی پڑھایا ہوا ہے اور یہ اعتراض آج بھی کیا جاتا ہے بلکہ آپس کے رابطوں کی وجہ سے، میڈیا کی وجہ سے دوسرے ملکوں کے علماء بھی ان پاکستانی

ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے مسلمان کہا ہے۔ ہم کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے والے ہیں

نام نہاد علماء کے زیر اثر یہ کہہ جاتے ہیں کہ نعوذ باللہ احمدی تو قرآنِ کریم کو بھی نہیں مانتے اور مرزا صاحب کے الہامات کو قرآنِ کریم سے افضل سمجھتے ہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمودؓ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 4 نومبر 1955ء جلد 36 صفحہ 223-222)

چنانچہ کئی عرب جب حقیقت جان کر بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوتے ہیں تو وہ یہی بتاتے ہیں کہ جب ہم اپنے علماء سے پوچھتے ہیں کہ جماعت کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے تو وہ اسی قسم کی باتیں ہمیں بتاتے ہیں کہ احمدی قرآنِ کریم کو نہیں مانتے۔ انہوں نے اپنا ایک علیحدہ قرآن اور کتاب بنائی ہوئی ہے۔ یہ آنحضرت ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے بلکہ مرزا صاحب کو آخری نبی مانتے ہیں۔ ان کا حج مختلف ہے۔ یہ حج نہیں کرتے۔ ان کا قبلہ اور ہے۔ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھتے۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم تحقیق کرتے ہیں تو ان نام نہاد علماء کا پول کھل جاتا ہے اور یہی غیر احمدی مولوی اپنے جھوٹ کی وجہ سے، احمدیوں پر اپنے جھوٹے الزامات لگانے کی وجہ سے بہت سوں کے احمدیت کے قبول کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ پس یہ مولوی بھی جھوٹ بول کے ایک لحاظ سے ہماری تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم قرآنِ کریم کو نہ مانیں اور آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین یقین نہ کریں جبکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات قرآنِ کریم کو خدا تعالیٰ کی کتاب کہتے ہیں اور سب خیر کا سرچشمہ اسے سمجھتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین کہتے ہیں۔

چنانچہ قرآنِ کریم کے بارہ میں آپ کا ایک الہام ہے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن (انجامِ آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 57) کہ تمام بھلائی قرآنِ کریم میں ہے۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا جو قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

یہ کہیں نہیں فرمایا کہ میرے الہامات کو عزت دو۔ آپ کے الہامات قرآنِ کریم کے خادم ہیں۔ ان کی کوئی علیحدہ اور مستقل حیثیت نہیں ہے۔ جو بھی بھلائیاں ہم نے تلاش کرنی ہیں، جو بھی ہدایت ہم نے تلاش کرنی ہے، معاشرے کے کسی معاملے کے بارے میں ہم نے ہدایت لینی ہے تو وہ ہم قرآنِ کریم سے ہی لیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے الہامات ان کی وضاحت اور تشریح بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے بارے میں بےشمار تحریرات ہیں اور اس کے علاوہ یہ ایک الہام بھی ہے جس میں خاتم النبیین کا لفظ بھی آتا ہے۔ الہام یہ ہے کہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ کہ درود بھیج محمد (ﷺ) پر اور آلِ محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے۔ ﷺ۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 597 حاشیہ)

اور یہ الہام مختلف وقتوں میں دو تین جگہ ہوا ہے۔ پھر یہ بھی الہام ہے کہ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ

ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے مسلمان کہا ہے۔ ہم کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے والے ہیں۔ ہم تمام ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم قرآنِ کریم پر ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں جیسا کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ ہم اس بات پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف صاف اور واضح لکھا ہے۔ متعدد جگہ اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ جو ختم نبوت کا منکر ہے مَیں اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ وہ نہ احمدی ہے، نہ مسلمان ہے۔ پس ہمارے خلاف یہ شورش پیدا کی جاتی ہے اور ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں اور نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ نہایت گھٹیا اور گھناؤنا الزام ہے جو ہم پر لگایا جاتا ہے۔ یہ الزام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے وقت سے جماعت احمدیہ پہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہ لگایا جا رہا ہے اور وقتاً فوقتاً جب بھی اپنے مقاصد حاصل کرنے ہوں جیسا کہ مَیں نے کہا ان لوگوں کو اس بارہ میں وبال اٹھتا رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف صاف اور واضح لکھا ہے... جو ختم نبوت کا منکر ہے مَیں اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں

عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔ کہ ہر ایک برکت محمد ﷺ کی طرف سے ہے۔ (حقیقۃالوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 73)

پھر آپ اپنی کتاب ''تجلیاتِ الٰہیہ'' میں لکھتے ہیں کہ ''اگر میں آنحضرت ﷺ کی اُمّت نہ ہوتا اور آپ (ﷺ) کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں''۔

(تجلیاتِ الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 412-411)

بھی یہ لوگ الزام لگاتے ہیں کہ احمدی نعوذ باللہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ختم نبوت کی حقیقت کا وہ فہم اور ادراک عطا فرمایا ہے جس کے قریب بھی یہ لوگ نہیں پہنچ سکتے جو ختم نبوت کا عَلَم اٹھانے کے، جھنڈا اٹھانے کے دعویدار ہیں۔ آپ علیہ السلام نے اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ کیا ہم رسول کریم ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں یا نہیں؟ ایک مجلس میں فرمایا:

''یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوّتِ یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اُس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے اور اُس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ مگر ہم بصیرتِ تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذّت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ بجز اُن لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 342۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ختم نبوت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المومنین، خاتم العارفین اور خاتم النبیین ہے اور اسی طرح پر وہ کتاب اس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔ رسول اللہ ﷺ جو خاتم النبیین ہیں اور آپ پر نبوت ختم ہو گئی تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے''۔ (کسی کو مار دیا۔) ''ایسا ختم قابل فخر نہیں ہوتا۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔یعنی وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدم سے لے کر مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دیئے گئے تھے کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی، وہ سب کے سب آنحضرت ﷺ میں جمع کر دیئے گئے اور اس طرح پر طبعاً آپ خاتم النبیین ٹھہرے۔ اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات'' (ساری تعلیمات جو ہیں) ''وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں'' (جو پہلی شریعتوں میں تھے) ''وہ قرآن شریف پر آ کر ختم ہو گئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 342-341۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ہم جس قوّتِ یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اُس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آنحضرت ﷺ کے تابع ہیں اور آپ کے الہامات بھی قرآنِ کریم کے تابع اور اس کی وضاحتیں ہیں۔ اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو نعوذ باللہ قرآنِ کریم سے افضل سمجھتے تو ہم جو آجکل دنیا میں خرچ کر کے اور اپنے پر مالی قربانیاں وارد کر کے قرآنِ کریم کے تراجم شائع کر رہے ہیں ان کے بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی اشاعت کرتے۔ اس وقت تک پچھتر (75) زبانوں میں قرآنِ کریم کے مکمل تراجم شائع ہو چکے ہیں اور کچھ زبانوں میں ابھی زیر کارروائی ہیں۔ ترجمہ ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ جلد شائع ہو جائیں گے۔ 111 زبانوں میں منتخب قرآنی آیات کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ بڑی بڑی اسلامی حکومتیں بتائیں اور وہ جو بڑی پیسے والی مذہبی تنظیمیں ہیں وہ تو ذرا بتائیں کہ انہوں نے کتنی زبانوں میں قرآنِ کریم کے ترجمہ کی اشاعت کی ہے؟

پس یہ ہے وہ حقیقت جس سے ہمارے مخالف لاعلم ہیں اور جن علماء کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں وہ انہیں اپنی گرفت سے باہر نکلنے ہی نہیں دینا چاہتے کہ اگر یہ حقیقت ان کے پیچھے چلنے والوں کو پتا چل جائے تو پھر انہوں نے مذہب کو جو کاروبار بنایا ہوا ہے وہ کاروبار ان کا نہیں چل سکے گا۔

وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدم سے لے کر مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دیئے گئے تھے کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی، وہ سب کے سب آنحضرت ﷺ میں جمع کر دیئے گئے

خاتم النبیین کے حقیقی معنی اور روح کو بھی ہم احمدی ہی سمجھتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کے اعلان کی اشاعت بھی دنیا کے مختلف ممالک میں ان کی زبانوں میں احمدی ہی کر رہے ہیں۔ پھر خاتم النبیین کے معنی ایک جگہ آپؑ نے بیان فرمائے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''ختم نبوت کے متعلق میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ خاتم النبیین کے بڑے معنی یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت ﷺ پر ختم کیا۔ یہ موٹے اور ظاہر معنی ہیں۔ دوسرے یہ معنی ہیں کہ کمالاتِ نبوت کا دائرہ آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا۔ یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ قرآن نے ناقص باتوں کا کمال کیا اور نبوت ختم ہو گئی''۔ (یعنی قرآنِ کریم کی تعلیم میں وہ تمام باتیں جو پہلے انبیاء کو دی تھیں اور ان کے معیار اتنے

بلند نہیں تھے ان کو اس تعلیم میں کمال تک پہنچا دیا اور آپ پر قرآن شریف کی وہ شریعت اتاری گئی اور یہاں نبوت ختم ہو گئی۔ کوئی انسان یا بشر اس سے زیادہ اور مزید کمال تک پہنچ ہی نہیں سکتا تھا جو قرآنِ کریم کے ذریعہ سے پہنچ گیا اور وہ آنحضرت ﷺ پر اترا۔ فرمایا کہ) ''اس لئے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (المائدۃ:4) کا مصداق اسلام ہو گیا۔ غرض یہ نشاناتِ نبوت ہیں۔ ان کی کیفیت اور کُنہ پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اصول صاف اور روشن ہیں اور وہ ثابت شدہ صداقتیں کہلاتی ہیں''۔ فرمایا کہ ''ان باتوں میں پڑنا مومن کو ضروری نہیں۔ ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر کوئی مخالف اعتراض کرے تو ہم اس کو روک سکتے ہیں۔ اگر وہ بند نہ ہو تو ہم اس کو کہہ سکتے ہیں کہ پہلے اپنے جزوی مسائل کا ثبوت دے''۔ (اس کے جو مسائل ہیں ان کا تو ثبوت دے کہ وہ کس طرح حل کر رہا ہے۔) فرمایا کہ ''الغرض مُہر نبوت آنحضرت ﷺ کے نشان نبوت میں سے ایک نشان ہے''۔ (یعنی آپ کا خاتم النبیین ہونا آپ کے نشانات میں سے ایک نشان ہے) ''جس پر ایمان لانا ہر مسلمان مومن کو ضروری ہے''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 287-286۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اگر کوئی ختم نبوت کا منکر ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر وہ مسلمان ہی نہیں۔ پھر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

پھر ختم نبوت کے مقام اور اسلام کی برتری اور دوسرے مذاہب پر اس کی کیا فوقیت ہے، اس کو ثابت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

''ختم نبوت کو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ جہاں پر دلائل اور معرفت طبعی طور پر ختم ہو جاتے ہیں وہ وہی حد ہے جس کو ختم نبوت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ملحدوں کی طرح نکتہ چینی کرنا بے ایمانوں کا کام ہے''۔ فرمایا کہ ''ہر بات میں بیّنات ہوتے ہیں''۔ (کھلی کھلی باتیں ہوتی ہیں) ''اور ان کا سمجھنا معرفت کاملہ اور نورِ بَصر پر موقوف ہے''۔ (انسان کو کامل معرفت ہو، دین کا علم ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور بھی ملا ہو تبھی یہ سب چیزیں سمجھ آ سکتی ہیں) فرمایا کہ ''رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے ایمان اور عرفان کی تکمیل ہوئی۔ دوسری قوموں کو روشنی پہنچی۔ کسی اور قوم کو بیّن اور روشن شریعت نہیں ملی۔ اگر ملتی تو کیا وہ عرب پر اپنا کچھ بھی اثر نہ ڈال سکتی''۔ (باقی قوموں کو کامل شریعت ملی ہی نہیں۔ جو نبی آئے تھے وہ اپنے اپنے علاقے کے لئے آئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دلیل ہے کہ عربوں کو خدا تعالیٰ کے بارے میں یا دین کے بارے میں کچھ نہیں پتا تھا اور جن کے علم میں بھی تھا، جن کے رابطے بھی تھے انہوں نے بھی نہیں مانا اس لئے کہ کامل شریعت نہیں تھی، کامل روشنی نہیں تھی۔ اگر پہلے دینوں میں کامل روشنی ہوتی تو عربوں پر بھی اثر پڑنا چاہئے تھا۔) فرمایا کہ ''عرب سے وہ آفتاب نکلا کہ اُس نے ہر قوم کو روشن کیا اور ہر بستی پر اپنا نور ڈالا''۔ (لیکن یہ آنحضرت ﷺ کا مقام ہے۔ آپ وہ روشن سورج ہیں جنہوں نے ہر قوم کو روشن کیا۔ ہر جگہ ہر کونے میں ہر شہر میں آپ کا نور پہنچا۔ فرمایا کہ) ''یہ قرآنِ کریم ہی کو فخر حاصل ہے کہ وہ توحید اور نبوت کے مسئلے میں کُل دنیا کے مذاہب پر فتح یاب ہو سکتا ہے''۔ (توحید اور نبوت کے جو مسائل اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بیان فرمائے ہیں وہ ایسے دلائل ہیں جو پہلے کسی مذہب کو دیئے نہیں گئے۔ پس یہ مطلب ہے کہ شریعت کامل ہو گئی اور آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء کہلائے) فرمایا کہ ''یہ فخر کا مقام ہے کہ ایسی کتاب مسلمانوں کو ملی ہے۔ جو لوگ حملہ کرتے ہیں اور تعلیم و ہدایتِ اسلام پر معترض ہوتے ہیں وہ بالکل کور باطنی اور بے ایمانی سے بولتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 283۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اسلام ہی ہے جو عرب سے نکلا اور دنیا کے کونے کونے میں پھیل گیا اور آج تک اپنی اصل تعلیم کے ساتھ دنیا کے ہر کونے میں پھیل رہا ہے۔ اور آج جماعت احمدیہ اپنی تمام تر طاقتوں اور وسائل کے ساتھ توحید اور نبوت کے مقام کو دنیا کے ہر قصبہ اور گاؤں اور گلی میں پھیلا رہی ہے۔ پس ہم ہیں جو ختم نبوت کا اور آپ پر اتری ہوئی شریعت کا صحیح ادراک رکھنے والے ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جنہوں نے دوسرے مذاہب کو آنحضرت ﷺ کے مقام کے بارے میں کھول کر بتایا اور نہ صرف آپؐ کا مقام بتایا بلکہ یہ بھی فرمایا کہ پہلے تمام انبیاء کی تعلیم اس قدر تبدیل ہو چکی ہے کہ ان نبیوں کے مقام اور سچائی کا پتا نہیں چل سکتا کہ وہ سچے بھی تھے یا نہیں۔ یہ بھی آپ ﷺ کا ہی مقام ہے جو پہلے انبیاء کی حقیقت اور سچائی بتائی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''تعلیم وہی کامل ہو سکتی ہے جو انسانی قُویٰ کی پوری مربی اور متکفل ہو۔ نہ یہ کہ ایک ہی پہلو پر واقع ہوئی ہو۔ انجیل کی تعلیم کو دیکھو کہ وہ کیا کہتی ہے اور اس کے بالمقابل قُویٰ کیا تعلیم دیتے ہیں؟ انسانی قُویٰ اور فطرت خدا تعالیٰ کی فعلی کتاب ہے''۔ (انسان کے جو قویٰ ہیں اس کی جو فطرت ہے وہ خدا تعالیٰ کی کتاب کا ایک عملی اظہار ہے) ''پس اس کی قولی کتاب جو کتاب اللہ کہلاتی ہے یا اسے تعلیم الٰہی کہو اس کی ساخت اور بناوٹ کے مخالف اور متضاد کیونکر ہو گی؟ (اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جو اس کی قولی کتاب ہے جو ہدایت اتاری ہے جو تعلیم دی ہے وہ قرآنِ کریم ہے۔ کتاب اللہ کہلاتی ہے۔ اور فطری تعلیم جو انسانی حالتیں ہیں وہ اس کے خلاف نہیں ہو سکتی کیونکہ آپ نے فرمایا کہ انسان کی جو فطرت ہے اور انسانی قویٰ کی جو حالت اور طاقت ہے وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی کتاب ہے اور شریعت اس کی قولی کتاب ہے) فرمایا ''اسی طرح پر اگر رسول اللہ ﷺ نہ آتے تو انبیاء سابقین کے اخلاق، ہدایات، معجزات اور قوت قدسیہ پر اعتراض ہوتے مگر حضور (ﷺ) نے آ کر ان سب کو پاک ٹھہرایا''۔ (پہلے سب انبیاء کو تصدیق کیا) ''اس لئے آپ کی نبوت کے نشانات سورج سے زیادہ روشن ہیں اور بے انتہا اور بے شمار ہیں۔ پس آپ کی نبوت یا نشاناتِ نبوت پر اعتراض کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ دن چڑھا ہوا ہو اور کوئی احمق نابینا کہہ دے کہ ابھی تو رات ہی ہے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ دوسرے مذاہب تاریکی ہی میں رہتے اگر اب تک رسول اللہ ﷺ نہ آتے۔ ایمان تباہ ہو جاتا اور زمین لعنت اور عذاب الٰہی سے تباہ ہو جاتی۔ اسلام شمع کی طرح منور ہے جس نے دوسروں کو بھی تاریکی سے نکالا ہے۔

توریت کو پڑھو تو بہشت اور دوزخ کا پتا ہی ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔انجیل کو دیکھو تو توحید کا نشان نہیں ملتا۔اب بتلاؤ کہ اس میں تو شک نہیں کہ یہ دونوں کتابیں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے تھیں اور ہیں لیکن ان میں کون سی روشنی مل سکتی ہے۔سچی روشنی اور حقیقی نور جو نجات کے لئے مطلوب ہے وہ اسلام ہی میں ہے۔توحید ہی کو دیکھو کہ جہاں سے قرآن کو کھولو وہ ایک شمشیر برہنہ نظر آتا ہے کہ شرک کی جڑ کاٹ رہا ہے۔ایسا ہی نبوت کے تمام پہلو ایسے صاف اور روشن نظر آتے ہیں کہ ان سے بڑھ کر ممکن نہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 283-282۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے ختمِ نبوت کا وہ اِدراک جو آپ نے ہمیں دیا۔آجکل کے علماء آپس میں تو ایک دوسرے پر الزام تراشیاں کر رہے ہیں لیکن یہ جرأت نہیں کہ دوسرے مذاہب کو ان کا چہرہ دکھا کر ان کی کمزوریاں دکھائیں اور آنحضرت ﷺ کی برتری ثابت کریں۔یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تربیت اور علم کی وجہ سے جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔لیکن پھر بھی ان کی نظر میں ہم کافر اور یہ مومن۔

اپنے دعوے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے، اپنی ایک کتاب میں وضاحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ’’کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآنِ شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے؟ اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآنِ شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں؟ صاحبِ انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں‘‘۔(یعنی پھر اس کو کافر نہیں بناتا) ’’مگر مَیں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے۔لیکن وہ مکالمات اور مخاطبات جو اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے مجھ کو ملے ہیں جن میں یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے ان کو مَیں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا‘‘۔(اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ہے اس لئے میں چھپا نہیں سکتا) ’’لیکن بار بار کہتا ہوں کہ ان الہامات میں جو لفظ مُرسَل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے اور اصل حقیقت جس کی میں علی رؤوس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے جو ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔وَمَنْ قَالَ بَعْدَ رَسُوْلِنَا وَسَيِّدِنَا اِنِّيْ نَبِيٌّ اَوْ رَسُوْلٌ عَلٰى وَجْهِ الْحَقِيْقَةِ وَالْاِفْتِرَاءِ وَتَرَكَ الْقُرْاٰنَ وَاَحْكَامَ الشَّرِيْعَةِ الْغَرَّاءِ فَهُوَ كَافِرٌ كَذَّابٌ‘‘۔فرمایا کہ ’’غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت ﷺ کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ ملحد بے دین ہے۔اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدّل کر دے گا۔پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذّاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآنِ شریف کو مانتا ہے‘‘۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 28-27 حاشیہ)

پس آنحضرت ﷺ کی غلامی اور آپؐ کی شریعت پر چلتے ہوئے جس کو اللہ تعالیٰ یہ اعزاز دیتا ہے اس کو تو اعزاز مل سکتا ہے دوسرے کو نہیں۔اور نہ ہی کوئی آپ کی غلامی سے باہر جا کر مسلمان کہلا سکتا ہے۔

پھر مزید وضاحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’ہم مسلمان ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کی کتاب فرقان مجید پر ایمان لاتے ہیں اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ خدا تعالیٰ کے نبی اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ آپ بہترین دین لے کر آئے۔اور اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جس کی تربیت آپ (ﷺ) کے فیضان سے ہوئی ہو‘‘۔(جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہوئی) ’’اور جس کا ظہور آپ کی پیشگوئی کے مطابق ہوا اور اللہ تعالیٰ اس اُمّت کے اولیاء کو اپنے مکالمات اور مخاطبات سے مشرّف کرتا ہے اور انہیں انبیاء کے رنگ سے رنگین کیا جاتا ہے لیکن وہ حقیقی طور پر نبی نہیں ہوتے۔کیونکہ قرآنِ کریم نے شریعت کی تمام ضروریات کو پورا کر دیا ہے۔اور ان کو فہم قرآن عطا کیا جاتا ہے لیکن وہ نہ تو قرآنِ کریم میں کسی قسم کا اضافہ کرتے ہیں اور نہ اس میں کوئی کمی کرتے ہیں۔اور جس شخص نے قرآنِ کریم میں کوئی اضافہ کیا یا کوئی حصہ کم کیا تو وہ شیطانِ فاجر ہے۔

اور ختمِ نبوت سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ پر جو اللہ تعالیٰ کے سب رسولوں اور نبیوں سے افضل ہیں تمام کمالات نبوت ختم ہو گئے ہیں۔اور ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ (ﷺ) کے بعد نبوت کے مقام پر وہی شخص فائز ہو سکتا ہے جو آپ (ﷺ) کی اُمّت میں سے ہو اور آپ کا کامل پیرو ہو اور اس نے تمام کا تمام فیضان آپ (ﷺ) ہی کی روحانیت سے پایا ہو اور آپ کے نور سے منوّر ہوا ہو۔اس مقام میں کوئی غیریت نہیں اور نہ ہی یہ غیرت کی جگہ ہے۔اور یہ کوئی علیحدہ نبوت نہیں اور نہ ہی یہ مقام حیرت ہے۔بلکہ یہ احمد مجتبیٰ ہی ہے جو دوسرے آئینے میں ظاہر ہوا ہے۔اور کوئی شخص اپنی تصویر پر جسے اللہ نے آئینہ میں دکھایا ہو غیرت نہیں کھاتا۔کیونکہ شاگردوں اور بیٹوں پر غیرت جوش میں نہیں آتی۔پس جو شخص نبی کریم ﷺ سے فیض پا کر اور آپ (ﷺ) میں فنا ہو کر آئے وہ درحقیقت وہی ہے کیونکہ وہ کامل فنا کے مقام پر ہوتا ہے اور آپ کے رنگ میں ہی رنگین اور آپ کی ہی چادر اوڑھے ہوتا ہے اور آپ (ﷺ) سے ہی اس نے اپنا روحانی وجود حاصل کیا ہوتا ہے۔اور آپ (ﷺ) کے فیض سے ہی اس کا وجود کمال کو پہنچا ہوتا ہے۔اور یہی وہ حق ہے جو ہمارے نبی کریم ﷺ کی برکات پر گواہ ہے۔اور لوگ نبی کریمؐ کا حسن ان تابعین کے لباس میں دیکھتے ہیں جو اپنی کمال محبّت و صفائی کی وجہ سے آپ کے وجود میں فنا

ہو گئے۔ اور اس کے خلاف بحث کرنا جہالت ہے کیونکہ یہ تو آپ کے ابتر نہ ہونے کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثبوت ہے۔ اور تدبّر کرنے والوں کے لئے اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ اور آپ (ﷺ) جسمانی طور پر تو مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اپنی رسالت کے فیضان کی رُو سے ہر اس شخص کے باپ ہیں جس نے روحانیت میں کمال حاصل کیا۔ اور آپ تمام انبیاء کے خاتَم اور تمام مقبولوں کے سردار ہیں۔ اور اب خدا تعالیٰ کی درگاہ میں وہی شخص داخل ہو سکتا ہے جس کے پاس آپ (ﷺ) کی مُہر کا نقش ہو اور آپ کی سنّت پر پوری طرح سے عامل ہو۔ اور اب کوئی عمل اور عبادت آپ (ﷺ) کی رسالت کے اقرار کے بغیر اور آپ کے دین پر ثابت قدم رہنے کے بِدُوں خدا تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں ہوگی۔ اور جو آپ (ﷺ) سے الگ ہو گیا اور اس نے اپنے مقدور اور طاقت کے مطابق آپ کی پیروی نہ کی وہ ہلاک ہو گیا۔ آپ کے بعد اب کوئی شریعت نہیں آسکتی اور نہ کوئی آپ کی کتاب اور آپ کے احکام کو منسوخ کر سکتا ہے اور نہ کوئی آپ کے پاک کلام کو بدل سکتا ہے۔ اور کوئی بارش آپ کی موسلا دھار بارش کی مانند نہیں ہو سکتی''۔ (یعنی روحانی بارش) ''اور جو قرآنِ کریم کی پیروی سے ذرہ بھر بھی دُور ہوا وہ ایمان کے دائرے سے خارج ہو گیا۔ اور اس وقت تک کوئی شخص ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک وہ ان تمام باتوں کی پیروی نہ کرے جو آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں۔ اور جس نے آپ (ﷺ) کے وصایا میں سے کوئی چھوٹی سی وصیت بھی ترک کر دی تو وہ گمراہ ہو گیا۔ اور جس نے اِس اُمّت میں نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ خیر البشر محمد مصطفیٰ کا ہی تربیت یافتہ ہے اور آپ (ﷺ) کے اُسوۂ حسنہ کے بغیر ہیچ محض ہے''۔ (کوئی حیثیت نہیں اس کی) ''اور یہ کہ قرآنِ کریم خاتم الشرائع ہے تو وہ ہلاک ہو گیا۔ اور وہ کافروں اور فاجروں میں جا ملا۔ اور جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ آپ (ﷺ) ہی کی اُمّت میں سے ہے اور یہ کہ جو کچھ اس نے پایا ہے وہ آپ (ﷺ) ہی کے فیضان سے پایا ہے اور یہ کہ وہ آپ (ﷺ) ہی کے باغ کا ایک پھل اور آپ ہی کی موسلا دھار بارش کا ایک قطرہ اور آپ (ﷺ) ہی کی روشنی کی ایک کرن ہے تو وہ ملعون ہے۔ اور اس پر اور اس کے ساتھیوں پر اور اس کے اَتباع اور مددگاروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو''۔ (تو یہ لعنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اوپر یا جماعت پر تو نہیں بھیج رہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کو سب سے زیادہ روحانی فیض آنحضرت ﷺ سے پہنچا اور آپ ہی اس مقام پر پہنچے جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی اِتباع میں غیر شرعی نبوت کا اعزاز دیا)

آپ فرماتے ہیں: ''آسمان کے نیچے محمد مجتبیٰ ﷺ کے سوا ہمارا کوئی نبی نہیں اور قرآنِ کریم کے سوا ہماری کوئی کتاب نہیں اور جس نے بھی اس کی مخالفت کی وہ اپنے آپ کو جہنم کی طرف کھینچ کر لے گیا''۔

(مواہب الرحمان روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 285 تا 287 عربی سے اردو ترجمہ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ
(سورۃ الاحزاب زیر آیت 41) جلد 3 صفحہ 699 تا 701)

آپ نے بے شمار جگہ کھول کھول کر ختم نبوت کی حقیقت اور اس کے مقام اور اس کے مقابل اپنے مقام اور حیثیت کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر مسلمان دین پر قائم ہوتے اور آنحضرت ﷺ کے حقیقی متبع ہوتے تو میرے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ چنانچہ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''دنیا کی مثالوں میں سے ہم ختم نبوت کی مثال اس طرح پر دے سکتے ہیں کہ جیسے چاند ہلال سے شروع ہوتا ہے اور چودھویں تاریخ پر آکر اس کا کمال ہو جاتا ہے جبکہ اسے بدر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح پر آنحضرت ﷺ پر آکر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ جو لوگ یہ مذہب رکھتے ہیں کہ نبوت زبردستی ختم ہو گئی اور آنحضرت ﷺ کو یونس بن متّی پر بھی ترجیح نہیں دینی چاہئے انہوں نے اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں اور نہ آنحضرت ﷺ کے فضائل اور کمالات کا کوئی علم ہی اُن کو نہیں ہے۔ باوجود اس کمزوریٔ فہم اور کمیٔ علم کے ہم کو کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں''۔ (خود تو ان کو سمجھ نہیں آئی لیکن ہمیں کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں۔) فرمایا کہ ''مَیں ایسے مریضوں کو کیا کہوں اور ان پر کیا افسوس کروں۔ اگر ان کی یہ حالت نہ ہو گئی ہوتی اور وہ حقیقتِ اسلام سے بکلّی دُور نہ جا پڑے ہوتے''۔ (آجکل مسلمانوں کی یہ جو حالت ہے اگر یہ نہ ہوئی ہوتی اور ان کو اسلام کی حقیقت کا کوئی پتا ہی نہیں۔ اس سے دور نہ ہٹ گئے ہوتے تو فرمایا) ''تو پھر میرے آنے کی ضرورت کیا تھی؟'' (اگر ان میں ایمان سلامت ہوتا اور ان کی روحانیت صحیح ہوتی تو فرمایا تو پھر میرے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟) ''ان لوگوں کی ایمانی حالتیں بہت کمزور ہو گئی ہیں اور وہ اسلام کے مفہوم اور مقصد سے محض ناواقف ہیں ورنہ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ اہلِ حق سے عداوت کرتے جس کا نتیجہ کافر بنا دیتا ہے''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 343-342۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی جو حق پر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے اور آنحضرت ﷺ پر کامل ایمان و یقین رکھتا ہے اس سے عداوت و دشمنی کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی کہ کی جاتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دشمنی کی جاتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے سے دشمنی کرنا پھر کافر بنا دیتا ہے۔ پس یہ لوگ کیونکہ ہمیں کافر کہتے ہیں اور مسلمان کلمہ گو کو کافر کہنے والا اسے دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ خود آنحضرت ﷺ کی حدیث بھی اس بارہ میں ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب الدلیل علی زیادۃ الایمان و نقصانہ حدیث 4687)۔ پس یہ لوگ جو ہمیں کافر کہتے ہیں خود اس الزام کے نیچے آجاتے ہیں اس لئے ہمدردی کے جذبے سے ہم ان کلمہ گوؤں سے یہی کہتے ہیں کہ اپنی حالتوں پر رحم کرو اور دیکھو اور سمجھو کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے اور کیا کہہ رہا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ چند حوالے جو مَیں نے پیش کئے ہیں کاش یہ شریف الطبع مسلمانوں کے لئے ہدایت کا باعث بن جائیں اور وہ ہم پر الزام لگانے کی بجائے اپنی حالتوں کو دیکھیں۔ پاکستان کی اسمبلی میں

قانون بنانے کے الفاظ کے بارے میں ان کے جو آپس کے معاملات طے تھے ان کے طے ہو جانے کے بعد پھر چند دن پہلے ایک ممبر اسمبلی نے بلا وجہ ایک اشتعال دلانے والی تقریر کی ہے۔ یہ صرف اسمبلی کے ممبران کو جھوٹی غیرت دلانے کے لئے نہیں تھی بلکہ اس کے ساتھ ہی عوام کو بھڑکانے اور ملک میں فساد پیدا کرنے کی ایک کوشش تھی تا کہ احمدیوں کے خلاف سارے اٹھ کھڑے ہوں۔ اور اس کی یہ بھی کوشش تھی کہ اپنے آپ کو ملک کا بڑا وفادار لیڈر ثابت کرے تا کہ اس کی سیاسی زندگی کو شاید کوئی نئی زندگی مل جائے۔ لیکن اس پر وہاں کے بعض عقل رکھنے والے سیاستدانوں اور میڈیا کے لوگوں نے اور شریف طبقے نے ناپسندیدگی کا اظہار بھی کیا ہے۔ اس لئے ہمیں اس لحاظ سے بھی امید رکھنی چاہئے کہ پاکستان میں شرفاء کا ایسا طبقہ ہے جس نے غلط کام کے خلاف آواز اٹھانا شروع کر دی ہے اور ان لوگوں نے پھر اس کو حقائق بھی بتائے کہ تم جو اعتراض کر رہے ہو اس میں حقیقت کیا ہے؟

اپنی طرف سے بڑا میدان مارنے والے اس ممبر اسمبلی نے کہا کہ ہماری غیرت گوارا نہیں کرتی کہ قائداعظم یونیورسٹی میں فزکس ڈیپارٹمنٹ کا نام ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نام پر رکھا جائے کیونکہ وہ کافر ہیں۔ وہ ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے۔

ان کو یہ سوچنا چاہئے جس نے یہ نام رکھا ہے وہ بھی تو خود ان کی اپنی ہی پارٹی کے وزیراعظم تھے اور صدر تھے۔ اور یہی نہیں بلکہ اس ممبر اسمبلی کے سسر بھی ہیں۔ اس وقت کیوں نہ غیرت دکھائی اور اس وقت کیوں نہ غیرت کا اظہار کیا جب یہ سب کچھ رکھا جا رہا تھا۔ صرف اس لئے کہ اب کیونکہ اس پارٹی پر الزام لگ رہا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں بچانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ احمدیوں کے خلاف جو کچھ منہ میں آتا ہے بولتے چلے جاؤ۔

باقی جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ نام رکھا ہے یا نہیں رکھا۔ بلکہ جس دن یہ نام رکھا گیا تھا اسی دن ڈاکٹر سلام مرحوم کے قریب ترین جو لوگ ہیں، ڈاکٹر سلام صاحب مرحوم کے بیٹے نے اور ان کی تمام اولاد نے وزیراعظم پاکستان کو خط لکھا تھا جس کا جواب نہیں آیا کہ ہمیں حیرت ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی وفات کے بیس سال کے بعد پاکستان کی حکومت کو یہ خیال آیا کہ پاکستان کے اس نامور سائنسدان کے نام پر کسی ڈیپارٹمنٹ کا نام رکھا جائے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ باوجود اس کے کہ میرے باپ کو پاکستان کے آئین نے غیرمسلم قرار دیا تھا اور اس بات کا انہیں صدمہ بھی تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنی پاکستانی شہریت نہیں چھوڑی بلکہ ان کو برطانیہ، اٹلی حتیٰ کہ انڈیا کی طرف سے بھی شہریت دینے کی پیشکش ہوئی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ مَیں ہمیشہ سے پاکستان کا وفادار تھا اور ہمیشہ پاکستان کا وفادار رہوں گا اور اس کی بہتری کے لئے ہمیشہ کوشش کرتا رہوں گا اور وہ کرتے بھی رہے۔ بہرحال خلاصہ یہ کہ ڈاکٹر سلام صاحب کے بچوں نے اُس وقت کے وزیراعظم پاکستان کو لکھا تھا کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں جماعت احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تعلق ہے۔ ہم نے مسیح موعود کو مانا ہے۔ اس لئے ہم جو سلام خاندان کے افراد ہیں، ڈاکٹر سلام کے جو بچے ہیں، حکومت کے اس فیصلے پر خوشی کے اظہار کے بجائے اس لئے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے حقوق پاکستان میں ادا نہیں کئے جا رہے۔ جو ہم کہتے ہیں وہ ہمیں سمجھا نہیں جاتا۔ اپنے آپ کو اس سے Disassociate کرتے ہیں۔ تو یہ تو ڈاکٹر سلام صاحب کے بچوں کا ردِّعمل تھا۔

اگر پاکستان کی اسمبلی یہ نام بدلنا چاہتی ہے تو بڑی خوشی سے بدلے۔ سلام خاندان کو یا جماعت احمدیہ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

پھر کہتے ہیں کہ احمدیوں کو فوج میں بھرتی نہیں کرنا چاہئے۔ آج تک کی پاکستان کی تاریخ تو یہ بتاتی ہے کہ احمدی جتنے بھی فوج میں گئے انہوں نے ملک کی خاطر ہر قربانی دی۔ عام طور پر سپاہی یا جونیئر کمشنڈ افسر یا زیادہ سے زیادہ کرنل میجر تک کے لوگ قربانیاں دیتے ہیں۔ لیکن احمدی وہ ہیں جن کے لوگ جنرل کے رینک تک بھی پہنچے تو اگلے مورچوں پر رہے اور شہید بھی ہوئے تو احمدی جنرل۔ اس کو آجکل پاکستانی میڈیا بھی زیرِ بحث لا رہا ہے۔ حقائق سامنے ہیں۔ وہ کہتے ہیں تم یہ کیا باتیں کرتے ہو اور انہوں نے پھر جنرل اختر کے، جنرل علی کے نام لئے۔ میڈیا میں نام لیا جا رہا ہے جنرل افتخار کا جو شہید ہوئے تھے۔ اور یہ ممبر صاحب جنہوں نے بڑی دھواں دار تقریر کی تھی یہ تو فوج میں کیپٹن کے عہدے تک پہنچے اور پھر وزیراعظم یا وزیراعلیٰ کا داماد بننے کی وجہ سے فوج سے استعفیٰ دے دیا اور پیسے کی دوڑ میں شامل ہو گئے اور سیاست میں آ گئے۔ اگر حبّ الوطنی کا جذبہ تھا تو پھر ان کو فوج میں رہنا چاہئے تھا اور ملک کی خاطر قربانی دینی چاہئے تھی۔

اسی طرح احمدیوں پر یہ اعتراض کئے جاتے ہیں کہ یہ قوم کی خدمت نہیں کرتے۔ یہ قوم کے وفادار نہیں ہیں۔ لیکن مَیں پورے وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج پاکستان میں احمدی ہی ہیں جو حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان پر یقین رکھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ اپنا جان مال قربان کرنے والے ہیں اور کر رہے ہیں۔ سیاسی دکانداری چمکانے کے لئے صرف تقریریں کرنے والے نہیں ہیں اور نہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق ہے۔ ہم مذہب کی خاطر جان دینے والے تو ہیں لیکن مذہب کے نام پر سیاست چمکانے والے اور مذہب کے نام پر خون کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین تو مانتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں اور آپ کی ناموس کی خاطر ہر قربانی دیتے ہیں اور دینے کے لئے تیار ہیں اور دے رہے ہیں اور ان شاءاللہ دیتے رہیں گے۔ ہر پاکستانی احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ یہ دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو جس کی خاطر احمدیوں نے بڑی قربانیاں بھی دی ہیں اور ابتدا سے لے کر اب تک قربانیاں دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ سلامت رکھے اور ظالم جابر لیڈروں اور مفاد پرست علماء سے اسے بچائے اور دنیا کے آزاد اور باوقار ملکوں میں پاکستان کا بھی شمار ہونے لگے۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 نومبر 2017ء)

تعارف کتب

مرتبہ: محمد انیس دیالگڑھی

محضر نامہ

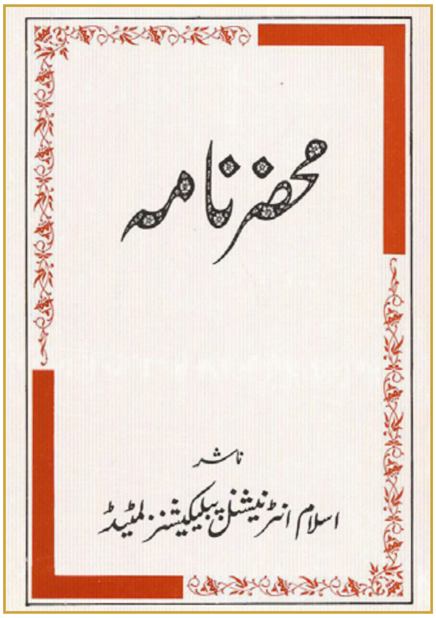

آج سے 50 سال قبل 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے احمدی مسلمانوں کو بعض قانونی اور سیاسی اغراض کی خاطر غیر مسلم قرار دیا تھا۔ اسمبلی کی کارروائی سے قبل جماعت احمدیہ نے تحریری مؤقف ایک محضر نامہ کی صورت میں تیار کر کے اسمبلی کے ہر ممبر کو مہیا کر دیا تھا جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد قرآن و حدیث کی رو سے ثابت کئے گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اسمبلی میں پہلے دو روز یہ محضر نامہ پڑھ کر سنایا اور اگلے گیارہ روز اس پر بحث ہوتی رہی۔

حیرت والی بات یہ ہے کہ اس تمام کارروائی کے دوران ایک دن بھی ختم نبوت پر بحث نہیں کی گئی۔ بلکہ اگر کسی نے یہ نکتہ اٹھایا تو وہ جماعت احمدیہ مسلمہ تھی جس نے اس پر پوری تفصیل سے روشنی ڈالی اور یہ بھی ثابت کیا کہ تمام دوسرے مسلمان فرقے بھی کسی نہ کسی مصلح کے انتظار میں ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ یہ کہتی ہے کہ وہ عظیم الشان مصلح رسول اللہ ﷺ کے غلاموں میں سے ہو گا جبکہ دوسرے موسوی مسیح کے منتظر ہیں۔ غرض جماعت احمدیہ نے ڈنکے کی چوٹ پر ختم نبوت پر اپنا حقیقی ایمان واضح کیا جبکہ دوسروں نے اس مسئلے پر نہ تو کوئی رائے زنی کی اور نہ ہی کوئی سوال اٹھایا اور کسی کو یہ ہمّت نہ ہوئی کہ وہ ختم نبوت یا اختلافی مسائل پر بحث کرتے۔ ان کے علماء ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے اور پرانے الزامات دُہراتے رہے اور قرآن و حدیث کے دلائل پیش کرنے سے عاجز رہے۔ اس محضر نامہ میں ختم نبوت اور وفات مسیح اور دیگر اہم عقائد پر ہی بحث نہیں کی گئی بلکہ یہ نکتہ بھی اٹھایا گیا کہ کیا حکومت وقت یا کسی اسمبلی یا ایوان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی کا عقیدہ خود بنائیں اور پھر اس فرقے کو پابند کریں کہ وہ اس پر عمل کرے۔ محضر نامے کے آغاز میں ہی ایک اصولی سوال دریافت کیا گیا کہ کیا کوئی اسمبلی اس بات کی مجاز ہے کہ اوّل: کسی شخص کا یہ بنیادی حق چھین سکے کہ وہ جس مذہب کی طرف چاہے منسوب ہو۔ دوم: مذہبی امور میں دخل اندازی کرتے ہوئے اس بات کا فیصلہ کرے کہ کسی جماعت یا فرد کا مذہب کیا ہے؟

اور پھر اس بات کو قرآنی ارشادات سے ثابت کیا گیا۔ جس کا جواب اسمبلی سے نہ اس وقت بن پڑا اور نہ ہی آج۔ اسی محضر نامہ میں مسلمان کی تعریف پر بھی تفصیلی بحث موجود ہے اور پھر یہ بھی کہ کوئی فرقہ آج تک اس بات پر متفق نہیں ہوا کہ مسلمان کی تعریف کیا ہے۔ ہر فرقہ دوسرے کو کافر قرار دینے کے لیے ایسی تعریف گھڑ لیتا ہے جس سے وہ مسلمان ثابت ہو اور دوسرے غیر مسلم۔ اس سلسلے میں 1953ء کی منیر انکوائری رپورٹ کا بھی ذکر کیا گیا کہ عدالت نے جب یہ سوال اٹھایا کہ مسلمان کی تعریف کیا ہے تو کوئی فرقہ مسلمان کی تعریف پر متفق نہیں ہو سکا۔ پھر فتاویٰ کفر کا ذکر کیا گیا کہ اگر علماء کے فتاویٰ تکفیر کو دیکھا جائے تو پھر کوئی مسلمان نہیں رہتا۔ اس ذکر کے بعد مسئلہ ختم نبوت پر تفصیلی بحث کی گئی۔ دوسرے علماء کی بیان کردہ آیت خاتم النبیین کی تفاسیر بھی تحریر کی گئیں۔ انکار جہاد کے الزام پر بھی تفصیلی بحث کی گئی اور علماء سلف کے حوالہ جات درج کیے گئے۔ غرض اس محضر نامے میں پوری تفصیل درج ہے اور یہ ایک ایسی دستاویز ہے جو جماعت کے عقائد پر ہمیشہ ہمیش کے لیے بطور گواہ ہے۔

آخر میں بانی جماعت احمدیہ کے الفاظ میں پُر درد انتباہ کے بعد درج ذیل دعائیہ کلمات پر محضر نامہ کا اختتام کیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے معزز ارکان اسمبلی کو ایسا نور فراست عطاء فرمائے کہ وہ حق و صداقت پر مبنی ان فیصلوں تک پہنچ جائیں جو قرآن و سنّت کے تقاضوں کے عین مطابق ہوں اور پاکستان ترقی و سربلندی اور عروج و اقبال کے اس عظیم الشان مقام تک پہنچ جائے جس کا تصور جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1947ء میں درج ذیل الفاظ میں پیش کیا تھا۔

ہم نے عدل و انصاف پر مبنی پاکستان کو اسلامک یونین کی پہلی سیڑھی بنانا ہے۔ یہی اسلامستان ہے جو دنیا میں حقیقی اَمن قائم کرے گا اور ہر ایک کو اس کا حق دلائے گا، جہاں روس اور امریکہ فیل ہوا صرف مکہ اور مدینہ ہی ان شاءاللہ کامیاب ہوں گے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ماخوذ از تاریخ احمدیت

جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا آغاز

1928ء کا نہایت مہتم بالشان اور تاریخ عالم میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے لائق واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھوں سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کی بنیاد ہے۔ ان جلسوں نے برصغیر ہندو پاک کی مذہبی تاریخ پر خصوصاً اور دنیا بھر میں عموماً بہت گہرا اثر ڈالا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں یہ تحریک 1927ء کے آخر میں اُس وقت القا فرمائی جب ہندوؤں کی طرف سے کتاب ''رنگیلا رسول'' اور رسالہ ''ورتمان'' شائع کر کے آنحضرت ﷺ کی شان مبارک میں انتہائی قابل مذمّت گستاخیاں کی گئیں اور برصغیر میں مذہبی کشیدگی نہایت خطرناک شکل اختیار کر گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس نازک موقع پر آنحضرت ﷺ کی ناموس و حرمت کی حفاظت کے لیے ملکی سطح پر ایک کامیاب مہم شروع فرمائی جو اسلامی دفاع کا ایک شاندار نمونہ تھی۔ جس نے نہ صرف مخالفین اسلام کی چیرہ دستیوں کا سدّباب کرنے میں مضبوط دیوار کا کام دیا بلکہ نبی کریم ﷺ کے نام لیواؤں کو عشق رسولؐ کے عظیم الشان جذبہ سے ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا۔ مگر حضورؓ کے مضطرب اور درد آشنا دل نے اسی پر اِکتفا نہ کیا بلکہ آپ نے اعلان کیا کہ جب تک آنحضرت ﷺ کے مقدّس حالات زندگی اور عالمگیر احسانات کے تذکروں سے ملک کا گوشہ گوشہ گونج نہیں اٹھے گا، اس وقت تک مخالفین اسلام کی قلعہ محمدی پر موجودہ یورش بدستور جاری رہے گی۔ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آپ نے ''سیرت النبی ﷺ'' کے جلسوں کی تجویز فرمائی۔ چنانچہ حضورؓ ارشاد فرماتے ہیں:

''لوگوں کو آپؐ پر حملہ کرنے کی جرأت اسی لئے ہوتی ہے کہ وہ آپؐ کی زندگی کے صحیح حالات سے ناواقف ہیں۔ یا اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں دوسرے لوگ ناواقف ہیں اور اس کا ایک ہی علاج ہے جو یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کی سوانح پر اس کثرت سے اور اس قدر زور کے ساتھ لیکچر دیئے جائیں کہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپؐ کے حالاتِ زندگی اور آپ کی پاکیزگی سے آگاہ ہو جائے۔ اور کسی کو آپؐ کے متعلق زبان درازی کرنے کی جرأت نہ رہے۔ جب کوئی حملہ کرتا ہے تو یہی سمجھ کر کہ دفاع کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ واقف کے سامنے اس لئے کوئی حملہ نہیں کرتا کہ وہ دفاع کر دے گا۔ پس سارے ہندوستان کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو رسول کریم ﷺ کی پاکیزہ زندگی سے واقف کرنا ہمارا فرض ہے اور اس کے لئے بہترین طریقہ یہی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی زندگی کے اہم شعبوں کو لے لیا جائے۔ اور ہر سال خاص انتظام کے ماتحت سارے ہندوستان میں ایک ہی دن ان پر روشنی ڈالی جائے تا کہ سارے ملک میں شور مچ جائے اور غافل لوگ بیدار ہو جائیں''۔

(خطبات محمود جلد 11 صفحہ 272،271)

نیز فرمایا: ''آنحضرت ﷺ ان وجودوں میں سے ہیں جن کے متعلق کسی شاعر نے کہا ہے کہ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ سورج کے چڑھنے کی دلیل کیا ہے؟ یہ کہ سورج چڑھا ہوا ہے۔ کوئی پوچھے اس بات کی کیا دلیل ہے کہ سورج چڑھا ہوا ہے تو اسے کہا جائے گا دیکھ لو سورج چڑھا ہوا ہے۔ تو کئی ایسے وجود ہوتے ہیں کہ ان کی ذات

ہی ان کا ثبوت ہوتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات انہی وجودوں میں سے ہے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اس وقت تک جو انسان پیدا ہوئے یا آئندہ پیدا ہوں گے وہ سب کے سب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیچے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب پر فوقیت رکھتے ہیں۔ ایسے انسان کی زندگی پر اگر کوئی اعتراض کرتا ہے تو اس کی زندگی کو بگاڑ کر ہی کرسکتا ہے اور بگاڑے ہوئے حالات سے وہی متاثر ہوسکتا ہے جسے صحیح حالات کا علم نہ ہو.... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اسی طرح حملے کئے جاتے ہیں ایسے حملوں کے دفاع کا بہترین طریق یہ نہیں ہے کہ ان کا جواب دیا جائے بلکہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کو توجہ دلائیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات خود پڑھیں اور ان سے صحیح طور پر واقفیت حاصل کریں۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پڑھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ آپؐ کی ذات نور ہی نور ہے اور اس ذات پر اعتراض کرنے والا خود اندھا ہے''۔ (خطبات محمود جلد 11 صفحہ 362،361)

اس تحریک کے مطابق 17 جون 1928ء کو ملک بھر میں جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کئے گئے جن میں مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے سعید الفطرت لوگوں نے بڑے جوش وخروش سے شامل ہو کر اپنی عقیدت ومحبّت کا اظہار کیا۔ ہندوستان کی تاریخ میں مختلف الخیال لوگوں کا ایک پلیٹ فارم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار عقیدت کا یہ ایسا مظاہرہ تھا جس کی تاریخ میں پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔ ان جلسوں کی کامیابی کا یہ بھی ایک نمایاں رخ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدّسہ کا علم ہونے سے غیرمسلموں کے حملوں کا نہ صرف بہت حد تک سدِّباب ہوگیا بلکہ بہت سے ایسے غیرمسلم اہلِ قلم سامنے آئے جنہوں نے نہایت شاندار الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر وتحریر کے ذریعہ اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ اب یہ جلسے عالمگیر صورت اختیار کر چکے ہیں اور اس وقت تمام دنیا میں جہاں بھی جماعت احمدیہ موجود ہے نہایت جوش وجذبہ سے سارا سال عموماً اور ماہ ربیع الاوّل میں خصوصاً جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اَے شاہِ مکّی و مدَنی، سید الوَرىٰؑ | تجھ سا مجھے عزیز نہیں کوئی دوسرا
تیرا غلامِ دَر ہوں، ترا ہی اسیرِ عشق | تو میرا بھی حبیب ہے، محبوبِ کبریاؑ
تیرے جِلو میں ہی مرا اٹھتا ہے ہر قدم | چلتا ہوں خاکِ پا کو تری چومتا ہوا
تو میرے دل کا نور ہے، اے جانِ آرزو | روشن تجھی سے آنکھ ہے، اے نیّرِ ہُدیٰؑ
ہیں جان و جسم، سو تری گلیوں پہ ہیں نثار | اولاد ہے، سو وہ ترے قدموں پہ ہے فدا
تو وہ کہ میرے دل سے جگر تک اتر گیا | میں وہ کہ میرا کوئی نہیں ہے ترے سوا

اے میرے والے مصطفیٰؑ، اے سیّدُ الوَرىٰؑ
اے کاش ہمیں سمجھتے نہ ظالم جُدا جُدا

آزاد تیرا فیض زمانے کی قید سے | برسے ہے شرق و غرب پہ یکساں ترا کرم
تو مشرقی نہ مغربی اے نورِ شش جہات | تیرا وطن عرب ہے، نہ تیرا وطن عجم
تُو نے مجھے خرید لیا اِک نگہ کے ساتھ | اب تو ہی تو ہے تیرے سوا میں ہوں کالعدم
ہر لحظہ بڑھ رہا ہے مرا تجھ سے پیار دیکھ | سانسوں میں بس رہا ہے ترا عشق دم بدم
میری ہر ایک راہ تری سمت ہے رواں | تیرے سوا کسی طرف اٹھتا نہیں قدم
اے کاش مجھ میں قوتِ پرواز ہو تو میں | اڑتا ہوا بڑھوں، تری جانب سوئے حرم
تیرا ہی فیض ہے کوئی میری عطا نہیں | ''ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دِہم

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
یک قطرۂ زِ بحر کمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است''

(کلام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ)

ہوائیں تیرے فضلوں کا منادی

مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب

سنّت اللہ ہے کہ وہ اپنے مامورین کی تائید ونصرت فرماتا ہے اور انتہائی نا مساعد حالات کے باوجود انہیں کامیاب و کامران فرماتا ہے جیسا کہ فرمایا: کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ۔ یعنی یہ اٹل تقدیر ہے کہ مَیں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے۔ (المجادلۃ:22)۔

آج سے 135 سال قبل جب ہندوستان کی دورافتادہ بستی قادیان میں ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے وعدوں اور آنحضور ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق زمانے کی اصلاح کے لیے مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا ہے تو ہر طرف سے مخالفت کے طوفان برپا ہو گئے۔ 1934ء اور 1953ء میں جماعت کو مٹانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے بعد 1974ء آیا تو حکومتی سرپرستی میں دشمن نے افراد جماعت احمدیہ کو خوفناک مظالم کا نشانہ بنایا اور بالآخر ریاستی طاقت کے زور پر احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا آئین بنایا۔ لیکن جماعت کو تباہ وبرباد کرنے والوں کے دعوے کسی طور پورے نہ ہو سکے بلکہ دنیا کی نظروں سے اُوجھل اُس چھوٹی سی بستی سے بلند ہونے والی آوازِ حق آشنا کی خوشبو شش جہت پھیلتی ہی چلی گئی جبکہ مخالفین کے حصے میں اگر کوئی چیز آئی ہے تو وہ اُن کے زخم خوردہ دعوے، کفر کے فتوے، حسرتوں اور ناکامیوں کی خاک کے ڈھیر اور وہ کشکول تھا جو اُنہیں دنیا بھر میں ذلیل وخوار کر رہا ہے۔

1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ کے خلاف ظالمانہ فیصلہ کیا تھا، جس پر پچاس سال گزر چکے ہیں۔ زیرِنظر مضمون میں ہم اس بات کا جائزہ لینے جا رہے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں مخالفین جماعت احمدیہ کا بال بھی بیکا نہ کرسکے بلکہ اس کے برعکس جماعت پر اللہ تعالیٰ کے افضال کی موسلادھار بارشیں نازل ہوئیں اور مسلسل ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ ان مخالفانہ حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا تھا کس شان سے پورا ہوا: ”جس شخص نے اپنا اسلام لاہور کی مال (روڈ) کی دُکان سے خریدا ہو، وہ تو ضائع ہو جائے گا لیکن میں اور تم جنہیں خدا خود اپنے منہ سے کہتا ہے کہ تم (مومن) مسلمان ہو تو پھر ہمیں کیا فکر ہے۔ دنیا جو مرضی کہتی رہے تمہیں فکر ہی کوئی نہیں،،[1]۔

دنیا بھر میں نئی جماعتوں کا قیام

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اے لوگو سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا،،[2]۔

1974ء تک صرف پچاس ممالک میں جماعتیں قائم ہوئی تھیں[3]۔ خلافت رابعہ کے عہد تک دنیا کے 175 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا تھا[4]۔ خلافت خامسہ کے بابرکت دَور میں مزید 39 ممالک کا اضافہ ہوا ہے اور اس طرح سے دنیا کے 214 ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے[5]۔

ان ممالک میں گزشتہ پچاس سالوں کے دوران نئی جماعتوں کے قیام میں بھی غیرمعمولی اور حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے 19 سالوں میں دنیا بھر میں 35258 نئی جماعتیں قائم ہوئیں[6]۔ صرف 2024ء میں 384 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ 1016 مقامات پر پہلی بار جماعت کا پودا لگا[7]۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کا بجٹ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 1974ء کے بعد جماعت کے مالی وسائل میں غیرمعمولی برکت عطا فرمائی ہے چنانچہ 1974ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر کا مجموعی بجٹ دو کروڑ پینسٹھ ہزار روپے تھا۔ اور اس وقت صرف ایک جماعت احمدیہ جرمنی کا ہی سالانہ بجٹ 40 ملین یورو سے تجاوز کر چکا ہے، الحمدللہ۔

1-خطبات ناصر جلد 5 صفحہ 641
2-تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66
3-خطبات ناصر جلد دوم صفحہ 32، شائع کردہ اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز مطبوعہ 2010ء

4-الفضل انٹرنیشنل 22/مئی تا 4/جون 2020ء صفحہ 29
5- ضمیمہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27/جولائی 2024ء صفحہ 2
6- جماعت کا تعارف صفحہ 174۔ ایڈیشن دوم 2011ء
7- الفضل انٹرنیشنل 29/جولائی 2023ء صفحہ اوّل وضمیمہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27/جولائی 2024ء صفحہ 2

افرادی ترقی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اِس سلسلہ کی دُنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا‘‘[8]۔

چنانچہ اس الٰہی تقدیر کے مطابق افراد جماعت میں بھی روزافزوں اضافہ ہوتا چلا گیا اور 1974ء کے بعد تو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد ہزاروں سے لاکھوں کروڑوں تک جا پہنچی۔ صرف گزشتہ سال کے دوران 117 ممالک سے 482 سے زائد اقوام کے دو لاکھ اڑتیس ہزار پانچ سو اکسٹھ افراد نئی بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے[9]، الحمدللہ۔

جلسہ سالانہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1891ء میں احمدیوں کی دینی، اخلاقی اور روحانی حالت کو بہتر بنانے کے لیے جلسہ سالانہ جاری فرمایا۔ ہمارا یہ جلسہ جماعتی ترقی کا بھی آئینہ دار ہے۔ 1974ء کے بعد اس کے شاملین کی تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوا اور 1983ء میں ربوہ پاکستان میں ہونے والے جلسہ کے شرکاء کی تعداد تین لاکھ کے قریب پہنچ گئی تھی۔ افسوس کہ 1984ء میں جماعت کے ایک اور دشمن سربراہ حکومت نے بدنام زمانہ آرڈیننس کے ذریعہ دیگر پابندیوں کے ساتھ جلسہ سالانہ پر بھی پابندی عائد کردی۔ یہ درست ہے کہ ربوہ میں اس کے بعد جلسہ نہ ہوسکا لیکن قادر وتوانا خدا کے زبردست ہاتھ نے جماعت کو ترقی کے تیز ترین دَور میں داخل کردیا اور ایک جلسہ کے بدلہ میں دنیا کے ہر خطے میں جلسہ سالانہ ہونے لگے۔ چنانچہ اس سال جلسہ سالانہ برطانیہ میں 43 ہزار سے زائد اور جلسہ سالانہ جرمنی میں 42 ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں افریقہ و امریکہ اور دنیا کے دیگر ممالک میں ہونے والے جلسوں کی مجموعی تعداد کئی لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔

8- تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 182
9- ضمیمہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27/جولائی 2024ء صفحہ 3

مساجد کا قیام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 27/دسمبر 1974ء کو جلسہ سالانہ ربوہ کے دوسرے روز خطاب میں فرمایا: اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام پندرہ نئی مساجد تعمیر ہوچکی ہیں اور میرے علم کے مطابق درجنوں مسجدیں اس وقت زیر تعمیر ہیں‘‘[10]۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد مساجد کی تعمیر میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ اس وقت دنیا بھر میں جماعت کی مساجد کی کُل تعداد 9300 سے اوپر ہے[11]۔ سال 2024ء میں جماعت کو اللہ تعالیٰ کے حضور 148 مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ہے، جن میں سے 106 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں[12]۔ 1974ء سے پہلے یورپ میں گنتی کی چند مساجد تھیں اور اس وقت یورپ میں تعمیر ہونے والی مساجد کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف جرمنی میں ہی 80 سے زائد احمدیہ مساجد ہیں، الحمدللہ۔

مشن ہاؤسز کا قیام

1974ء سے پہلے دنیا بھر میں احمدیہ مشن ہاؤسز کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی تھی لیکن اس کے بعد مشن ہاؤسز کی تعداد میں بھی غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ خلافتِ رابعہ کے دَور میں مشنز اور مراکزِ تبلیغ کی تعداد 656 ہوچکی تھی[13]۔ جبکہ 2023ء کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں جماعت کے مشن ہاؤسز کی تعداد تین ہزار چار سو سے زائد تھی[14]۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ بھی وسعت پذیر ہے۔

10- خطابات ناصر جلد دوم صفحہ 36-37۔ مطبوعہ 2010ء
11- روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 24/نومبر 2023ء صفحہ 7
12- روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27/جولائی 2024ء صفحہ 2 ضمیمہ
13- الفضل انٹرنیشنل 24 تا 27/مئی 2019ء صفحہ 47
14- روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 24/نومبر 2023ء صفحہ 7

مبلّغین کا نظام

جامعہ احمدیہ ایک دینی درسگاہ ہے جس میں تربیت پانے والے واقفینِ زندگی، تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی محاذوں پر خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ اس وقت دنیا کے مختلف ممالک میں جامعہ احمدیہ کی شاخیں قائم ہیں جن میں سینکڑوں واقفین تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان ممالک میں بھارت، پاکستان، برطانیہ، جرمنی، کینیڈا، غانا، انڈونیشیا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، کینیا، بنگلہ دیش، سری لنکا اور ملائیشیا شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا بھر میں پانچ ہزار کے قریب مبلغین اور معلّمین میدانِ عمل میں مصروف ہیں[15]۔

تحریک وقف نَو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 3/اپریل 1987ء کو وقفِ نَو کی تحریک کا اعلان فرمایا تھا۔ اس وقت سے آج تک ہر سال ہزاروں احمدی والدین اپنے بچوں کو پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دیتے ہیں تاکہ وہ بڑے ہوکر خدمتِ دین میں حصہ لیں اور اسلام احمدیت کی ترقی میں فعال کردار ادا کریں۔ اس وقت دنیا بھر میں واقفینِ نَو کی کُل تعداد 83055 ہے جس میں 48582 لڑکے اور 34473 لڑکیاں ہیں۔ رپورٹس کے مطابق اس وقت کل 2947 واقفینِ نَو بشمول مربیان مختلف فیلڈز میں خدمات بجالا رہے ہیں[16]۔

قرآنِ کریم کے تراجم

یوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ابتداء سے ہی تراجم قرآن کے میدان میں مصروف رہی ہے تاہم 1974ء تک محض چند زبانوں میں تراجم قرآن شائع ہوسکے تھے لیکن اس کے بعد اس میں ایسا اضافہ ہوا کہ اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ چنانچہ جماعت کی طرف

15- روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 24/نومبر 2023ء
16- ضمیمہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27/جولائی 2024ء صفحہ 3

سے اب تک 78 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم تیار ہو چکے ہیں[17]۔

لائبریریوں کا قیام

ربوہ میں جماعت کی صرف ایک خلافت لائبریری قائم تھی۔ مخالفین احمدیت کی علم دشمنی کی وجہ سے اس وقت خلافت لائبریری میں جماعت کو اپنی شائع کردہ کتب و رسائل تک رکھنے کی اجازت نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دنیا بھر کے ممالک میں سینکڑوں لائبریریاں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمادی ہے اور یہ سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ 2023ء تک دنیا کے 104 ممالک میں 620 سے زائد ریجنل لائبریریز کا قیام ہو چکا تھا۔

لٹریچر کی تقسیم

جماعت احمدیہ اشاعت اسلام کے لیے جو مختلف طریق اختیار کرتی ہے اُن میں سے ایک اہم ذریعہ لٹریچر کی تقسیم ہے۔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے لیے تبلیغ کا ایک دَر بند کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے سینکڑوں نئے دَر کھول دیئے۔ چنانچہ صرف 2023ء کے دوران دنیا کے 107 ممالک میں مجموعی طور پر ایک کروڑ سترہ لاکھ چودہ ہزار لیف لیٹس تقسیم کیے گئے[18]۔ جبکہ 2024ء میں لٹریچر کی تقسیم کے ذریعہ ایک کروڑ 94 لاکھ سے زائد افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا[19]۔

نمائشوں کے ذریعہ پیغام

دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ نمائشیں بھی ہیں۔ اس ذریعہ سے ہر سال لاکھوں افراد احمدیت سے متعارف ہوتے ہیں۔ 2023ء میں 9166 نمائشوں کے ذریعہ 15 لاکھ نوّے ہزار لوگوں تک پیغام پہنچا[20]۔ اور 2024ء میں 4700 نمائشوں کے ذریعے دس لاکھ باسٹھ ہزار سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا گیا[21]۔

17- ضمیمہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27/ جولائی 2024ء صفحہ 2
18- الفضل انٹرنیشنل 29/ جولائی 2023ء صفحہ 3 ضمیمہ
19- ضمیمہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27/ جولائی 2024ء صفحہ 2
20- الفضل انٹرنیشنل 29/ جولائی 2023ء صفحہ 3 ضمیمہ
21- ضمیمہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27/ جولائی 2024ء صفحہ 2

احمدیہ پریس

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1891ء میں فرمایا تھا:

''منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے[22]''۔ اس ارشاد کی تکمیل کے لئے پہلے قادیان پھر ربوہ میں طباعتی پریس قائم کئے گئے۔ تاہم 1974 اور پھر 1984ء کے بعد بیرون پاکستان بڑی کثرت سے پریس قائم ہوئے، جماعت کے مرکزی رقیم پریس کا قیام اسلام آباد، ٹلفورڈ برطانیہ میں 1987ء میں ہوا پھر اس کی شاخیں دنیا کے مختلف ممالک میں قائم ہونے لگیں۔ آج دنیا کے مختلف خطوں میں جدید سہولتوں سے آراستہ ایک درجن کے قریب ممالک میں جماعت کے اپنے پریس قائم ہیں جن کے ذریعہ ہر سال لاکھوں کتب شائع ہوتی ہیں۔ قادیان کے فضل عمر پرنٹنگ پریس سے بھی بڑے پیمانہ پر کتب شائع ہو رہی ہیں۔ خلافتِ خامسہ کے آغاز سے ہی گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، تنزانیہ، کینیا، گیمبیا اور بینن میں جماعتی پریس کام کر رہے ہیں۔ ان مطابع سے خلافتِ خامسہ کے بابرکت دَور کے صرف ابتدائی گیارہ سالوں میں ہی کل اٹھانوے لاکھ سے زائد کتب شائع ہوئیں[23]۔

مرکزی ڈیسک

اکناف عالم میں اشاعت اسلام کی خاطر اس وقت دنیا کی 9 بڑی زبانوں عربی، انگریزی، فرنچ، ٹرکش، رشین، بنگلہ، انڈونیشین، سواحیلی اور سپینش میں مرکزی ڈیسک قائم ہیں جن کے ذریعہ دن رات جماعتی لٹریچر کے ترجمہ کا قائم ہو رہا ہے۔ یاد رہے کہ دنیا میں تین ارب سے زائد آبادی یہ نو زبانیں بولتی ہے[24]۔

جرمن زبان میں کتب کے تراجم

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی ہر اہم زبان کی طرح جرمنی میں بھی جماعتی کتب کے تراجم کا کام نہایت

22- فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 12
23- روزنامہ الفضل آن لائن 31/ مئی 2022ء صفحہ 7
24- روزنامہ الفضل آن لائن 31/ مئی 2022ء صفحہ 7

سُرعت سے جاری ہے۔ دیگر کتابوں کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کے تراجم 2023ء میں مکمل ہو چکے ہیں[25]، الحمدللہ۔

اخبارات و رسائل

1974ء میں جماعت احمدیہ کی طرف سے گنتی کے چند اخبارات و رسائل شائع ہو رہے تھے۔ جبکہ 2012ء میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف ممالک کی 17 زبانوں میں 79 اخبارات و رسائل شائع ہونے لگے[26]۔ اس وقت دنیا بھر کی 23 زبانوں میں 128 اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں[27]۔ ان رسائل میں سے ریویو آف ریلیجنز کے انگریزی، فرانسیسی، جرمن اور ہسپانوی ایڈیشن بھی شائع ہوتے ہیں۔ الفضل انٹرنیشنل جس کا اجراء 1994ء میں ہوا، کی ویب سائیٹ، ایکس (سابقہ ٹوئٹر)، فیس بک وغیرہ کے ذریعے آٹھ کروڑ اسّی لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغام حق پہنچا[28]۔ انگریزی ہفت روزہ الحکم کے قارئین کی بھی تین ماہ کی اوسط تعداد ایک ملین ہے[29]۔

برقی ذرائع ابلاغ

جماعت احمدیہ کو مٹانے کا زعم لے کر جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے 1974ء میں آئینی ترمیم منظور کی تو اُس وقت جماعت کے پاس پرنٹ میڈیا کے علاوہ کوئی بھی دوسرا ذریعہ نہ تھا۔ لیکن اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے ایسی تاریں کھینچیں کہ برقی ذرائع ابلاغ کے دوش پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نامی کرہ ارض کے چہار اطراف گونجنے لگا۔ حتّٰی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دَور میں ایم۔ٹی۔اے کا آغاز ہوا۔ بہت سے ممالک میں ریڈیو سٹیشن قائم ہو چکے ہیں۔ اس وقت ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے 16 شعبوں میں 544 کارکنان دن رات خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ایم۔ٹی۔اے

25- الفضل انٹرنیشنل 29/ جولائی 2023ء صفحہ 3 ضمیمہ
26- الفضل ربوہ 17 ستمبر 2012ء صفحہ 4
27- ضمیمہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27/ جولائی 2024ء صفحہ 2
28- ضمیمہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27/ جولائی 2024ء صفحہ 3
29- ضمیمہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27/ جولائی 2024ء صفحہ 3

کے آٹھ چینل چوبیس گھنٹے کی نشریات 23 زبانوں میں رواں تراجم کے ساتھ پیش کر رہے ہیں[30]۔

احمدیہ ویب سائیٹس

اللہ تعالیٰ نے اسلام احمدیت کو اشاعت دین کے لیے جو جدید ترین ذرائع عطا فرمائے ہیں اُن میں ایک اہم اور تیز ترین ذریعہ انٹرنیٹ کی ایجاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1995ء میں انٹرنیٹ پر احمدیہ ویب سائٹ alislam.org جاری کی گئی۔ اس ویب سائیٹ پر مختلف زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم پڑھنے، سننے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کی سہولت موجود ہے نیز مختلف نوعیت کی کتب مختلف زبانوں میں موجود ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ہر ماہ ایک ملین لوگ اس ویب سائیٹ سے استفادہ کرتے ہیں[31]۔ اس وقت یہ تعداد کئی ملین تک پہنچ چکی ہے۔ نئی ڈیجیٹل لائبریری مع انگریزی کتب روحانی خزائن کا اجرا کیا گیا ہے[32]۔

دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں پیغامِ حق

حقیقت یہ ہے کہ الٰہی جماعتوں کی کامیابی کے پیچھے خدائی ہاتھ کارفرما ہوتا ہے جب کُنۡ کا مسحور کن نقارہ بجتا ہے تو فَیَکُوۡن کے جلوے خود بخود رونما ہونے لگتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مَیں نے دیکھا کہ مَیں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلّل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے مَیں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔ سو مَیں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ مَیں نہیں مگر میری تحریریں اُن لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کے شکار ہو جائیں گے[33]''۔ حضور علیہ السلام کی یہ رؤیا خاص طور پر 1974ء کے بعد کئی رنگ میں پوری ہو چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث والرابع رحم اللہ علیہما اپنے اپنے دَورِ خلافت میں انگلستان اور دیگر یورپین ممالک میں دنیاوی طور پر بڑے بڑے لوگوں کے سامنے مدلّل خطابات میں اسلام کی حقانیت بیان فرماتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی اس رؤیا کو اس رنگ میں بھی پورا فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو امریکہ کے کیپیٹل ہل، یورپین پارلیمنٹ برسلز، برطانیہ، ہالینڈ اور نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹس، جرمن فوجی ہیڈ کوارٹر اور یونیسکو جیسے دنیا کے بلند ایوانوں میں اسلام کا حقیقی اور زندگی بخش پیغام پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی ہے[34]۔

امن کانفرنس

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام گزشتہ دو دہائیوں سے امن کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے جس میں وزراء مملکت، ممبران پارلیمنٹ، ممبران ہاؤس آف لارڈز، سفارتی نمائندے، اعلیٰ افسران اور سول وملٹری سوسائٹی کے افراد شامل ہوتے ہیں۔ کانفرنس کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عالمی حالات کے تناظر میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دنیا کو امن کی طرف متوجہ فرماتے ہیں۔ اس کانفرنس کی کارروائی دیگر ذرائع کے علاوہ ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر کی جاتی ہے۔

خدمت انسانیت

یوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ابتداء ہی سے حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی نمایاں اور امتیازی حیثیت رکھتی ہے تاہم 1974ء کے بعد اس میدان میں بھی پہلے سے کہیں زیادہ مستعدی کے ساتھ کمربستہ ہے۔ ذیل میں جماعت کی طرف سے دنیا بھر میں جاری بے شمار رفاہی خدمات میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔

نصرت جہاں سکیم

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے 1970ء میں نصرت جہاں تحریک کا اعلان فرمایا۔ دسمبر 1974ء تک افریقہ کے ان ملکوں میں سولہ جگہوں پر ہسپتال کام کر رہے تھے جن میں دس لاکھ باسٹھ ہزار مریضوں کا علاج اور آٹھ ہزار سات سو تیرہ آپریشن ہو چکے تھے[35]۔

اللہ تعالیٰ 1974ء کے بعد اس سکیم کو بھی بہت وسعت عطا فرماتا چلا گیا۔ چنانچہ 2023ء میں مجلس نصرت جہاں کے تحت پانچ لاکھ مریضوں کو علاج معالجہ کی سہولت مہیا کی گئی۔ آنکھوں کے آپریشن کے پروگرام کے تحت بیس ہزار سے زائد افراد کے آپریشن ہوئے۔ 37 ممالک میں 776 فری میڈیکل کیمپس لگائے گئے۔ دو ہزار سے زائد مریضوں میں مفت دوائیں تقسیم کی گئیں[36]۔ اس وقت مجلس نصرت جہاں کے تحت 13 ممالک میں 40 ہسپتال اور کلینکس قائم ہیں جن میں 36 مرکزی 53 لوکل اور 74 وقتی ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ افریقہ کے 13 ممالک میں 620 پرائمری اور مڈل سکولز اور دس ممالک میں 81 سیکنڈری سکولز کام کر رہے ہیں۔ دوران سال برونڈی، سیرالیون، بینن، زمبابوے، فن لینڈ، اٹلی، کیمرون، پرتگال، اور اسپین کے علاوہ الجزائر میں چھ زمینیں خریدی گئیں۔ اس کے علاوہ دوران سال مختلف ممالک میں 15 تعمیراتی پراجیکٹس مکمل ہوئے اور مزید 15 کی تعمیر شروع ہوئی[37]، الحمد للہ۔

ہیومینٹی فرسٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 28؍اگست 1992ء بمقام مسجد فضل لندن میں جماعت احمدیہ کے زیرِ انتظام خدمت خلق کی ایک عالمی تنظیم کے قیام کا اعلان فرمایا جو 1993ء میں ہیومینٹی فرسٹ کے نام سے عمل میں آئی۔ جس کے ذریعہ دنیا بھر میں آفت زدگان اور نادار افراد کو خوراک، لباس، ادویات، عطیاتِ خون اور ضرورت کی مختلف اشیاء مہیا کی جاتی ہیں۔ اس وقت تک یہ 65 ممالک میں رجسٹر ہو چکی ہے جس کے تحت دوران سال نَو ممالک میں ایک

30- ضمیمہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27؍جولائی 2024ء صفحہ 2
31- روزنامہ الفضل ربوہ 4؍اگست 2008ء
32- ضمیمہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27؍جولائی 2024ء صفحہ 2
33- ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 377

34- World Crises & Pathway To Peace

35- خطابات ناصر جلد دوم صفحہ 49۔ مطبوعہ 2010ء
36- الفضل انٹرنیشنل 29؍جولائی 2023ء صفحہ 4 ضمیمہ
37- ضمیمہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27؍جولائی 2024ء صفحہ 3

لاکھ آٹھ ہزار مریضوں کا علاج کیا گیا۔ 12 ممالک میں جنگی حالات اور قدرتی آفات سے متاثرہ ایک لاکھ تیس ہزار افراد کی امداد کی گئی۔ غزہ جنگ کے متاثرین کے لیے ایمرجنسی شیلٹرز، خوراک، پانی، کپڑے اور طبّی امداد فراہم کی جا رہی ہے[38]۔

غیروں کا اعتراف

جماعت کے مخالفین اور اُن کی پشت پناہ بعض حکومتیں دنیا میں ہر جگہ جماعت کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں لیکن اس کے ساتھ ہمارا دشمن یہ بھی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اور تائید و نصرت جماعت کے ہی ساتھ ہے۔ اس کے ثبوت کے طور پر ایک اقتباس پیش ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ معاندین، جماعت کی ترقی پر کس طرح تلملا رہے ہیں۔ جناب ابوبکر بلوچ حیدر آباد زیرِ عنوان ''30 لاکھ افراد کا کفر ایک لمحۂ فکریہ! '' رقمطراز ہیں:

''قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ مگر یہ مسئلہ حل نہ ہوا۔ قادیانیوں کے قتل کو مباح (حلال) قرار دیا گیا مگر یہ ختم نہ ہوئے۔ قتل کے جھوٹے ڈرامے رچائے گئے لیکن بیکار۔ ان سب کوششوں کے باوجود یہ بات سامنے آئی ہے کہ قادیانی جماعت کا سربراہ بڑے فخر سے اعلان کرتا ہے کہ ''چشمِ عالم نے یہ نظارہ آج سے قبل نہیں دیکھا کہ تیس لاکھ افراد ایک سال میں کسی مذہب میں داخل ہوئے ہوں''۔ ...... قادیانیوں کی روز افزوں ترقی، لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کا قادیانی مذہب میں داخل ہونا اور دنیا کا قادیانیت کی طرف بڑھتا ہوا میلان، بظاہر اس بات کی علامت معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اِن کی طرف کھڑا ہے، کیونکہ ہر آنکھ دیکھ سکتی ہے کہ ساری اُمت ایک طرف اور ایک چھوٹی سی جماعت دوسری طرف۔ تیل کی دولت، حکومتوں کا ساتھ، سوادِ اعظم کا دعویٰ نتیجہ صفر۔ کفر پھیلتا جا رہا ہے اور یہ مسلمان دن بدن اخلاقی، روحانی، مالی اور دینی انحطاط کا شکار۔ آخر کیوں! اگر یہ ساری طاقتیں اور وسائل قادیانیت کا مقابلہ کرنے اور اُسے ختم کرنے کے لئے ناکافی ہیں تو پھر ہم سب بارگاہِ الٰہی میں گر کیوں نہیں جاتے۔ اس کے مقابل پر ہر مسجد سے یہ اعلان کیوں نہیں ہوتا کہ فتنۂ قادیانیت کے قلع قمع کے لئے ساری اُمّت راتوں کو جاگ جاگ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑائے کہ اے خدا تو نے ہمیں سارے وسائل عطا کئے لیکن ہم آپس کے اختلافات اور اپنی کمزوری ایمان کے باعث اس فتنہ کو کچلنے میں ناکام رہے ہیں۔ اے خدا تُو تو جانتا ہے کہ قادیانی جھوٹے ہیں اس لئے ہم دردمندانہ دعا کرتے ہیں کہ تُو اِن کی پشت پناہی اور تائید چھوڑ کر انہیں ذلیل اور رسوا کر دے۔ اور ہمیں ان پستیوں سے نکال جن میں گرے ہوئے ہیں۔

میری علماء اور دردمند دل رکھنے والے مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ اس میدان میں نکلیں اور خدا تعالیٰ کو محمد رسول اللہ ﷺ کی محبّت کا واسطہ دے کر اس سے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس مٹھی بھر گروہ کے خلاف ہماری مدد فرمائے۔ اگر ہم نے سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلہ پر غور اور عمل نہ کیا تو جس رفتار سے قادیانیت کا یہ سیلاب بڑھ رہا ہے۔ اس کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ آئندہ چند برسوں میں یہ ساری دنیا کے ساتھ ساتھ پاکستان کو بھی بہا لے جائے گا... اگر علماء حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ قومی اسمبلی نے فیصلہ کر دیا تھا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اب اور کسی فیصلے کی ضرورت نہیں تو میری عاجزانہ سی درخواست کا جواب دیں کہ کیا خدا کی ناراضگی اور غضب کی یہ علامات ہیں کہ ایسے گروہ کو ترقی پر ترقی دیتا چلا جاتا ہے جو ساری امتِ مسلمہ کے فیصلہ کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور دوسری طرف اس کی تائید و نصرت اس رنگ میں ظاہر ہوتی ہے کہ مسلمان جہاں بھی ہے بے سہارا، بے بس اور مغلوب ہے''[39]۔

حرفِ آخر

جماعت احمدیہ کی بے شمار کامیابیوں اور اَن گنت ترقیات کو دیکھتے ہوئے اکثر ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کو اتنی بڑی کامیابیاں اور عظیم الشان وسعتیں کیونکر نصیب ہو رہی ہیں تو اس سوال کا بہت سادہ اور آسان جواب یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ایک مولیٰ رکھتی ہے اور زمین و آسمان کا مالک ہمارا سہارا ہے۔ وہی ہماری پشت پر کھڑا ہے۔ وہی اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے پودے کی حفاظت اور آبیاری کر رہا ہے۔ پس اُسی کے حکم اور اُسی کے منشاء سے فرشتوں کی فوجیں قطار اندر قطار آسمان سے نازل ہوتی ہیں اور اس کے سب کاموں میں برکت ڈال دیتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کی ترقی کا ایک اور اہم راز اُس وحدت میں پنہاں ہے جو خدائے واحد و یگانہ نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے ذریعہ اُسے عطا کی ہے۔ جماعت احمدیہ کے تمام افراد ایک واجب الاطاعت امام کی قیادت میں ہر قسم کے بغض و نفاق اور افتراق و انتشار سے پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کی برکت سے اُن کے دلوں کو محبّت اور الفت کے رشتوں میں باندھ دیا ہے۔ وہ بھائی بھائی بن کر نیکی اور بھلائی کے ہر کام میں تعاون کرتے ہیں۔ پس یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا میں پھیلے۔ جیسا کہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:

"اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ مَیں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا''[40]۔

38- ضمیمہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 27 جولائی 2024ء صفحہ 3

39- ماہنامہ دفاع کراچی، اگست 1997ء صفحہ 40

40- انوار الاسلام۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23

شب غم بھی ہنس کے گزار دی

مکرم مبارک احمد جاوید صاحب

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف 1974ء کے فسادات اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی آئینی ترمیم پر 50 سال پورے ہو چکے ہیں۔ اس وقت ایسا ظلم وستم جماعت پر کیا گیا کہ اس کا درد اور لطف آج بھی محسوس ہوتا ہے۔

1974ء کے احمدیہ مخالف فسادات میں فیصل آباد میں جن احمدی گھروں کو جلایا گیا ان میں پہلا ہمارا گھر کوٹھی نمبر 213 اے گلبرگ کالونی تھا۔ 29 مئی 1974ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا نے جو ہلڑ بازی کی تھی وہ حکومت کی ایک سوچی سمجھی سازش تھی جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ابھی یہ ٹرین لائلپور (فیصل آباد) ریلوے اسٹیشن پر پہنچی بھی نہ تھی کہ مولویوں نے لاؤڈ اسپیکروں پر واویلا شروع کر دیا کہ قادیانیوں نے ہمارے مسلمان طالب علموں پر حملہ کر کے اِن کی آنکھیں نکال دیں اور زبانیں کاٹ دی ہیں یہاں تک کہ بکرے کی زبان کا ٹکڑا ہاتھ میں پکڑ کر دکھاتے ہوئے اشتعال دلایا۔ جس کے نتیجے میں مولویوں کی معیت میں احمدیوں کی دکانوں اور گھروں پر اچانک حملہ کر دیا گیا۔ خاکسار اپنے میڈیکل سٹور پر بیٹھا تھا کہ دو پولیس والے باہر آ کر کھڑے ہو گئے۔

کچھ دیر بعد وہاں ایک ہجوم آ کر گالیاں بکنے لگے۔ کچھ نے میری طرف پتھراؤ کیا۔ میں نے پولیس والوں کو کہا آپ انہیں روکتے کیوں نہیں؟ جس پر وہ کہنے لگے ہمیں اس کا آرڈر نہیں ہے۔ اسی اثناء میں والد صاحب نے آواز دی کہ دکان بند کر کے عقبی دروازے سے گھر کے اندر آ جاؤ۔ چونکہ والد صاحب کو اطلاع مل چکی تھی اس لیے انہوں نے اپنی سرکاری جیپ میں چھوٹے بچوں اور خواتین کو گرو نانک پورہ اپنے غیر احمدی عزیزوں کے ہاں بھیج دیا اور ہم (خاکسار اور بڑے بھائی بشارت احمد صاحب اور والد صاحب) چھت پر چلے گئے۔ مشتعل ہجوم کوٹھی کو آگ لگانا چاہتا تھا لیکن غیر احمدی ہمسائیوں نے انہیں سمجھایا کہ اس طرح تو ہمارے گھر بھی آگ کی نذر ہو جائیں گے۔ اس پر انہوں نے سٹور اور گھر کا سامان باہر نکال کر آگ لگا دی۔ میں نے نیچے دیکھا کہ ساتھ والی مسجد کا مولوی ہجوم کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا۔

کچھ دیر بعد جب وہ لوگ گھر کے اندر داخل ہوئے تو والد صاحب نے ان کو ڈرانے کے لیے بغیر کسی کو نشانہ بنائے چند ہوائی فائر کئے جس کے بعد وہ لوگ باہر چلے گئے۔ یہ صورت حال رات تک برقرار رہی۔ کسی نے روشنی جلائی تو میں نے خاکی پینٹ اور فوجی بوٹوں والوں کو دیکھا۔ کچھ دیر بعد نیچے سے آواز آئی کہ آپ لوگ نیچے آ جائیں

باقی صفحہ 30 پر

مکرم ایم۔ایم۔طاہر صاحب

1974ء کی اسمبلی کا ظالمانہ فیصلہ اور پاکستان کی ترقی معکوس کا سفر

پاکستان کی قومی اسمبلی نے 7 ستمبر 1974ء کو ایک ظالمانہ فیصلہ کے ذریعہ 1973ء کے آئین میں ترمیم کر کے احمدیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دے دیا۔کسی کے ایمان اور مذہب کی تعیین کرنا ایک غیر شرعی اور ظالمانہ اقدام تھا جس کے نتیجہ میں پاکستان میں مذہبی معاملات میں حکومتی مداخلت کا نہ صرف دروازہ کھل گیا بلکہ آئندہ حکومتوں نے اپنے اپنے دورِ اقتدار کو طول دینے اور عوامی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے مذہب کو استعمال کرنا بھی شروع کر دیا اور یہ سلسلہ بڑھتا ہی گیا یہاں تک کہ ملک مذہبی جنونیت کا شکار ہوتا گیا اور مختلف مذہبی گروہ عقیدے کے اختلاف کی بنا پر طاقت کا استعمال بھی کرنے لگے۔اِس مذہبی انتہاپسندی اور جنونیت نے ملک کو شاہراہ ترقی سے اتار دیا ہے اور یوں پاکستان کی ترقی معکوس کا سفر شروع ہوگیا۔کیونکہ نہ صرف یہ فیصلہ قرآن وسنّت کے سراسر خلاف تھا بلکہ فیصلہ کرنے والے جس کردار کے حامل تھے ان اراکین کے بارے میں بعد کی حکومت پاکستان کی طرف سے شائع کردہ وائٹ پیپر میں لکھا گیا: ’’شراب اور شباب کے رَسیا، زانی، خطرناک سمگلر کے ساتھی، آزادانہ جنسی تعلقات کے آئینہ دار، قاتل، قاتلوں کی حمایت کرنے والے، ناجائز اسلحہ رکھنے والے، غریبوں، بیواؤں اور یتیموں کا مال کھا جانے والے، مجرمانہ ذہنیت کے حامل، رسہ گیر، بحری قزّاق‘‘۔اِس فیصلہ سے پہلے پاکستان کی اقتصادی اور معاشرتی حالت ایسی شاندار تھی کہ جرمنی جیسے ملک کو بھی پاکستان نے قرضہ دیا ہوا ہے اور افرادی قوّت کے لئے بھی حکومت جرمنی نے پاکستان سے درخواست کی تھی۔اس کے مقابل پر آج اس ملک کی جو حالت ہو چکی ہے، اس کا مطالعہ پاکستان کے ہی دانشوروں کی زبانی ملاحظہ فرمائیں:

مذہبی انتہاپسندی

معروف آن لائن ویب سائیٹ ’’ہم سب‘‘ کے مدیرِاعلیٰ وجاہت مسعود تحریر کرتے ہیں:

’’اکتوبر 2017ء میں تحریک لبّیک ایک قانونی مسوّدے میں مبینہ تبدیلی کا عذر لنگ تراش کے فیض آباد جا پہنچی۔ اس مجمع نے وہ طوفان اُٹھایا کہ وزیرِقانون مستعفی ہوگئے۔نواز شریف اور خواجہ آصف کی سرِعام توہین کی گئی، جاوید لطیف پر تشدّد ہوا، چوہدری نثار کے گھر پر حملہ ہوا۔ وزیر داخلہ احسن اقبال قاتلانہ حملے میں بال بال بچے۔غرضیکہ حکومت مفلوج ہو کر رہ گئی۔اسی فیض آباد دھرنے کے بارے میں قاضی فائز عیسیٰ کا فیصلہ آج تک ان کے گلے میں آویزاں ہے۔اکتوبر 2018ء میں تحریک لبیک پھر سڑکوں پر نکلی۔مولوی افضل قادری نے اس وقت کے چیف جسٹس سپریم کورٹ اور ان کے

ساتھی ججوں کے ذاتی عملے کو اُکسایا کہ ان ججوں کو قتل کر دیا جائے۔ تب عمران خان وزیر اعظم تھے۔ وزیر قانون فواد چوہدری نے مظاہرین کے خلاف طاقت استعمال کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد بھی گاہے گاہے احتجاج ہوتے رہے۔ پولیس اہلکار جانیں گنواتے رہے۔ انہیں اغوا کر کے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا رہا۔ 14 اپریل 2021ء کو یہ جماعت تشدد کے پے دَر پے واقعات کے بعد کالعدم قرار دے دی گئی۔ اواخر 2021ء میں ایک ریاستی منصب دار کے پیشہ ورانہ تبادلے کا 'اہم مسئلہ' دَرپیش تھا۔ تحریک لبیک پھر فرانس کے سفیر کو ملک بدر کرنے کا مطالبہ اٹھائے بروئے کار آئی۔ آٹھ پولیس اہلکار جان سے گئے اور رات کے اندھیرے میں اقتدار کے تین نادیدہ کرداروں میں ہونے والے 'معاہدے' کے نتیجے میں تحریک لبیک سے پابندی اٹھالی گئی۔ اس کے رہنما اور کارکن رہا کر دیے گئے۔ سیالکوٹ میں سری لنکن مینیجر، جڑانوالہ میں اگست 2023ء کے فسادات اور سرگودھا میں ایک مسیحی شہری کو زندہ جلانے کے واقعات پر انگلیوں کے نشان ہی نہیں، مجرموں کے چہرے، ہاتھ اور اعلانات تک معلوم ہیں''۔

(ہم سب۔ 24 جولائی 2024ء)

بڑھتی شدّت پسندی

معروف کالم نگار اورنگ زیب اعوان لکھتے ہیں:

''بدقسمتی سے ملک پاکستان میں شدّت پسندی ہر شعبہ میں پائی جاتی ہے۔ مذہب، سیاست، تعلیم کچھ بھی اس کی گرفت سے آزاد نہیں... شدّت پسندی میں روز بروز اضافہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ کوئی شخص بھی دوسرے کی بات سننے کو تیار نہیں... مذہبی جنونیت نے ہمارے معاشرے میں بگاڑ پیدا کیا۔ ہم لوگ مذہبی شدّت پسندی کا اس قدر شکار ہو چکے ہیں کہ اپنے نکتہ نظر اور عقیدے سے ہٹ کر کوئی بات نہیں سننا چاہتے حالانکہ دین اسلام سب کو مذہبی آزادی کا حق دیتا ہے مگر ہم لوگ مختلف عقیدوں میں تقسیم ہو چکے ہیں... ہمارا ملک اور معاشرہ شدّت پسندی کے لئے بڑا زرخیز ہے۔ یہاں شدّت پسندی کا بیج بونے کی ضرورت ہے یہ انتہائی قلیل عرصہ میں قدآور درخت بن جاتا ہے... اس شدّت پسندی نے ہمیں جتنا نقصان پہنچایا ہے اتنا نقصان ہمیں دشمن نے بھی نہیں پہنچایا''۔

(نوائے وقت 6 اکتوبر 2023ء آن لائن ایڈیشن)

انتہا پسندی کی فیکٹریاں

پاکستان کی معروف اینکر غریدہ فاروقی 4 دسمبر 2021 کو انڈیپنڈنٹ اردو ڈاٹ کام میں ''انتہا پسندی کی فیکٹریاں'' کے عنوان سے سیالکوٹ میں پریانتھا کمارا (سری لنکن) کے بہیمانہ قتل اور جلائے جانے کے واقعہ پر لکھتی ہیں:

''ایک طرف ہم سیالکوٹ جیسے واقعات کی مذمّت بھی کرتے ہیں اور دوسری طرف ایسے انتہا پسندوں کو سپورٹ بھی کرتے ہیں۔ صرف مذمتی بیانات ریاستی اور حکومتی سطح پر کافی نہیں۔ ایک فیصلہ کن آپریشن کی اس ملک پاکستان کو اشدّ ضرورت ہے جو کہ انتہاپسندی کی ''فیکٹریوں'' کے خلاف کیا جائے''۔

مذہبی انتہا پسندی کی تازہ مثال

پاکستان میں مذہبی انتہا پسندی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ اعلیٰ عدلیہ بھی اس سے محفوظ نہیں۔ مذہبی تنظیمیں اپنی مرضی کے مطابق فیصلے کروانا چاہتی ہیں اور اگر ان کی مرضی کے خلاف فیصلہ آئے تو اس کا ردِّعمل چیف جسٹس کے سر کی قیمت لگانے تک پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ تحریک لبیک پاکستان کے نائب امیر پیر ظہیر الحسن شاہ کو 29 جولائی 2024ء کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کیا گیا۔ FIR کے مطابق لاہور پریس کلب کے باہر احتجاج میں پیر ظہیر الحسن شاہ نے اعلیٰ عدلیہ کے خلاف نفرت پھیلائی اور چیف جسٹس کا سر لانے والے کو ایک کروڑ روپے دینے کا اعلان کیا تھا۔ (روزنامہ دنیا فیصل آباد 30 جولائی 2024ء)

معاشی ابتری

''ہم سب'' کے مدیر اعلیٰ وجاہت مسعود 24 جولائی 2024ء کے کالم میں پاکستان کی معاشی ابتری کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''خیر گزری کہ ہمارے خستہ مکان کی بنیاد ابھی قائم ہے، دیوار، دالان اور دریچوں کے در و بست میں تزلزل کے آثار بہر حال نمودار ہو چکے۔ غیر ملکی قرض 130 ارب ڈالر کو جا پہنچا۔ جی ڈی کا کل حجم 340 ارب ڈالر ہے۔ گرمی کی شدّت نے زمین و آسماں زیر و زبر کر رکھے ہیں۔ ایسے میں بجلی کے ایک یونٹ کی قیمت 65 روپے کو جا پہنچی۔ فی کس آمدنی 1680 ڈالر ہے جو بھارت اور بنگلہ دیش سے بہت پیچھے ہے۔ خیال رہے کہ بھارتی روپے میں ڈالر 84 روپے، بنگلہ دیش میں 118 ٹکا اور پاکستان میں 279 روپے کے برابر ہے۔ 2000ء کے بعد پیدا ہونے والوں کو شاید معلوم نہ ہو کہ تمام تر اکھاڑ پچھاڑ کے باوجود 1998ء تک بھارت اور پاکستان معاشی طور پر ایک ہی کیٹگری میں شمار ہوتے تھے۔ بھارت ہم سے چھ گنا بڑا ملک ہے۔ اس صدی کے آغاز میں ہمارے زرِمبادلہ کے ذخائر میں بھی کم و بیش یہی نسبت تھی۔ جولائی 2024ء میں بھارت کے زرمبادلہ کے ذخائر 670 ارب ڈالر کو جا پہنچے ہیں اور ہم ابھی 14 ارب ڈالر کے آس پاس مٹر گشت کر رہے ہیں''۔

ایشیائی ترقیاتی بنک نے اپنی سالانہ رپورٹ 2024-2023ء میں کہا ہے کہ پاکستان کی معاشی صورتحال غیر یقینی کا شکار ہے۔ جبکہ مہنگائی پانچ دہائیوں (1924-1974ء) کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔

سحر بلوچ بی بی سی اردو ڈاٹ کام اسلام آباد میں 7 فروری 2023ء کو ماہرین کی آراء شامل کر کے لکھتی ہیں:

''پاکستان اس وقت افراتفری کا شکار ہے۔ اس میں سیاسی افراتفری بھی شامل ہے اور معاشی افراتفری بھی اور افسوس کے ساتھ حالات اس نہج سے واپس جاتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ پچھلے 20 سالوں سے پاکستان کی معیشت ڈرپ پر چل رہی ہے۔ یعنی اس کو ایک ڈرپ اکانومی کہہ سکتے ہیں''۔

قومی اداروں کی بربادی

اقتصادی بدحالی، کرپشن اور غلط فیصلوں کی بدولت پاکستان میں اکثر قومی ادارے ترقی معکوس کی راہ پر چلتے چلتے اب یا تو برباد ہو چکے ہیں یا تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ قومی اہمیت کے صرف تین اداروں کی مثال پیش کروں گا۔

پاکستان ریلوے

انگریز دَور میں 1861ء میں کراچی سے کوٹری کے ٹریک بچھنے سے اس خطے میں ریل کا آغاز ہوا اور تقسیم پاک وہند کے وقت پورے برصغیر میں ریلوے کا جال بچھ چکا تھا اور یہ ادارہ برِصغیر کی اقتصادیات میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا تھا۔ اُس دَور کے بچھے ہوئے ٹریکس میں مزید ترقی کرنے کی بجائے پاکستان میں پرانے ٹریکس بھی رفتہ رفتہ ختم ہونے لگے۔ سینکڑوں اسٹیشن بے کار ہوچکے ہیں اور ریل گاڑیوں کی تعداد بھی ریکارڈ سطح تک کم ہوگئی ہے۔ 907 ریلوے اسٹیشنوں میں سے صرف 625 فعّال ہیں۔ 1947ء میں ریلوے لائن کی لمبائی 8561 کلومیٹر تھی جو سکڑ کر 7791 کلومیٹر رہ گئی ہے۔ 55-1950ء میں ریلوے ملازمین ایک لاکھ سے زائد تھے اب 70 ہزار کے لگ بھگ ہیں۔ 1984ء میں 911 ریلوے انجن تھے جواب 472 رہ گئے ہیں۔

کراچی میں 1963ء میں سرکلر ریلوے کا افتتاح ہوا اور اس کے 13 اسٹیشن تھے۔ سرکلر ریلوے اب کئی سالوں سے بند ہوچکی ہے۔ اس وقت پاکستان ریلوے کی صرف 50 کے قریب ٹرینیں چل رہی ہیں۔

قومی ایئر لائن PIA

PIA جو دنیا کی معروف اور پرانی ایئر لائنز میں سے ہے اور کئی ممالک کی ایئر لائنز کے لئے استاد کا درجہ رکھتی تھی، رفتہ رفتہ کرپشن، بدعنوانی، بدانتظامی اور معاشی لحاظ سے ابتری کا شکار ہوتی چلی گئی۔ آج اسے یوروپ اور امریکہ کے اکثر ممالک میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ 1987ء تک یہ منافع میں چلنے والی ایئر لائن تھی پھر یہ زوال کا شکار ہونا شروع ہوئی۔ 2016ء تک PIA تین ارب ڈالرز کی مقروض تھی۔ 2022ء میں اس کا خسارہ 88 ارب ہوگیا جبکہ اس کے اثاثے 56 ارب روپے رہ گئے۔

یکم جولائی 2020ء کو اس کی یوروپ کی فضائی حدود میں داخلے پر اُس وقت پابندی لگ گئی جب اس کے وفاقی وزیر نے یہ شرمناک انکشاف کیا کہ PIA کے ایک تہائی پائلٹس کے لائسنس جعلی ہیں۔ اس سے PIA کو شدید مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ PIA کے پاس اس وقت 30 کے قریب جہاز ہیں جن میں نصف لیز پر ہیں۔

پاکستان اسٹیل ملز کراچی

پاکستان کا سب سے بڑا صنعتی ادارہ جس کا قیام 30 دسمبر 1973ء کو سوویت یونین کے تعاون سے ہوا تھا۔ بدعنوانی، سیاسی بھرتیوں اور یونین لیڈرز کی ہٹ دھرمیوں کی وجہ سے تنزّل کا شکار ہوا۔ اس کے مسلسل تنزل کو حکومتی بیل آوٹ پلان کے تحت زندہ رکھنے کی کوشش کی گئی جو کہ مریض کو مسلسل خون لگا کر زندہ رکھنے کے مترادف تھا۔ اسٹیل ملز بند ہوچکی ہے۔ اس پر اس قدر قرض ہو چکا ہے جو کہ نئی مل لگانے سے 5 گنا زیادہ ہے۔ اس لئے اس کو ایک مردہ گھوڑا قرار دے دیا گیا جس کی بحالی بھی نہیں ہوسکتی۔

قومی کھیل کا تنزّل

پاکستان کا قومی کھیل ہاکی قومی انحطاط کی بدترین مثال ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ ہاکی میں پاکستان کا طوطی بولتا تھا۔ اولمپکس میں پاکستان نے تین گولڈ میڈل، تین سلور میڈل اور دو بار برونز میڈل حاصل کیا۔ پھر جو مسلسل تنزّلی کا شکار ہوئی تو حالات یہاں تک پہنچ گئے کہ تین بار کی گولڈ میڈلسٹ پاکستانی ہاکی ٹیم گزشتہ تین اولمپکس کے لیے اہل ہی نہیں قرار پاسکی۔

پاسپورٹ کی بے قدری

دنیا میں کسی ملک کی اہمیت، قدر اور پہچان اس کا پاسپورٹ بھی ہوتا ہے۔ یہاں بھی پاکستانی پاسپورٹ کی بے قدری اور بے توقیری انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ چنانچہ 2024ء کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق پاکستانی پاسپورٹ کی قدر آخر سے چوتھے نمبر پر ہے۔

(روزنامہ دنیا 25 جولائی 2024ء صفحہ اوّل)

اس وجہ سے پاکستانی پاسپورٹ کے حاملین کو حصول ویزا کے لئے دنیا میں ہر جگہ ہی شرمندگی اٹھانے اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

معاشرے میں بڑھتی ہوئی اخلاقی گراوٹ

روزنامہ نوائے وقت کے آن لائن ایڈیشن میں جناب خالد بیگ اپنے کالم میں تحریر کرتے ہیں:

’’آج اگر ہم اپنے معاشرے کی طرف نظر ڈالیں تو یہاں وہ تمام اخلاقی بداعمالیاں، اجتماعی طور پر اس طرح رَچ بَس چکی ہیں جن میں سے کسی ایک کا مرتکب ہونے پر قرآن میں درج واقعات کے مطابق اللہ نے بستیاں اُلٹ دیں۔ زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ اللہ کے احکامات سے واقفیت اور خود کو مسلمان کہلوانے کے باوجود ہم اپنے ملک میں ڈھٹائی کے ساتھ ہر طرح کی برائی کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور اس پر شرمندہ بھی نہیں ہیں۔

کچہریوں میں روزانہ ہزاروں کے حساب سے اللہ کی قسم اٹھا کر جھوٹے حلفی بیان عدالتوں میں جمع کرائے جاتے ہیں۔ وکلاء سے منتخب ہوکر ترقی کے مراحل طے کرنے والے جج صاحبان ملک کی عدالت عظمیٰ تک پہنچ جاتے ہیں لیکن جھوٹے حلفی بیانوں کا تدارک وہ بھی نہیں کر پاتے۔

غلہ منڈیوں میں ملاوٹ کا دھندہ سارا سال کھلے عام جاری رہتا ہے۔ جو زیادہ ملاوٹ کرے وہی زیادہ کامیاب ہوتا ہے کیونکہ وہ لاقانونیت کی پوری قیمت ادا کرتا ہے۔ ادویات میں ملاوٹ پر بہت سے ملکوں میں سخت سزائیں نافذ ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں آئے دن جعلی ادویات پکڑے جانے کی خبریں تو آتی ہیں لیکن اس کے مرتکب بدبختوں کو ملنے والی سزا کی خبر کبھی سنائی نہیں دی۔ کم تولنا، بدعنوانی، چوری، ڈاکے، سڑکوں پر چند ہزار کا موبائل فون چھیننے کے لیے قتل تک کر دینا اب ہمارے معاشرے میں قطعی غیر معمولی بات نہیں۔ مساجد کی تعداد دیکھیں تو ایک کلومیٹر کے علاقے میں 100 سے زیادہ مساجد مل جاتی ہیں لیکن اسی ایک کلومیٹر میں خالص دودھ بیچنے والی ایک دکان نہیں ملتی‘‘۔

(نوائے وقت آن لائن ایڈیشن 30 دسمبر 2022ء)

جعل سازی اور ملاوٹ

بدعنوانی اور اخلاقی گراوٹ اس قدر ہو چکی ہے کہ مذہب کا نام استعمال کرنے والے اور اس کے لئے مَر مٹنے کے نعرے لگانے والے، لوگوں کی جانوں کے ساتھ کھیلنے کے عمل میں صف اوّل میں دکھائی دیتے ہیں۔ کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں جعل سازی اور ملاوٹ کے ذریعہ ناجائز منافع نہ کمایا جا رہا ہو۔ جعلی ادویات، جعلی دودھ بنانا، گدھے کے گوشت کی فروخت، مردار گوشت کی فروخت، مردہ مرغیوں کو تلف کرنے کی بجائے انہیں ہوٹلوں کو فروخت کر دینا، جعلی مشروبات کی تیاری یہ ایسے عناوین ہیں جو ہر روز کی اخبار کی زینت ہوتے ہیں۔ صرف چند مثالیں اشارۃً پیش ہیں:

- پنجاب فوڈ اتھارٹی نے 600 کلو ناقص قلفی تلف کی۔ (روزنامہ جنگ لاہور 29 جون 2024ء)
- جعلی مشروبات کی فیکٹری پر چھاپہ، 6 افراد گرفتار 8 ہزار بوتلیں ضبط۔ (روزنامہ جنگ لاہور 7 جولائی 2024ء)
- عید کے لئے تیار جعلی مشروبات کی بڑی کھیپ پکڑی گئی۔ (روزنامہ ایکسپریس لاہور 14 جون 2024ء)
- گیس چوری کے خلاف کارروائی 36 کنکشن منقطع 14 لاکھ جرمانہ۔ (روزنامہ ایکسپریس لاہور 5 جولائی 2024ء)
- دیپالپور میں جعلی دودھ بنانے والی فیکٹری سیل، 600 لیٹر دودھ تلف۔ (روزنامہ ایکسپریس لاہور یکم جولائی 2024ء)

اس جعل سازی اور ملاوٹ نے پاکستان کی اقتصادیات کو بین الاقوامی سطح پر ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ غیر ممالک کو برآمد کی جانے والی اجناس کے بڑے بڑے سودے محض جعل سازی کی وجہ سے منسوخ ہوئے ہیں۔

انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان کی رپورٹ 2023ء

ڈاکٹر توصیف احمد خان ”انسانی حقوق کی پامالی“ کے عنوان سے ایکسپریس 18 مئی 2024ء کے کالم میں انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان کی رپورٹ کے اعداد و شمار درج کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

”انسانی حقوق کے تحفظ کی جدوجہد میں سرگرداں غیر سرکاری تنظیم انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان (HRCP) کی 2023ء میں انسانی حقوق کی صورتحال کے بارے میں جاری ہونے والی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ریاست گزشتہ سال بھی جبری گمشدگی کے واقعات کا خاتمہ نہیں کر پائی اور لاپتہ ہونے والے 2997 افراد کا پتا نہیں چل سکا۔

ادارہ انسانی حقوق HRCP کے چیئر پرسن اسد اقبال بٹ نے سالانہ رپورٹ کے اجراء کے موقع پر کہا کہ گزشتہ سال بھی انسانی حقوق کی صورتحال انتہائی خراب رہی۔ ملک میں تشویش ناک حد تک سیاسی کشیدگی بڑھ گئی جس کے نتیجے میں شہریوں کے سول و پولیٹیکل حقوق پر نئی پابندیاں عائد ہو گئی ہیں...... ادارہ کی رپورٹ میں بڑھتے ہوئے معاشی بحران پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ گزشتہ سال افراطِ زر کی شرح 40 فیصد تک پہنچ گئی تھی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ معاشرے کے کمزور طبقات خواتین، بچوں، ٹرانس جینڈر اور مذہبی اقلیتوں کی صورتحال گزشتہ سال بھی خراب رہی۔ ایچ آر سی پی کی اس رپورٹ میں زندگی کے مختلف شعبوں میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں خاصی تفصیلات بیان کی گئی ہیں...... رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ گزشتہ سال کے آخر تک عدالتوں میں 22 لاکھ 60 ہزار 386 مقدمات زیرِ سماعت تھے۔ ان میں سے 56 ہزار 153 مقدمات سپریم کورٹ میں زیرِ سماعت تھے جب کہ پانچوں ہائی کورٹس میں زیرِ التواء مقدمات کی تعداد 3 لاکھ 42 ہزار 334 تھی...... کراچی میں اسٹریٹ کرائم میں گزشتہ سال کے دوران 11 فیصد اضافہ ہوا اور 90 ہزار سے زیادہ واقعات رپورٹ کیے گئے۔ ڈکیتی کے خلاف مزاحمت پر 134 شہری قتل ہوئے“۔

(ایکسپریس آن لائن ایڈیشن 18 مئی 2024ء)

قارئین کرام! یہ ترقی معکوس کی چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ جو دَر اصل خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نظامِ خلافت سے ٹکر لینے کا نتیجہ ہے۔ اس کے بعد سے انجام گلستاں کیا ہوا یہ اظہر من الشمس ہے ؎

نحوستوں کا قلندر ہے پیر تسمہ پا
کسی دن اس کو گلے سے اتار کر دیکھو

اے قوم! یہ تجھ کو کیا ہوا ہے

غصہ میں بھرا ہوا خدا ہے
جاگو ابھی فرصتِ دعا ہے
تم کہتے ہو امن میں ہیں ہم، اور
منہ کھولے ہوئے کھڑی بلا ہے
ڈرتی نہیں کچھ بھی تو خدا سے
اے قوم! یہ تجھ کو کیا ہوا ہے
مامور خدا سے دشمنی ہے
کیا اس کا ہی نام اتقا ہے
گمراہ ہوئے ہو باز آؤ
کیا عقل تمہاری کو ہوا ہے
جس کو کیا ہے خدا نے مامور
اس سے بھلا تم کو کیا گلہ ہے
باز آؤ شرارتوں سے اپنی
کچھ تم میں اگر بوئے وفا ہے
ورنہ ابھی غافلو تمہارے
آئے گا وہ آگے جو کیا ہے
اے قوم خدا کے واسطے تُو
بتلا کہ جو تیرا مدعا ہے
حق نے جسے کر دیا ہے مامور
تسلیم میں اس کی عذر کیا ہے
محمود خدائے لم یزل سے
ہر وقت یہی مری دعا ہے
اُس شخص کو شاد رکھے ہر دم
جو دینِ قویم پر فدا ہے

(کلامِ محمودؓ)

تحریر: مدبّر احمد خان

48ویں جلسہ سالانہ جرمنی کا منظر نامہ

جلسہ سالانہ جرمنی ایک طویل عرصے سے ایسی جگہوں پر منعقد ہو رہا تھا جہاں عارضی انتظامات کم کرنے پڑتے تھے۔ جب جلسہ سالانہ جرمنی ناصر باغ میں ہوا کرتا تھا تو جلسہ گاہ کے لیے خیمہ جات لگائے جاتے تھے کیونکہ وہاں کوئی بھی ایسی عمارت نہیں تھی جس میں جلسہ منعقد ہو سکتا، تاہم بہت سے انتظامات مستقل بنیادوں پر موجود تھے۔ پھر جب جلسہ منہائیم (Mannheim) منتقل ہوا تو وہاں مردانہ جلسہ گاہ کے لیے ہال موجود تھا اور بہت سے دفاتر کی بھی جگہ مستقل کمروں کی شکل میں موجود تھی۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ جرمنی کارلسروہے (Karlsruhe) منتقل ہوا، وہاں Exhibition Halls کی وجہ سے سر پر مستقل چھت، بجلی اور پانی کے مستقل انتظامات موجود تھے۔ جو عارضی انتظامات کیے جاتے تھے وہ بہت محدود دائرے میں ہوتے تھے۔ گزشتہ سال جلسہ سالانہ شٹٹ گارٹ میں ہوا، اور وہاں بھی صورتِ حال کارلسروہے جیسی ہی تھی کہ عارضی انتظامات بہت کم کرنے پڑے تھے۔ مسقف ہالوں میں پیش آنے والے مسائل کی وجہ سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انتظامیہ کو واضح ہدایت فرمائی تھی کہ جلسہ کسی کھلے میدان میں کیا جائے۔ چنانچہ 23 تا 25 اگست 2024ء جرمنی کا 48 واں جلسہ سالانہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس ہدایت کے مطابق کھلی جگہ پر منعقد ہوا۔ اس کے لیے ایک میدان کا انتخاب کیا گیا جو Mendig نامی قصبہ کے پہلو میں واقع ایک ہوائی اڈا ہے۔ یہاں مستقل بنیادوں پر کمرے یا ہال موجود نہ تھے اور دیگر سہولیات بھی مستقل نہیں تھیں۔ 2017ء میں مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنا سالانہ اجتماع بھی اس جگہ پر منعقد کیا تھا۔ تاہم اس بڑے پیمانے پر یہ تجربہ جرمنی کی جماعت کو اس سے پہلے نہیں ہوا تھا۔

یہ ہوائی اڈا 1914ء میں جنگِ عظیم اوّل کے دوران بنایا گیا تھا۔ اس کے بعد 1939ء میں بھی یہ جنگِ عظیم دوم کے وقت اور پھر اس کے بعد 2008ء تک یہ جنگی جہازوں کے اڈے کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ اس کے بعد سے یہ عوامی ہوائی اڈا بن گیا جس پر شوقیہ جہاز اڑانے والے چھوٹے جہاز اڑاتے اور اتارتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس جگہ پر کچھ اور بڑے پروگرام بھی ہوتے رہے ہیں جن میں 80 سے 90 ہزار تک کا مجمع ہو جاتا رہا ہے۔ اس میدان کا رقبہ یوں ہے۔ رَن وے کا حصہ 56,525 مربع میٹر (13.9 ایکڑ) ہے، جبکہ گھاس والا حصہ 20,700 مربع میٹر (5.1 ایکڑ) ہے۔ مینڈگ صوبہ Rheinland Pfalz میں واقع ہے، جو جرمنی کے مغرب میں ہے۔ مینڈگ فرانکفرٹ سے تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر دور ہے، جبکہ کولون کم و بیش نوّے کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کے قریب ترین شہر کوبلنس (Koblenz) واقع ہے۔

اس میدان میں جلسہ سالانہ کی باقاعدہ تیاری کے پہلے پہلے مراحل تو ایک ماہ پہلے ہی شروع ہو چکے تھے۔ لیکن دو ہفتے قبل رضا کار وقارِ عمل کی صورت میں بڑی تعداد میں شامل ہونا شروع ہوئے، وقارِ عمل میں شاملین کی تعداد ایک دن میں ایک ہزار کے قریب بھی پہنچی۔ تیاری کے کام روزانہ صبح سے رات تک جاری رہے۔اس تیاری میں بڑے خیمہ جات کمپنیز کے ملازمین نے کھڑے کئے۔ تاہم چھوٹے خیمہ جات افرادِ جماعت نے خود نصب کیے۔ اسی طرح نکاسیِ آب اور بجلی کی تاریں بچھانے کا کام بڑے کاموں میں شامل ہے۔ ان دو ہفتوں میں جلسہ سالانہ کا لنگر بھی مسلسل جاری رہا۔خود لنگر کی تیاری کا کام بھی بہت بڑا کام تھا۔اس زمین کا کچھ حصہ رَن وے ہونے کے باعث تو پکا تھا، لیکن ایک بڑا حصہ صرف گھاس کا میدان تھا۔لہٰذا اِس میدان میں مضبوط آہنی تختے بچھاکر عارضی راستے بنائے گئے تا کہ شاملینِ جلسہ ایک جگہ سے دوسری جگہ آرام سے پہنچ سکیں۔

نقشے سے متعلق تعارفاً یہ کہنا مناسب ہے کہ جن احباب نے حدیقۃ المہدی میں جلسہ سالانہ دیکھا ہے انہیں خیمہ جات کا نقشہ کم و بیش اسی کا عکس معلوم ہوگا۔ پارکنگ سے گزر کر ایک طرف مردوں اور ایک طرف خواتین کے جلسہ گاہ کا داخلہ تھا جہاں حفاظتی چیکنگ اور رجسٹریشن ہوتی تھی۔ وہاں سے آگے داہنی طرف شعبہ جات کے اسٹالز، نمائشوں کے خیمہ جات اور بازار تھا۔اگر سیدھا جاتے رہیں تو داہنی طرف ہی آگے چل کے ضیافت کا بڑا خیمہ نصب تھا۔ بائیں طرف جلسہ گاہ کا بڑا خیمہ تھا۔جلسہ گاہ میں داخل ہوں تو سب سے پہلے نگاہ بڑے اسٹیج پر پڑتی ہے جسے بہت وقار اور خوب صورتی سے سجایا گیا تھا۔مرکزی بینر پر درمیان میں ”تقویٰ“ کا لفظ جلی حروف میں لکھا تھا۔داہنی طرف حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر درج تھا۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتّقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

بائیں جانب اس شعر کا جرمن ترجمہ لکھا گیا تھا۔خیمہ نہایت وسیع و عریض معلوم ہوتا تھا۔ اور خیمہ کو ٹھنڈا کرنے کا انتظام (AC) بھی موجود تھا، یوں جلسے کی کارروائی سننے کے لیے زیادہ سے زیادہ سہولت احباب کو میسر کی گئی تھی۔ زمین کو بھی حتی الوسع نرم بنانے کی کوشش کی گئی تھی اور زیادہ دیر بیٹھ کر کارروائی سننا توقع سے زیادہ آسان تھا۔ جلسہ گاہ کے پنڈال کے پہلو میں ایک اضافی مارکی لگا کر سامعین کے لیے سہولت مہیا کی گئی تھی علاوہ ازیں باہر کھلی جگہ پر بھی بڑی سکرین لگائی گئی۔مزید دفاتر اور شعبہ جات جلسہ گاہ کے خیمے کے آس پاس تھے۔

جلسہ سالانہ کے پہلے روز کی کارروائی پرچم کشائی کی تقریب سے ہوئی۔احبابِ جماعت نے نمازِ جمعہ ادا کی اور باقاعدہ آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے ہوا۔ یہ اطلاع تو پہلے سے دے دی گئی تھی کہ حضورِ انور اس سال بنفسِ نفیس جلسہ سالانہ میں شامل نہیں ہوں گے تاہم حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خط میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ آپ جلسے سے مخاطب ہوں گے۔ نیز حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ایم ٹی اے کی براہِ راست نشریات تینوں دن صبح سے شام تک جاری رہیں جو عموماً حضور کی آمد کے ساتھ ہی ہوتی ہیں۔حضورِ اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں خود یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ویڈیو لنک کے ذریعے حضور کی شمولیت ساٹھ ستر فی صد ہو گئی ہے۔ انتظامات یوں کیے گئے تھے کہ نہ صرف حضور کا چہرۂ مبارک جلسہ گاہ میں دیکھا جاسکتا تھا بلکہ جلسہ گاہ میں موجود کیمرے حضور تک بھی جلسے کی تصویر پہنچا رہے تھے۔حضور نے اپنے خطبے میں جرمنی کے جلسے ہی کو موضوع بنایا اور جلسے میں شاملین، اسی طرح انتظامیہ کو زریں ہدایات سے نوازا۔ نیز آپ نے دعاؤں پر زور دینے کی تلقین فرمائی۔ حضور کے خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد تو جیسے جلسہ سالانہ جرمنی کا ماحول یکسر بدل گیا۔ یک دم پورے جلسے میں جان پڑ گئی اور وہ رونق جس میں کچھ کمی سی محسوس ہوتی تھی اب بھر پور انداز میں ضوفشاں تھی۔ ہاں، ٹریفک کے سلسلے میں شاملینِ جلسہ کو دِقّت پیش آئی۔ چونکہ داخلے کا راستہ ایک ہی تھا، اور موٹروے سے اترنے کے بعد جلسہ گاہ تک آنے والی سڑک پر آنے جانے کے لیے صرف ایک ٹریک ہی ہے، اس لیے جلسے کے مہمانوں کو بہت دیر تک ٹریفک میں رکنا پڑا۔ یہاں ٹریفک سنبھالنے کے لیے پولیس نے بھی اپنی بھاری نفری تعینات کر دی تھی۔ اگلے دنوں میں اس تکلیف میں کچھ کمی ضرور واقع ہوئی۔

جلسہ کے تینوں دن حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات کے ساتھ ساتھ مختلف علماء سلسلہ کی اردو و جرمن زبانوں میں علمی تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ ہر اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوتا جس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کا پاکیزہ منظوم

کلام خوش الحانی سے پڑھا جاتا۔ اجلاسات میں مختلف سیاسی و سماجی شخصیات کی مختصر تعارفی تقاریر بھی ہوئیں۔

جرمنی کا موسم جلسے سے پہلے بہت گرم رہا۔ ہر چند کہ ملک کے مختلف حصوں میں طوفانی بارشیں ہوتی رہیں۔ ان سے کہیں کہیں کچھ نقصان بھی ہوا تاہم جلسے کے دنوں میں خداتعالیٰ کا خاص فضل رہا کہ غیرمعمولی بارش بھی نہیں ہوئی اور گرمی بھی زیادہ نہیں ہوئی۔ ہفتے کے روز بھی موسم خوشگوار رہا۔ اور چونکہ یہ کھلا میدان تھا اس لیے ہوا بھی چلتی رہی اور ٹھنڈک پہنچاتی رہی۔ البتہ ہفتہ کی رات کھانے اور نماز کے بعد موسم نے کچھ دیر کے لیے اپنا دوسرا روپ بھی دکھایا۔ بارش بہت تیز ہونا شروع ہوئی، ہوا بھی طوفانی ہوگئی اور بجلی کے چمکنے کی وجہ سے ایک گھنٹے کے لیے ہنگامی صورتِ حال پیدا ہوگئی۔ اس وجہ سے احباب وخواتین کو فائر بریگیڈ کی ہدایت کے مطابق پنڈال میں رُکنا پڑا۔ جب موسم کی شدّت میں کچھ کمی آئی تو لوگ اپنی کاروں کی طرف جا سکے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس سے کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔

جلسہ سالانہ کی روایت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح دوسرے روز خواتین کے جلسہ گاہ سے مخاطب ہوتے ہیں۔ لہٰذا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس روز مستورات سے بھی خطاب فرمایا۔ اس دوران بھی حضورِ انور تک جلسہ گاہ کی تصویر پہنچ رہی تھی اور آپ کی تصویر جرمنی کے جلسہ گاہ میں دکھائی اور آواز سنائی جا رہی تھی۔ تلاوت و نظم کے بعد تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی حاصل کرنے والی خواتین کے نام حضور کے سامنے پڑھ کر سنائے گئے، اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضورِ انور نے بالخصوص تقویٰ پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی اور اسی کو عورت کا حسن اور اس کی زینت قرار دیا۔ خلیفۂ وقت جب کوئی بات بیان کرتے ہیں تو وہ چاہے خصوصی طور پر ایک خاص گروہ سے یا فرد سے متعلق کیوں نہ ہو، عمومی طور پر ساری جماعت اس کی مخاطب ہوتی ہے، لہٰذا آپ نے واضح الفاظ میں لڑکوں، لڑکیوں، مردوں اور عورتوں سب کا ذکر کر کے ارشاد فرمایا کہ سب کا اوّل فرض خداتعالیٰ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء کے تیسرے روز اسلام آباد برطانیہ سے بذریعہ ایم ٹی اے براہ راست خطاب فرما رہے ہیں

کی رضا کا حصول ہے اور اسی سے سچائی، رحمی رشتوں کا خیال اور عہدوں کی پاس داری مشروط ہے۔ حضور خطاب کے بعد بھی رونق افروز رہے۔ اور آپ نے جرمنی کی مستورات اور بچیوں کو یہ موقع عنایت فرمایا کہ وہ ترانوں اور نغموں کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کریں۔

تیسرے روز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور کھانے کے وقفے کے بعد احباب جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب کے لیے جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ خیمہ گو کہ بہت بڑا تھا لیکن تمام شاملین جلسہ کے لیے یہ پہلے ہی روز ناکافی ہو چکا تھا اور احباب دوسرے خیمے میں، نیز باہر میدان میں بیٹھ کر جلسے کی کارروائی سنتے رہے۔ باہر بھی ایک بڑی سکرین لگائی گئی تھی جس پر جلسے کی کارروائی اور حضور کا چہرۂ انور دکھایا جا رہا تھا۔ تلاوت اور نظم کے بعد تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی پیش کرنے والوں کے نام حضور کی خدمت میں پڑھ کر سنائے گئے۔ اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ اپنے اختتامی خطاب میں حضورِ انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے حق میں ظاہر ہونے والے کئی آسمانی نشانات کا ذکر فرمایا۔ نیز آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام کو پڑھ کر ہر سال ہزاروں لوگ جماعتِ احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے کچھ نمونے جو آپ کے امامِ وقت ہونے پر دال ہیں، پیش فرمائے۔ آخر میں حضور نے یہ اعلان فرمایا کہ 42ہزار سے زائد لوگ اس سال جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ خطاب کے بعد حضور نے جماعت جرمنی کے بچوں اور مردوں کو بھی ترانوں اور نظموں کے ذریعے اپنے جذبات پیش کرنے کا موقع دیا۔ ترانوں کے بعد خیمہ نعروں سے گونج اٹھا۔ حضور نے ایم۔ ٹی۔ اے سے کہہ کر جلسہ گاہ میں موجود احباب کو دکھانے کا ارشاد فرمایا اور پھر ہاتھ ہلا کر خدا حافظ و ناصر کہا۔ یوں 48 واں جلسہ سالانہ جرمنی کئی اعتبار سے ایک بالکل جداگانہ جلسہ رہا کہ کئی سالوں بعد پہلی بار جلسے کا اہتمام عارضی شہر آباد کر کے کیا گیا، اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس شامل نہ ہونے کے باوجود جلسے میں رونق افروز ہوئے۔ ایک عجیب تاثر سبھی شاملین کا تھا کہ انہیں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حضور یہیں ہیں۔ دوری کے باوجود قربت کا احساس غالب رہا۔ مکرم آصف محمود باسط صاحب نے اسی حوالے سے انہی دنوں میں مندرجہ ذیل خوبصورت غزل لکھی۔

فاصلے بھی ہیں، قربتیں بھی ہیں
وصل کی ساری نعمتیں بھی ہیں
دل میں محسوس کر رہے ہیں تجھے
دید میں ایسی برکتیں بھی ہیں
ساغرِ جَم میں ایسا نُور اُترا
جس میں قلزم کی وسعتیں بھی ہیں
ہے سلیمان تخت پر موجود
کُل جہاں کی سِیاحتیں بھی ہیں
تُو ہے ہر گھر میں انجمن آرا
گو بظاہر مسافتیں بھی ہیں
صبر کا ایک امتحاں ہی سہی
ہم پہ لاکھوں عنایتیں بھی ہیں

بقیہ: شبِ غم بھی ہنس کے گزار دی از صفحہ 22

اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ سیکیورٹی والے بھٹو کی بنائی ہوئی ایس ایف ایس کے سپاہی تھے۔ گھر میں ابھی بھی چند لوگ سامان لُوٹ رہے تھے جنہیں انہوں نے بھگا دیا۔ بلوائی منتشر ہو گئے تو دو سپاہیوں کے علاوہ باقی واپس چلے گئے ان میں سے ایک نے مجھے بلایا تو مَیں ان کے پاس گیا انہوں نے پوچھا کہ اِن لوگوں نے آپ کے ساتھ ایسے کیوں کیا؟ مَیں نے کہا کہ ہم احمدی ہیں اور یہ لوگ ہمارے خلاف ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ کسی کو بتانا نہیں ہم بھی احمدی ہیں۔ اگلے دن سہ پہر کے وقت ان سپاہیوں کو واپس بلا لیا گیا۔ شام کو گلبرگ تھانہ کے تھانیدار سپاہیوں کے ساتھ آدھمکے اور والد صاحب سے کہا کہ آپ نے فائرنگ کیوں کی؟ والد صاحب نے کہا اپنی حفاظت کے لیے کی تھی۔ اس نے کہا اسلحہ جمع کرائیں والد صاحب نے کہا بغیر لائسنس ہمارے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے۔ سپاہیوں نے گھر کی تلاشی لی لیکن انہیں کچھ نہ ملا۔ پھر تھانیدار نے پوچھا کتنا نقصان ہوا ہے؟ والد صاحب نے کہا کیا تم یہ نقصان پورا کرو گے؟ اور کہا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اس نے کہا یہ سپاہی یہاں آپ کی حفاظت کے لیے چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ والد صاحب نے کہا ہمیں ان کی کوئی ضرورت نہیں جب ضرورت تھی اس وقت تو کوئی نہیں آیا۔ انہوں نے ہماری کیا حفاظت کرنی تھی اُلٹا ہمیں ڈیوٹی دینی پڑی کہ یہی پولیس والے ہم پر حملہ نہ کر دیں۔ صبح ہوئی تو ان پولیس والوں نے ہم سے مختلف مطالبے شروع کر دئے۔ والد صاحب نے کہا آپ کی مرضی ہے ڈیوٹی کرنی ہے تو کرو ورنہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ دوپہر کو یہ سب سپاہی بھی واپس بلا لیے گئے۔

ان حالات میں دو ہمسائیوں کے ہمارے ساتھ مختلف سلوک کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ایک ہمسائے ٹھیکے دار سلطان اور ان کے بیٹے تھے جنہوں نے ہنگامہ شروع ہوتے ہی بھائی جان کو سکوٹر پر آتے دیکھ لیا انہوں نے فوراً بھائی جان اور سکوٹر کو اپنی کوٹھی کا گیٹ کھول کر اندر بلا لیا اور پھر موقع پا کر بھائی جان پیدل گھر آ گئے۔ اس طرح سکوٹر اور بھائی جان کو بچا لیا۔ دوسرا ہمسایہ شیخ ابراہیم جس نے ہماری کوٹھی کے بالمقابل کوٹھی کرائے پر لے کر مختلف مصنوعات بنانے کی فیکٹری لگا رکھی تھی جس کے بارہ میں پتہ چلا کہ پتھراؤ اور آگ لگانے کا سامان اسی نے مہیا کیا تھا۔ میرے جرمنی آنے کے بعد پتہ چلا کہ شیخ ابراہیم کی فیکٹری کا بوائلر پھٹا اور وہ موقع پر ہی جان بحق ہو گیا۔ جبکہ دوسرے ہمسائے کو جس نے ہماری مدد کی تھی اللہ تعالیٰ نے خوب نوازا اور وہ خوشحال زندگی گزار رہے ہیں۔ مَیں جب بھی پاکستان جاتا ہوں بڑی عزت سے ملتے ہیں اور میں بھی ان کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

جس دن ہم پر حملہ ہوا اس کی اگلی صبح محمد پورہ سے نوجوان لڑکے اور عورتیں روتے ہوئے ہمارے گھر آ گئے اور ابّا جان سے کہا امیر صاحب ہمیں بچا لیں۔ ابّا جان نے انہیں تسلی دیتے ہوئے اپنے گھر میں قیام کرنے کی پیشکش کر دی۔ مَیں حیران تھا ہم تو خود لُٹ چکے ہیں والد صاحب انہیں بھی اپنے گھر میں پناہ کی پیشکش کر رہے ہیں۔ وہ بحیثیت نائب امیر اپنی ذمہ داری ادا کر رہے تھے۔ دیہاتی مجالس سے چند خدام بلا لیے گئے اور ان کی ڈیوٹیاں احمدی گھرانوں کی حفاظت پر لگا دی گئیں۔ بائیکاٹ اور مخالفت بعد میں بھی چلتی رہی۔

اُنہی ایام میں خاکسار کے والد محترم چودھری غلام دستگیر صاحب (مرحوم) سابق امیر ضلع فیصل آباد ریٹائرڈ چیف آکاؤنٹس آفیسر میونسپل کارپوریشن لائل پور چند واقعات نے اپنی ڈائری میں دو ایمان افروز واقعات تحریر کئے ہیں:

’’1974ء میں جب قومی اسمبلی میں سوالات کے جوابات دے کر 11 دن کے بعد معاملہ ختم ہوا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہاں سے آتے ہوئے حضرت مخدومی شیخ محمد احمد مظہر صاحب (امیر صاحب) سے پوچھا کہ بحث اور جوابات کیسے رہے حضرت امیر صاحب نے فرمایا شکستی۔ سوختی۔ انداختی۔ رفتی۔ یعنی آپ نے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے انہیں ریزہ ریزہ کر دیا۔ ان کو جلا دیا۔ پھر ان کی خاک ہوا میں اُڑاتے ہوئے چلتے بنے۔ حضور فارسی خوب جانتے تھے بہت خوش ہوئے اور داد بھی دی‘‘۔

ایک ایمان افروز واقعہ

’’1974ء میں احمدیوں کے خلاف ہنگاموں کا محشر برپا تھا احمدیوں کی دکانوں کو لُوٹنا، جلانا کارِثواب سمجھا جاتا تھا۔ شیخ لئیق احمد صاحب چنیوٹی کی سپیئر پارٹس کی دکان تھانہ ریل بازار کے عین سامنے تھی۔ پولیس نے اس دکان کو لُٹتے اور جلتے ہوئے بذات خود دیکھا لیکن کیا مجال کہ ان حکومت کے رکھوالوں کے کان پر جوں تک رینگی ہو۔ شیخ لئیق احمد صاحب بڑے پریشان تھے سوشل بائیکاٹ شدّت پکڑ چکا تھا اور قرض خواہ تنگ کر رہے تھے۔ مخدومی امیر صاحب (حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب) کو جماعتی کاموں کی مسلسل کارگزاری نے بیمار کر دیا تھا۔ لئیق احمد صاحب چاہتے تھے کہ امیر صاحب ان کی دکان پر تشریف لا کر اس کی حالت زار کو ملاحظہ فرمائیں اور خدائے کارساز کے حضور دعا کریں کہ اس کی بگڑی بن جائے اور ان کی دکان پہلے سے کہیں زیادہ بار آور ہو۔ امیر صاحب کو علم ہو چکا تھا کہ شیخ لئیق احمد صاحب کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ خاکسار چوہدری غلام دستگیر اور عزیزم حافظ محمد اکرم صاحب کو امیر صاحب نے بلایا اور فرمایا کہ میں نے لئیق صاحب کی دکان پر دعا کے لیے جانا ہے چنانچہ شیخ لئیق احمد صاحب کو وقت مقررہ کی اطلاع کر دی گئی۔ لئیق صاحب خود امیر صاحب کے درِ دولت پر آئے اور امیر صاحب کو اپنی کار میں بٹھا کر دکان پر لے گئے۔ امیر صاحب کار سے اُتر کر سیدھے دکان کے پچھلے حصہ کی طرف تشریف لے گئے اور اپنا کشمیری چوغہ اُتار کر جلے ہوئے سامان کی راکھ پر بچھایا اور نوافل میں مصروف ہو گئے۔ فارغ ہونے کے بعد دعا کرائی اس دعا نے کیا رنگ دکھایا۔ وہ لئیق صاحب اور جماعت احمدیہ فیصل آباد کے تمام دوست جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک چھوٹی اور کمتر دکان سے ایک وسیع وفراخ اور بہتر دکان بنانے کی توفیق عطا کی۔ مال دیا، سامان دیا، رکھنے کے لیے سٹور دیے، اور رہنے کے لیے عمدہ کوٹھی عطا کی، گویا اُس دُعا کی برکت سے ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے زدِفزد کا معاملہ کیا۔

رپورٹ جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء

رپورٹ: صادق محمد طاہر

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جرمنی کو امسال اپنا 48واں جلسہ سالانہ 23 تا 25 اگست 2024ءمنعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس جلسہ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ سیّدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کی تعمیل میں جرمنی کے صوبہ رائن لینڈ فالز (Rheinland-Pfalz) کے ایک قصبہ Mendig میں کھلی جگہ پر ایک عارضی شہر بسایا گیا۔ یہ ایک بہت ہی وسیع علاقہ ہے جہاں فلائنگ سکول ہے جسے انتظامیہ نے تعاون کرتے ہوئے جلسہ کے ایام میں بند کر دیا تھا۔

Mendig قصبہ کی انتظامیہ کو مسلمانوں سے متعلق متوقع خدشات کے پیشِ نظر جلسہ سے چند ہفتے قبل ایک تعارفی پروگرام بھی منعقد کیا گیا جس میں Mendig کی شہری انتظامیہ اور پولیس کو بھی مدعو کیا گیا جس سے ان پر بہت ہی مثبت اثرات نظر آئے اور اپنے تاثرات میں بھی انتظامیہ کے بعض ارکان نے اطمینان کا اظہار کیا۔

اس وسیع جگہ پر کئی روز قبل ہی وقارِعمل کے ذریعہ انتظامات کا آغاز کر دیا گیا جس میں قریبی جماعتوں کے علاوہ جرمنی بھر سے بھی احباب نے شدید گرمی کے باوجود بھرپور شمولیت کی اور بڑی محنت سے بڑی بڑی مارکیز اور مختلف شعبہ جات کے لیے متعدد خیمہ جات نصب کر کے بروقت انتظامات مکمل کر دیئے، الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ تمام حصہ لینے والے احباب وخواتین کو اجرِعظیم سے نوازے اور سخت گرمی میں مشکل سے مشکل کام کو نہایت محنت اور خندہ پیشانی سے سرانجام دینے پر ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور اس کا اثر ان کی نسلوں میں بھی جاری وساری رکھے اور خلافت اور نظام جماعت سے محبّت کو بڑھاتا رہے، آمین۔

معائنہ

جلسہ سے ایک روز قبل 22 اگست کی شام مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے انتظامات کا معائنہ کرتے ہوئے تمام شعبہ جات کا دَورہ کیا اور جلسہ کے ان انتظامات میں حصہ لینے والے کارکنان کی خدمات کو سراہا۔

پہلا روز 23 اگست 2024ء

ڈیڑھ بجے بعد دوپہر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر نے جرمنی کا قومی پرچم اور مولانا صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج نے لوائے احمدیت لہرایا اور اس موقع پر اجتماعی دعا کی گئی۔

امسال حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں اور ڈاکٹرز کے مشورہ کے بعد جلسہ سالانہ پر جرمنی تشریف لانے کا پروگرام ملتوی کر دیا تھا مگر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کے ذریعہ اس جلسہ میں شامل ہونے کی خوشخبری بھی سنائی تھی۔ چنانچہ جلسہ کا آغاز پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے ہوا جو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک اسلام آباد (UK) سے ارشاد فرمایا اور اس میں احباب

جلسہ سالانہ جرمنی 2024 کے لئے ہونے والے وقارِ عمل کے مختلف مناظر

جماعت جرمنی کو مخاطب فرماتے ہوئے اس بات کا بھی اظہار فرمایا کہ جماعت جرمنی بھی دیکھنا چاہتی تھی لیکن بشری تقاضے بھی ساتھ لگے ہوئے ہیں اس لیے آخری وقت میں ڈاکٹروں کے مشوروں کے ساتھ پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔

حضورانور نے فرمایا کہ اب نئی ٹیکنالوجی کے ذریعہ ساٹھ، ستر فیصد کمی پوری ہوجاتی ہے۔حضورانور نے نئی جگہ انتظامات کرنے پر انتظامیہ اور شامل ہونے والوں کی مشکلات کا بھی ذکر فرمایا کہ یہ مشکلات برداشت کرنی پڑتی ہیں اور آہستہ آہستہ یہ کمیاں ان شاءاللہ دور ہوجائیں گی۔انتظامیہ کو نصائح کرتے ہوئے پیارے امام نے فرمایا مہمانوں سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔مسکراتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کریں نیز فرمایا کہ مہمانوں کو بھی اپنے آنے کے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ان مشکلات کو برداشت کرنا چاہیے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس کا مقصد یہی فرمایا تھا کہ سال میں ایک مرتبہ اپنی روحانی اور اخلاقی حالت کی ترقی کے لیے ایسے پروگرام رکھنے چاہئیں۔حضورانور نے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے فرمایا کہ دنیا میں ہر احمدی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے اگر اخلاق میں ترقی نہیں ہو رہی تو ایسے لوگوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے اور ان ارشادات کو ہر شامل ہونے والے کو سامنے رکھنا چاہیے اور جگالی کرتے رہنا چاہیے۔

چونکہ امسال جلسہ کا ایک خاص عنوان ''تقویٰ'' مقرر کیا گیا تھا لہٰذا اس کی مناسبت سے حضورانور نے نصائح فرمائیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق دی۔پس بیعت کا حق ادا کریں۔دنیاوی نعمتیں ہمیں خداتعالیٰ سے ہٹانے والی نہ ہوں۔

جب آپ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں تو اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہر قسم کی دنیاوی آلائشوں سے اپنے آپ کو پاک وصاف رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔اپنی حالتوں کو درست کرنے کے لیے نیکی اور تقویٰ کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ہر عمل سے خدا کی رضا کی جھلک نظر آتی ہو۔قرآنی ارشاد رِجَالٌ لَّا تُلۡهِیۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیۡعٌ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰهِ کی روشنی میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ارشاد ہر احمدی کو ہر وقت مدّنظر رکھنا چاہیے۔ ہر حرکت وسکون اللہ کی خاطر ہو۔پس آج یہ عہد کریں کہ ہم نے جو عہد بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے باندھا ہے اس پر ہر وقت عمل کریں گے، ان شاءاللہ۔

اسی طرح حضورانور نے سیّدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد کی روشنی میں بھی ذکرِ الٰہی کثرت سے کرنے کی تاکید فرمائی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ''آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ پر قائم ہوجاؤ گے''۔حضورانور نے فرمایا کہ اس ایک فقرہ سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہوجانے چاہئیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ایک رؤیا کا ذکر فرمایا جس کی روشنی میں حضورؒ نے مندرجہ ذیل دعاؤں کا ورد کرنے کی نصیحت ان الفاظ کے ساتھ فرمائی تھی کہ ''اگر یہ کرو گے تو تم ایک محفوظ قلعہ میں محفوظ ہوجاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہوسکتا''۔ (رپورٹ مجلس مشاورت 1968ء صفحہ 233)

1۔ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ ہر احمدی 200 مرتبہ روزانہ پڑھے۔نوجوان 100 مرتبہ، بچے 33 بار اور کم عمر بچے 3،4 بار۔

2۔ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ رَبِّیۡ مِنۡ کل ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ۔ (سو بار)

3۔ رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (سو بار)

امیر جماعت جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب نے جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء کے انتظامات کا معائنہ مورخہ 22 اگست کو دن ڈھلے کیا

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ ہر روز اپنی زندگی کا حصہ بنالیں۔

جلسہ کی تقاریر کو بھی غور سے سننے کی نصائح فرمائیں۔

اسی طرح حضورانور نے جلسہ کے حوالہ سے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو سامنے رکھتے ہوئے ان پر عمل کرنے کی بھی تلقین فرمائی اور حضور علیہ السلام کی پُراثر دعاؤں کے الفاظ بھی پڑھ کر سنائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائشیں دیکھنے اور سیکیورٹی کے لحاظ سے مستعد رہنے کی بھی تاکید فرمائی۔

تمام احباب نے بڑے انہماک سے اپنے پیارے امام کے بابرکت الفاظ کو سنتے ہوئے حضور کے دیدار سے مشرف ہونے کی بھی توفیق پائی۔حضورانور کے مسجد سے واپس تشریف لے جانے تک امیر صاحب کی ہدایت پر تمام حاضرین جلسہ گاہ کے پنڈال میں موجود رہے اس دوران امیر صاحب جرمنی اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر شکرگزاری کا اظہار کرتے رہے کہ خلیفۂ وقت نے ہمیں یاد رکھا۔یہ ہمارے لیے ایک بہت بڑا تحفہ ہے۔امیر صاحب نے بتایا کہ جمعہ میں حاضری 25800 تھی۔

پہلا اجلاس

پہلے روز کے پہلے اجلاس کا آغاز مکرم امیر صاحب جرمنی کی زیرصدارت 17:00 بجے تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا۔مکرم حافظ اویس احمد قمر صاحب نے سورہ الاحزاب کی آیات 41 تا 48 تلاوت کیں اور ان کا جرمن ترجمہ مکرم Jacinto Munoz Nunez صاحب نے پیش کیا جبکہ اردو ترجمہ (بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ) مکرم ڈاکٹر محمد نغمان صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔

اس کے بعد رانا شیراز صاحب نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نورسارا" سے چند اشعار ترنم سے سنائے۔پہلی تقریر "آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم،روحانی ارتقاء کا معراج" کے موضوع پر مبلغ انچارج صاحب جرمنی مکرم صداقت احمد صاحب نے کی جس میں انہوں نے قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں مضمون کو وضاحت سے بیان فرمایا۔

اس کے بعد Vechta سے تعلق رکھنے والے ایک جرمن ممبر پارلیمنٹ جناب Alexander Bartz

Herr Alexander Bartz

صاحب کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی دعوت دی گئی۔ موصوف نے جماعت سے اپنے روابط اور جماعت کی کارکردگی کا اچھے الفاظ میں ذکر کیا اور خدمات کو سراہا۔

بعدازاں مکرم عبدالنور خواجہ صاحب نے سیّدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے منظوم کلام "غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں" سے چند اشعار ترنم سے پیش کئے۔

دوسری تقریر مکرم شرجیل احمد خالد صاحب نے جرمن زبان میں کی جس کا عنوان تھا "انصاف سے عاری دنیا میں انصاف کا قیام"، جس میں انہوں نے دنیا کی موجودہ صورتِ حال،غربت وافلاس اور جنگ وجدل کی مثال دیتے ہوئے تاریخی اور واقعاتی مثالیں پیش کیں۔19:00 بجے پہلے اجلاس کا اختتام ہوا۔امیر صاحب نے مختلف سٹالز کا وزٹ کرنے اور بعض نئی شائع ہونے والی کتب کا تعارف کرواتے ہوئے انہیں خریدنے کی تلقین کی۔

دوسرا روز 24 اگست 2024ء

دوسرے روز کا پہلا اجلاس مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر ومبلغ انچارج بورکینافاسو کی صدارت میں تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا جو مکرم انیق احمد صاحب نے سورہ الفرقان کی آیات 31 تا 35 سے کی۔اس کے بعد ان آیات کا اردو ترجمہ مکرم حافظ اطہر صاحب اور جرمن ترجمہ مکرم وسیم احمد صاحب نے پیش کیا۔جبکہ مکرم راحیل احمد صاحب نے

مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر و مبلغ انچارج بورکینا فاسو دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں اور مکرم راحیل احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ رہے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے'' پیش کیا۔

پہلی تقریر مکرم عدیل احمد خالد صاحب مربی سلسلہ نے ''میرا ایمان میری پہچان'' کے موضوع پر جرمن زبان میں کی۔ مربی صاحب موصوف نے قرآن وسنّت کے حوالہ سے ایمان کی اہمیت اور سیّدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں ایمان کی حفاظت اور خلفاء احمدیت کے ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مہمان مقرر مکرم فرید احمد نوید صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ غانا نے اردو زبان میں ''خلافت کی خدائی تائید'' کے موضوع پر کی۔ (یہ تقریر پروگرام کے مطابق محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری نے کرنی تھی مگر حضورانور کے تشریف نہ لا سکنے کی وجہ سے موصوف کی جگہ مکرم فرید احمد نوید صاحب مربی سلسلہ کو حضورانور نے مقرر فرمایا تھا) مولانا نے سیّدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ادوار میں الٰہی تائید ونصرت کے ایمان افروز واقعات پیش کئے جو دلوں میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء سے محبّت میں اضافہ کا موجب تھے۔ اللہ ان کی محنت کو قبول فرمائے اور اس کا اجر عطا فرمائے، آمین۔

جلسہ کے اس دوسرے روز ایک بار پھر وہ خوبصورت لمحات آن پہنچے جن کا تمام شاملین جلسہ کے علاوہ دنیا بھر کے احمدیوں کو بے چینی سے انتظار تھا کہ اپنے پیارے امام کا دیدار اور آپ کے بابرکت روح پرور کلمات سے فیض یاب ہوں۔ چنانچہ حضورانور 12:34 پر جلسہ سالانہ جرمنی میں موجود خواتین سے مخاطب ہونے کے لیے ایم۔ٹی۔اے پر جلوہ افروز ہوئے۔ یاد رہے کہ جلسہ سالانہ جرمنی کی مناسبت سے اور اسی طرز پر اسلام آباد برطانیہ میں بھی ایک چھوٹی سی جلسہ گاہ تیار کی گئی تھی اور اس میں بھی احمدی خواتین کو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت مجلس میں حاضر ہو کر حضورانور کے روح پرور کلمات براہِ راست سننے کا شرف حاصل ہوا، الحمدللہ۔

اپنے پیارے امام کو دیکھ کر جلسہ میں موجود تمام احمدیوں کے چہرے کھل اُٹھے اور نظریں سامنے لگی سکرین پر جم گئیں۔ ایک ایسا سماں تھا کہ جس کی منظر کشی الفاظ وتحریر میں محال ہے یہ منظر یقیناً افرادِ جماعت کی اپنے پیارے مسیح ومہدی کے خلیفہ برحق سے محبّت وفدائیت کی عکاسی کرتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مواصلاتی رابطہ سے متعلق استفسار فرماتے ہوئے دریافت فرمایا کہ ''جرمنی والے تیار ہیں؟'' اثبات میں جواب ملنے پر پیارے آقا نے اجلاس کا آغاز فرمایا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترمہ ثمینہ طاہر صاحبہ نے سورۃ المومنون کی آیات ایک تا گیارہ کی تلاوت کی جن کا اردو ترجمہ تفسیر صغیر سے پڑھ کر سنایا۔

بعدازاں عزیزہ نداء منصور علی صاحبہ نے کلامِ محمود سے ''بڑھتی رہے خدا کی محبّت خدا کرے'' کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعدازاں حضورانور کے ارشاد پر لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری امور طالبات نے ایسی طالبات کے اسماء پڑھ کر سنائے جنہوں نے دورانِ سال تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی سے اعزاز حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام طالبات کے لیے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور خلیفہ وقت کی راہنمائی اور دعاؤں کی برکت سے مزید ترقیات عطا فرماتا رہے، آمین۔

پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12:53 پر تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا امید ہے اس دفعہ آواز کا معیار بہتر ہوگا۔ مَیں دیکھ رہا ہوں کہ کافی تعداد میں افراد جمع ہیں۔ کل ٹریفک کی کثرت تھی۔

حضورانور نے جلسہ کے مقررہ عنوان ''تقویٰ'' کو موضوع بناتے ہوئے اسے اپنانے کی تاکید فرمائی نیز فرمایا تقویٰ یہی ہے کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی برائی سے اجتناب کرنا اور ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو دل کی گہرائیوں سے اختیار کرنا۔ حضورانور نے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں تقویٰ کی اہمیت وافادیت کو اُجاگر فرمایا۔ اسی طرح لباس التقویٰ کی وضاحت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت الفاظ بیان فرمائے۔ حضورانور نے گزشتہ روز خطبہ جمعہ میں اپنی تحریک کردہ دعاؤں کا اعادہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مستقل تحریک ہے۔

Joachim Rodenkirch

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء کے دوسرے روز اسلام آباد برطانیہ سے ایم ٹی اے کے ذریعہ خواتین سے براہ راست خطاب فرما رہے ہیں

عورتوں کے حوالہ سے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیاوی زینتوں اور آسائشوں کے باوجود تقویٰ اختیار کرنے کی نصائح فرمائیں اور فرمایا کہ احمدی عورتوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ان کی زینت وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کیا جائے۔ نکاح کے وقت جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں قولِ سدید کی تلقین ہے۔ شادی سے پہلے صاف گوئی اور دعا سے اللہ کی مدد مانگنی چاہیے۔ نیز قرآنی ارشاد اپنے عہدوں کو پورا کرو پر کاربند ہونے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ ''ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ باتیں سامنے رکھنی چاہئیں''۔

ہمیشہ نیکیوں کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔ ''لڑکوں کو بھی نیکیوں کو قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور لڑکیوں کو بھی نیکیوں کو قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے''۔ فرمایا: ''پس ہمیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینے کی بہت کوشش کرنی چاہیے''۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر یہ ہو گا تو ہم ایک حسین معاشرہ قائم کرنے والے ہوں گے۔ حضور نے دعاؤں سے نوازتے ہوئے خطاب کا اختتام فرمایا اور اجتماعی دعا کے بعد پیارے آقا نے ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کو اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ حسبِ روایت اپنے ترانے، نظمیں اور قصائد پڑھیں۔ چنانچہ اس دوران حضور کرسی صدارت پر جلوہ افروز رہے اور تمام حاضرین پیارے حضور کے دیدار سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ خلافت کی ایک روحانی و نورانی کشش بھی اپنے قلب و جاں میں محسوس کرتے رہے۔

حضور انور نے روانگی سے قبل فرمایا کہ جرمنی کے جلسہ میں مستورات کی تعداد 15,900 اور اسلام آباد میں موجود مستورات کی تعداد گیارہ سو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر خلیفۂ وقت کے دیدار اور گفتار سے مشرف ہونے کی سعادت عطا فرمائی، الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدی مردوزن کے لیے یہ اعزاز نیکی اور تقویٰ میں ترقیات کی منازل طے کرنے کا موجب بنائے، آمین۔

اس کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد جماعت احمدیہ جرمنی کے ایک نہایت مخلص خادم دین مکرم ملک مشتاق احمد صاحب کی نماز جنازہ حاضر ادا کی گئی جو ایک روز قبل جلسہ گاہ میں ہی دل کے حملہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے تھے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ایک لمبا عرصہ شعبہ وصایا جرمنی میں بے لوث خدمت کی اور ہر ایک سے انکسار اور محبّت سے ملنے والے پیارے وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اپنے پیارے حبیب کے قدموں میں جگہ دے، آمین۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

خصوصی پروگرام

پروگرام کے مطابق 16:15 پر مختلف قومیتوں کے مہمانوں کے ساتھ ایک نشست کا انعقاد ہوا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم امیر صاحب جرمنی کی زیرِصدارت منعقد ہوئی۔ آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا۔ مکرم سیّد سلمان شاہ صاحب مربی سلسلہ نے سورۃ المائدہ کی آیات 9 تا 10 تلاوت کیں اور ان کا جرمن ترجمہ پیش کیا۔ اس نشست میں بعض مہمانوں نے اپنے خیالات و تاثرات کا بھی اظہار کیا۔ ان میں سب سے پہلے کوسوو کے نمائندہ نے جلسہ میں شمولیت کی دعوت پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ خصوصاً ''محبّت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'' کے عزم کو سراہا۔ محترم امیر صاحب نے بتایا کہ کوسوو میں 98 فیصد آبادی مسلمان ہے، الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ انہیں حقیقی مسلمان بنائے، آمین۔ اس کے بعد صوبہ رائن لینڈ فالز کے ایک شہر وِٹلش کے میئر Joachim Rodenkirch نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جلسہ کے موقع پر 40 ہزار سے زائد افراد کی پُرامن طور پر شمولیت کو خوشکن قرار دیا اور اس بات سے خصوصاً متاثر ہوئے کہ یہاں 80 سے زائد قومیتوں کے افراد موجود ہیں۔ اس کے بعد ایک دستاویزی فلم میں جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخی جھلکیاں

Herr Joachim Rodenkirch

جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء کے دوسرے دن مکرم امیر صاحب جرمنی زیر تبلیغ مہمانوں سے مخاطب ہیں

پیش کی گئیں جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جات، خطابات اور انٹرویوز کے مناظر بھی شامل ہیں۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد اور اس کی مساعی سے متعلق بعض امور بیان کئے۔ دعا کے ساتھ 17:15 پر یہ نشست برخواست ہوئی۔

تیسرا اجلاس

تیسرا اجلاس 17:30 پر زیرِ صدارت مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی منعقد ہوا۔ مکرم جری اللہ راجپوت صاحب نے سورۃ الحجرات کی آیات 11 تا 14 تلاوت کیں اور ان کا ترجمہ مکرم سجیل احمد ملک صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم قمر احمد خواجہ صاحب نے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ''دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں'' سے اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ و سیکرٹری تربیت جرمنی نے ''مومنین کے درمیان محبّت و بھائی چارہ'' کے موضوع پر کی۔ مکرم مربی صاحب نے قرونِ اولیٰ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اخوت و محبّت کے اثر انگیز واقعات بیان کئے نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ اور احباب جماعت کے باہمی پیار و محبّت کے واقعات بھی موثر انداز میں بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم شیخ خالد محمود صاحب نے سیّدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے منظوم کلام ''دل دے کے ہم نے ان کی محبّت کو پالیا'' سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم سعید احمد عارف صاحب مربی سلسلہ شعبہ تربیت جرمنی نے جرمن زبان میں ''ہم آہنگ عائلی زندگی کے سنہری اصول'' کے موضوع پر کی۔ اس ضمن میں انہوں نے 8 بنیادی مثالوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے وضاحت و اہمیت بیان کی۔ 19:00 بجے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا روز 25 اگست 2024ء

تیسرے اور آخری روز کی کارروائی حسبِ پروگرام صبح گیارہ بجے مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ سلسلہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مکرم فیصل محمود صاحب نے

جلسہ سالانہ 2024ء کے دوسرے روز مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ شام کے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں اور مکرم قمر احمد خواجہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کر رہے ہیں

جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء کے تیسرے روز مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ سلسلہ صبح کے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں اور مکرم محمد داؤد مجوکہ صاحب مہمانوں کا تعارف کروا رہے ہیں

سورہ النور کی آیات 53 تا 57 تلاوت کیں اور مکرم شکیل احمد عمر صاحب مربی سلسلہ نے اردو ترجمہ پیش کیا۔ جرمن ترجمہ مکرم یونس یوسف صاحب متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی نے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم عمران احمد قمر صاحب نے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ”جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا“ سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر ”مَیں خدا کو کیسے پا سکتا ہوں؟“ کے موضوع پر مکرم صمد احمد غوری صاحب مربی سلسلہ و نیشنل صدر جماعت احمدیہ البانیہ نے اردو زبان میں کی۔ انہوں نے قرآن، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں مضمون کی وضاحت کی نیز اس مناسبت سے بعض ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔ جو بعض ایسے البانین افراد سے تعلق رکھتے تھے جو پہلے جماعت کے سخت مخالف تھے مگر مسلسل رابطہ، سوال و جواب اور ایک عرصہ تک تحقیق کے بعد خدا کے فضل سے اسلام احمدیت کی آغوش میں آ گئے، الحمدللہ۔

بعد ازاں مکرم نور الدین اشرف صاحب نے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ”قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب“ سے چند اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے۔

دوسری تقریر مکرم حفیظ احمد بھروانہ صاحب استاد جامعہ احمدیہ جرمنی نے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد ”قرآن کو مہجور کی طرح مت چھوڑو“ کے موضوع پر اردو زبان میں کی اس میں موصوف نے قرآنِ کریم کی اہمیت و تقدیس، اس پر عمل کر کے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے ذرائع اور اس سے محبّت کے تقاضے پورے کرنے کی طرف توجہ مبذول کروائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنی احکام پر کماحقہ عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں کو سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

اس کے بعد سیکرٹری امور خارجیہ مکرم محمد داؤد مجوکہ صاحب نے دو جرمن مہمانوں کا تعارف کروایا جن میں سے ایک خاتون ممبر پارلیمنٹ محترمہ Petra Pau جو جرمنی کی سیاسی پارٹی Die Linke کی ایک رہنما ہیں۔ دوسرے مہمان Bodo Ramelow تھے۔ ان دونوں مہمانوں کے ویڈیو پیغامات دکھائے اور سنائے گئے جس میں انہوں نے جماعت سے اپنے اچھے تعلقات کے ساتھ ساتھ جماعتی روایات سے آگاہی سے متعلق بتایا نیز جلسہ سالانہ کی مبارکباد دیتے ہوئے جماعتی ماٹو ”محبّت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں“ کو سراہا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے جرمن زبان میں ”مادیت کے دَور میں تقویٰ کی اہمیت“ کے موضوع پر کی۔ محترم امیر صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں تقویٰ کی اہمیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے حوالہ سے بھی بتایا کہ اسلام کے بنیادی ارکان پر عمل تقویٰ کے حصول کا ذریعہ ہے۔ نیز اس موسم گرما میں یورپین ممالک میں لوگ پردہ کا خیال نہیں رکھتے۔ یہ ہمارے تقویٰ کا ایک امتحان ہے۔ پھر عبادت میں انہماک، دلی پاکیزگی، دوسروں کی ہمدردی، غصہ سے اجتناب، اللہ کی محبّت کے حصول کے لیے کوشش کرنا۔ یہ سب تقویٰ کے حصول کا ذریعہ ہیں نیز حدیث قدسی کہ نوافل کے ذریعہ بندہ خدا کے قریب ہوجاتا ہے اس کی بھی تلقین کی۔ اسی طرح امیر صاحب نے حالیہ جنگوں کے بارہ میں اپنا کردار ادا کرنے اور جنگ بندی کے لیے گاڑیوں پر مطبوعہ سٹکر لگانے کی بھی تاکید کی۔

آخر پر صدر اجلاس مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نے تقاریر کو توجہ سے سننے پر تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد سیاسی پارٹی SPD جرمنی کی صدر Sazkia Aksen (جو قانون اور تعلیمی کمیٹی کی ممبر بھی ہیں) کا ایک ویڈیو پیغام دکھایا گیا جس میں انہوں نے جماعت سے اچھے روابط کا ذکر کیا۔ موصوفہ نے جرمنی میں بلاامتیاز رنگ ونسل و مذہب آزادی کا اعادہ کیا اور مذہبی تشدد کے رویہ کی نفی کی۔ جلسہ کی مبارکباد اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ 13:45 پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اختتامی اجلاس

حسب پروگرام 16:00 بجے نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئیں جس کے بعد اسلام آباد برطانیہ سے بذریعہ ایم۔ٹی۔اے رابطہ کی ریہرسل کی گئی تا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی انتظامات مکمل کر لیے جائیں۔

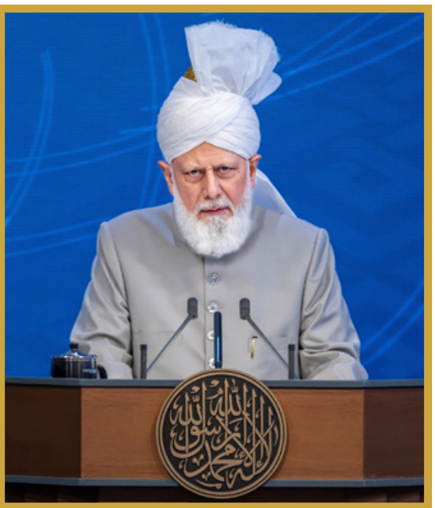

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء کے تیسرے روز اسلام آباد برطانیہ سے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست خطاب فرما رہے ہیں

16:33 پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام آباد کے اس ہال میں جلوہ افروز ہوئے جہاں جرمنی کے جلسہ سالانہ کی مناسبت سے سٹیج تیار کیا گیا تھا۔ حضورانور کا تشریف لانا تھا کہ جلسہ گاہ نعرۂ تکبیر اور متفرق نعروں سے گونج اٹھی۔ حاضرین پر اپنے پیارے امام کی موجودگی سے ایک وارفتگی کا عالم طاری ہوگیا اور دل سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و درازی عمر کے لیے بے ساختہ دعائیں جاری ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت و عافیت والی بھرپور اور فعال عمر دراز عطا فرمائے، آمین اور ہم سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام **عمرہ اللہ علیٰ خلاف التوقع** اپنی پوری شان سے پورا ہوتے دیکھیں۔ یہ ہر احمدی کے دل کی آواز ہے۔

حضورانور نے کرسیٔ صدارت پر متمکن ہونے کے بعد اجلاس کی کارروائی کا آغاز فرمایا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم محمد عمران بشارت صاحب نے سورہ آل عمران کی آیات 103 تا 108 تلاوت کیں۔ ان آیات کا اردو ترجمہ مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے پیش کیا۔ جرمن ترجمہ مکرم سلمان Simon Peter Geelhaar صاحب نے پڑھا۔

بعدہ مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ”ہے شکر ربّ عزّ و جل“ سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ بعد ازاں حضورانور کے ارشاد پر سیکرٹری تعلیم جرمنی مکرم وسیم احمد غفار صاحب نے تعلیمی میدان میں اعزاز حاصل کرنے والے طلباء کے اسماء پڑھ کر سنائے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور آئندہ مزید کامیابیوں اور ترقیات کا پیش خیمہ بنائے، آمین۔

16:59 پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا پیار بھرا بابرکت تحفہ عطا فرمایا۔ آپ کے خطاب کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اپنے مسیح و مہدی اور خاتم الخلفاء ہونے کا اعلان فرمایا تو علماء کی اکثریت آپ کی مخالف ہوگئی لیکن اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی دیتا چلا جا رہا ہے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ضرورت زمانہ، تائیدات اور پیشگوئیاں اور بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اسلام احمدیت کے قبول کرنے کی تحریک پیدا فرماتا ہے۔ حضور نے فرمایا کاش مسلمان اس کو سنیں اور اس پر غور کریں۔ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام و مہدی معہود کے ارشادات بھی پڑھ کر سنائے جن میں حضور علیہ السلام نے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کی اخلاقی گراوٹ اور مسلمانوں کی حالتِ زار اور پھر ضرورت زمانہ کا ذکر فرمایا ہے۔ حضورانور نے فرمایا کہ آپ علیہ السلام نے اس وقت جبکہ ہندوستان میں فرنگی حکومت تھی علی الاعلان اپنی آواز بلند کی ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اَور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا

حضرت مسیح موعودؑ نے شیعہ اور سنّی معتبر کتب کے حوالوں سے آنے والے مسیح و مہدی کی علامات کا مفصل تذکرہ فرمایا ہے ان میں طاعون کا پھیلنا اور کسوف وخسوف شامل ہیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ مذاہب عالم کے حوالہ سے بتایا کہ سوامی شوگن چندر نے اصرار کیا کہ ایک مضمون لکھیں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کے اصرار پر میرے اندر ایک قوت پھونکی گئی۔ جو کچھ لکھا قلم برداشتہ لکھا جب مضمون ختم ہوا تو خدا کی طرف سے بتایا گیا کہ ”مضمون بالا رہا“ چنانچہ جلسہ کے بعد صدر اجلاس، حاضرین اور بعد میں اخبار سول وملٹری گزٹ نے اس بات کا اقرار کیا کہ ”مضمون بالا رہا“۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ مقابلہ اس مقابلہ کی مانند تھا کہ جو موسیٰ اور جادوگروں کے مابین ہوا۔ حضورانور نے اسلامی اصول کی فلاسفی کے پڑھنے سے اسلام احمدیت کی آغوش میں آنے والے بعض احباب کے واقعات بھی سنائے۔ ان میں مالی، ڈوری (بورکینا فاسو) میں 37 افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملنے اور انڈیا کے ایک مسلمان ایمبیسڈر نیز کانگو برازیل کے پادری کا واقعہ شامل ہے۔ جس کے ساتھ آئے ہوئے چھ افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی اور پادری نے اعتراف کیا کہ اسلام سچا مذہب ہے مگر وہ چرچ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اسی طرح گنی کناکری کے افراد کا قبول احمدیت کے بعد اعتراف کہ جو سکون ہمیں عبادات میں احمدیت قبول کرنے کے بعد ملا ہے وہ

ہمیں باہر نہیں ملا۔ فرانس کے ایک دوست نے دس سال تحقیق کے بعد احمدیت قبول کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر طبیعت میں ضد نہ ہو تو اللہ تعالیٰ دل میں قبولیت پیدا کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ”مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لیے بھیجا گیا“۔ حضور انور نے قرآنی ارشاد اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد بھی پیش فرمایا جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ باز آجاؤ اور اُس کے قہر سے ڈرو اور یقیناً سمجھو کہ تم اپنی مفسدانہ حرکات پر مُہر لگا چکے۔ اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبوں کی تمہیں کچھ بھی حاجت نہ ہوتی۔ تم میں سے صرف ایک شخص کی دُعا ہی مجھے نابود کر دیتی۔... مگر تم میں سے کسی کی دُعا بھی آسمان پر نہ چڑھ سکی۔ بلکہ دُعاؤں کا اثر یہ ہوا کہ دن بدن تمہارا ہی خاتمہ ہوتا جاتا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم گھٹتے جاتے اور ہم بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر تمہارا قدم کسی سچائی پر ہوتا تو کیا اس مقابلہ میں تمہارا انجام ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔

پھر حضور انور نے احباب جماعت کو اپنے عملی نمونے قائم کرنے کی بھی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ عملی نمونے بھی خاموش تبلیغ ہیں۔ اگر ہمارا خدا سے پختہ تعلق ہے تو ہمیں ان دنیاوی لوگوں کو خدا بنانے کی ضرورت نہیں۔ ماشاءاللہ آپ لوگ بڑی تعداد میں جمع ہیں۔ 40 ہزار کے قریب لوگ ہیں۔ حضور نے فرمایا: دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے لوگوں کو گھروں میں پہنچائے۔

جب حضور انور ہمیں نصائح فرما رہے تھے تو ہم کمزوروں سے متعلق پیارے حضور کے دل سے نکلی ہوئی درد بھری آواز سے احساس ہوتا تھا کہ جیسے ہمارے متعلق پیارے امام کو ماں باپ سے بڑھ کر پیار اور ہماری اصلاح اور تربیت کی فکر ہے اور یقیناً ہے کیوں کہ خدا نے ہی آپ کو خلیفہ بنایا اور خدا نے ہی جماعت کے دلوں میں آپ کی اور آپ کے دل میں جماعت کی محبّت بھر دی۔ اللہ ہمیں حضور کے اس فکر و درد کی قدر کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو نیکی اور تقویٰ سے سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

آخر میں حضور انور نے اپنے غلاموں کو شفقت بھری دعاؤں سے نوازا۔ 17:46 پر حضور انور کی اقتداء میں اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی اختتام پذیر ہوا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسبِ روایت مختلف نظمیں، قصیدے، ترانے پڑھنے والوں کو اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ مختلف شعبہ جات اور مختلف قومیتوں اور ممالک کی زبانوں میں ترانے پڑھے گئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر رونق افروز رہے اور احباب جماعت اپنے پیارے آقا کے دیدار سے مشرف ہوتے ہوئے اپنی پیاس بجھاتے کی کی کوشش کرتے رہے مگر وہ تو بڑھتی ہی گئی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں محبّت کی یہ جوت ہر دَم جگائے رکھے، ہمارے بعد آنے والے بھی خلافتِ حقہ اسلامیہ سے اس محبّت کا مزہ لوٹتے رہیں اور یہ سلسلہ تاقیامت جاری و ساری رکھے اور ہم سب احمدیوں کو حضور انور کی تمام نصائح پر عمل پیرا ہو کر موثر نیک عملی کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے کہ حضور نے باوجود خرابیٔ صحت کے ہمارے درمیان موجود رہے، الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بار بار حضور انور کی صحبت سے فیضیاب ہونے کے مواقع نصیب فرمائے، آمین۔

17:56 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ کی دعا دے کر واپس تشریف لے گئے۔ امسال جلسہ کی کل حاضری 42,297 ریکارڈ کی گئی۔

اگلے جمعۃ المبارک 30 اگست کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے جلسہ سالانہ جرمنی کے حوالے سے بھی بعض امور کا ذکر فرمایا جس میں مہمانوں کے مجموعی تاثرات، میڈیا کے ذریعہ اسلام احمدیت کا پیغام کئی ملین لوگوں تک پہنچنے کا ذکر فرمایا۔

رپورٹ میں دی گئی تصاویر کے لیے ادارہ شعبہ سمعی و بصری جرمنی و مخزن تصاویر مرکزیہ کا ممنون ہے۔

شٹل بس سروس

تبلیغ نمائش

پریس انٹرویو

کار پارکنگ

حاضری و رجسٹریشن

سامان چیکنگ

شعبہ امانات

جلسہ بازار

جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء کے موقع پر ہونے والی تقاریر

جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء کے موقع پر جو تقاریر علمائے سلسلہ نے کیں، ان کے تعارف کی پہلی قسط ہدیہ قارئین ہے۔

آنحضرت ﷺ روحانی ارتقاء کا معراج

محترم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی کی اردو تقریر کا عنوان "آنحضور ﷺ روحانی ارتقاء کے معراج" تھا۔ آپ نے تمہید بنایا کرتے ہوئے کہا کہ انسان نے درجہ بدرجہ جسمانی اور روحانی ارتقاء کی منازل

طے کی ہیں۔ اس کے ذہنی وفکری اور فطرتی ارتقاء کے ساتھ ساتھ آسمانی تعلیم بھی درجہ بدرجہ اپنی تکمیل کے مراحل طے کرتے ہوئے خوب سے خوب تر ہوتی گئی اور یہ ترقی بالآخر ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کے ذریعے اپنے نقطہ عروج پر پہنچ گئی۔ چنانچہ خداتعالیٰ نے آپ کے ذریعہ دین کے مکمل ہونے اور نعمت کے پورا ہونے کا اعلان فرمایا۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے روحانی مقام کی انتہا تصوّر سے باہر ہے۔ آپ نے اپنی قوتِ قدسیہ اور متضرعانہ دعاؤں سے مختصر عرصے میں عرب کے وحشیوں کی زندگی میں عظیم روحانی انقلاب برپا کر دیا۔ مولانا نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے روحانی قویٰ اور باطنی استعدادیں آسمان کی رفعتوں کو چھو رہی تھیں۔ آپؐ پر ہونے والی تجلّی اپنی شان میں بہت بڑھی ہوئی تھی یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے بلند مقام کے حامل حضرت موسیٰؑ نے بھی آپؐ کے امتی ہونے کی خواہش کی۔ دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنٰی کہہ کر بتایا کہ آپ ﷺ اپنی ترقیات کاملہ اور قرب کے سبب سے دو قوسوں میں بطور وتر کے واقع ہیں یعنی آپ ﷺ خدا کے وجود میں گم اور فنا ہو گئے تھے جس کی گواہی یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡھِمۡ اور وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی کے الفاظ میں بھی موجود ہے۔ آپ ان تمام اخلاق کے بھی جامع تھے جن کے متفرق طور پر دیگر انبیاء حامل تھے۔

آنحضور ﷺ کی روحانی مقام کی عظمت اور وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ پر نازل ہونے والا کلام اپنی شوکت میں تمام انبیاء سے بڑھ کر تھا۔ پھر انبیاء میں سے صرف رسول اللہ ﷺ کو ہی شفاعت کا مقام عطا کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کو تمام امتوں میں سے اعلیٰ اور بہترین امت عطا ہوئی جیسا کہ فرمایا کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ۔ آپ ﷺ کی ذات اقدس کو روحانی ترقی کا ذریعہ ٹھہرایا گیا۔ پس آج جو بھی روحانیت کی شاہراہ پر آگے سے آگے بڑھنا چاہتا ہے وہ آپ پر درود و سلام بھیجے۔ کیونکہ ہر ایک فیض اور فضیلت کا سرچشمہ آپ ﷺ ہی ہیں اور ہر ایک معرفت کا خزانہ بھی آپ کو عطا ہوا ہے۔

خلافت کی خدائی تائید

مکرم فرید احمد نوید صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا نے اپنی تقریر میں کہا کہ قرآنِ کریم جو پہلا تاریخی واقعہ ہمارے سامنے رکھتا ہے وہ خلافت کے قیام کا واقعہ ہے کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے خلیفہ ہی ہیں جو دنیا پر غالب آیا کرتے ہیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت انہی کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ خدا کی جانب سے ان ماموریں کو پہاڑ جیسا یقین حاصل ہوا کرتا ہے جن کی زندگی کا ہر لحظہ تائید خداوندی کے سائے میں گزرتا ہے۔ مقرر موصوف نے کپور تھلہ کی احمدیہ مسجد کے مقدمہ، پنجاب میں احمدیوں کے خلاف 1953ء کے فسادات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی قید کے دوران تائید الٰہی کا ذکر کیا۔

آپ نے مکرم منیر عودہ صاحب کی روایت بیان کی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرے عہد میں عربوں میں تبلیغ کے لئے راہ کھلے گی اور عربوں میں احمدیت کا نفوذ ہوگا۔ چنانچہ آپ کے عہد مبارک میں عربوں میں تبلیغ کے حوالہ سے خداتعالیٰ کی تقدیر کے موافق جو نمایاں ترقیات ہو رہی ہیں وہ صاف بتا رہی ہیں کہ حضور انور کے یہ الفاظ خداتعالیٰ کی طرف سے بشارت تھی جس کے پورا ہونے کے ہم گواہ ہیں۔ جب جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کا قیام ہوا تو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایک دن اس ادارے میں دنیا کے دیگر ملکوں کے ساتھ ساتھ عرب ممالک کے نوجوان بھی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئیں گے لیکن اس وقت ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب 2014ء اور 2016ء میں دو عرب نوجوان اس دورافتادہ مقام پر عرب یونیورسٹیوں

کو چھوڑ کر خلافت احمدیہ کے عجمی غلاموں سے علم سیکھنے کے لئے جامعہ پہنچ گئے۔ اب عرب ممالک کے تین مزید نوجوان زیرِ تعلیم ہیں اور دیگر کئی امیدوار اس سال جامعہ پہنچنے کے لئے بے تابی سے حضور کی خدمت میں منظوری کے لئے خط لکھ رہے ہیں۔

مقرر نے حضرت امیر المومنین کے قبولیت دعا کے بعض واقعات بیان کئے۔ یمن میں ایک مسجد کے افتتاح کے لئے بارش رک گئی۔ ایک عرب اسیر کو رہائی مل گئی۔ غانا سے تیل نکل آیا۔ مقرر نے کہا کہ خدا اپنے وعدے کے مطابق ان کی تائید و نصرت کے لئے ایسے ایسے نشان دکھاتا ہے جو انسانی استطاعت سے بالا اور بلند ہوا کرتے ہیں۔ ان کی سچائی کی گواہی ہر دور میں زمین بھی دیتی ہے اور آسمان بھی۔

مقرر نے آخر پر رسالہ الوصیت سے قدرتِ ثانیہ کے قیام سے متعلق اقتباس پیش کیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد قیامِ خلافت کی بشارت دی ہے۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت کے فرمانبرداروں اور جانثاروں میں شامل فرمائے رکھے، آمین۔

''مومنین کے درمیان محبت و بھائی چارہ'' محترم طاہر احمد مربی سلسلہ و نیشنل سیکرٹری تربیت جرمنی نے مندرجہ بالا موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ (الحجرات:11) پڑھی اور کہا کہ بھائی چارہ کا لفظ ہمارے روزانہ استعمال کے الفاظ میں سے ہے۔ آپ نے نسبی، رضاعی اور دینی اخوت کا ذکر کیا۔ آنحضرت ﷺ نے مہاجرین و انصار کے درمیان محبت و اخوت کا رشتہ قائم فرمایا۔ پھر اس بات کا خیال رکھنا کہ نماز میں سب مسلمان کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا اور اگر کوئی جگہ خالی چھوڑو گے تو وہاں شیطان آ کھڑا ہو گا اور تمہاری محبت و بھائی چارے کی کیفیت کمزور ہو جائے گی۔ ایک اور اہم بات جس سے مومنین کی محبت اور بھائی چارہ ترقی کرتا ہے وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا اپنا وجود ہے۔ صحابہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ گئے تھے اسی لیے وہ ہر وقت اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وجود سے چمٹے رہتے تھے اور کبھی اس سے جدا ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

اس دور میں اسی محبت و بھائی چارے کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ اور مہدی موعود علیہ السلام نے الٰہی نوشتوں کے مطابق رکھی ہے۔ آپؑ نے دس شرائط بیعت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے تعلق مضبوط کرنے کے بعد جس بات پر سب سے زیادہ زور دیا ہے وہ باہمی محبت و بھائی چارہ اور انسانیت کی خدمت ہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مومن کی محبت کا آغاز تو اس کے گھر سے ہوتا ہے جہاں ایک مومن خاوند و بیوی ایک دوسرے سے محبت و احترام سے پیش آتے ہیں اور یہی محبت پھر اولاد کو عطا ہوتی ہے، اور پھر اولاد کے اندر رشتوں کا احترام پیدا ہوتا ہے وہ اس محبت کو رشتہ داروں سے صلہ رحمی میں بدل دیتے ہیں۔ یہی جذبہ پھر خدمت انسانیت کے لیے ابھارتے ہوئے لوگوں کے دکھ درد سے ہمیشہ آگاہ رہنے کے لیے مومن کے دل کو مجبور کرتا ہے۔ فاضل مقرر نے احادیث اور صحابہ کے نمونے سے بتایا کہ مومنین کی باہمی محبت اور بھائی چارے کو قائم رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دے دیا ہے کہ اپنے بھائی کی غلطی کو معاف کرنے میں پہل کریں۔ ماحول میں بھی درگزر اور قصور معاف کرنے کی فضا پیدا کریں۔ مہمان نوازی، تحائف کے تبادلے سے مومنین کی باہمی محبت و بھائی چارہ مضبوط ہوتا ہے۔

آخر پر مولانا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ دعائیہ الفاظ پڑھے کہ اللہ کرے کہ ہم آپس کے تعلقات میں محبت و مودّت کے جذبات اور ایک دوسرے کے لیے رحم کو بڑھانے والے ہوں تا وہ جماعت بن جائیں جو آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بنانا چاہتے تھے۔ دنیا کے امن کی بھی جماعت احمدیہ ضمانت بن جائے۔ مسلمان آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق کو مان کر آپس کے پیار و محبت اور مودّت کی اہمیت کو سمجھنے والے بن جائیں، آمین۔

ہم آہنگ عائلی زندگی کے لیے سنہری اصول

مکرم سعید احمد عارف صاحب، مربی سلسلہ شعبہ تربیت جرمنی نے مندرجہ بالا موضوع پر جرمن زبان میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ حضرت میمونہؓ بنت الحارث کی اگرچہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ محض تین سال کی رفاقت رہی لیکن اس عرصہ میں ہی آپ کے دل میں حضور ﷺ کی اس قدر محبت تھی کہ آپ نے اپنے بستر مرگ پر اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں اسی جگہ دفن ہونا چاہتی ہوں جہاں پہلی مرتبہ حضور ﷺ سے ملی تھی۔ آپ نے آیات قرآنی و احادیث کے ذریعہ نکاح کی اہمیت کو اجاگر کرتے

ہوئے بتایا کہ خوشگوار ازدواجی زندگی کے لئے پہلا اور سب سے اہم قدم دعا ہے۔

آپ نے عائلی زندگی کی کامیابی کے لئے قرآنی دعاؤں کی اہمیت بیان کی اور کہا کہ شریکِ حیات کے انتخاب میں سب سے زیادہ اہمیت دینداری، سچائی اور صداقت کو دینی چاہئے۔ آپ نے بتایا کہ غصہ کی وجہ سے بہت سی شادیاں مشکلات کا شکار ہوتی ہیں۔ اس موقع پر ایک طریق یہ ہوسکتا ہے کہ اس پچھتاوے کو ذہن میں لایا جائے جو انسان کو غصے اور اشتعال کے بعد محسوس ہوتا ہے۔ بعض شادیوں کے ناکام ہونے کی ایک وجہ عدم برداشت ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اپنی برداشت کو وسیع کیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر نماز باجماعت کے فقدان کو خاندانوں میں بے سکونی کی ایک بڑی وجہ قرار دیا ہے۔ نماز ایک حفاظتی ڈھال کی مانند ہے، کیونکہ یہ ہمارے دلوں میں تقویٰ پیدا کرتی ہے اور تقویٰ ہمیں ان کمزوریوں سے محفوظ رکھتا ہے جو ہماری خاندانی زندگی کو متاثر کرسکتی ہیں۔ آپ نے

آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان زرّیں نصائح پر عمل کرتے ہوئے اپنے گھروں کو سکون کا گہوارا بنانے کی توفیق دے، آمین۔

میں خدا کو کیسے پا سکتا ہوں؟

مولانا صد احمد غوری صاحب مربی سلسلہ و صدر جماعت البانیا نے اپنی تقریر میں کہا کہ انسان خدا تعالیٰ کو اس کی مخلوق کے ذریعہ ڈھونڈتا ہے اور پاتا ہے۔ ''الٰہ'' عربی میں نہ صرف خدا کو کہتے ہیں، بلکہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جسے انسان سب سے زیادہ چاہتا ہے اور گویا اس کی عبادت کرتا ہے۔جس لمحہ بھی انسان کو اس حقیقت کا پتا چلتا ہے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، وہی لمحہ دراصل اس کی کامیابی کا لمحہ ہوتا ہے۔یعنی خدا کو پانے کے لیے سب سے زیادہ ضروری اور شاید سب سے

زیادہ مشکل کام بھی یہی ہے کہ ہر طرح کے مخفی شرک کو ترک کیا جائے۔

خدا تعالیٰ کی راہوں پر قدم مارنے کے لیے پہلے ہمیں اپنے نفس امارہ کو مار کر خود کو شیطان سے دور کرنا ضروری ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ بدکار، متکبر، ظالم، خائن خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے۔

اللہ تعالیٰ کو پانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ نماز اور صبر کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کو اس کے رسول کی سچی اطاعت اور اس سے محبّت کے بغیر پانا ممکن نہیں۔ خدا کو پانے کے ذرائع میں، توبہ واستغفار، سچی عاجزی وانکساری اور ایمان کے بعد بے ایمانی کی طرف رُخ نہ کرنا بھی شامل ہیں۔

اسی طرح خدا تعالیٰ کو پانے کا ایک اہم ترین ذریعہ اُس کا کلام یعنی قرآنِ مجید ہے۔ضروری ہے کہ ہم خدا کے کلام کی وہ تفسیر جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کو سکھائی ہے، نہ صرف پڑھیں اور سمجھیں، بلکہ اپنی زندگیوں میں اِس پر عمل کریں۔اسی طرح آج خدا سے جڑنے کے لیے ہمیں MTA سے جڑنا ہوگا جو خلیفہ وقت کی تازہ بتازہ آواز ہم تک پہنچاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کی توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لیے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ اور اس کے بعد آپؑ کے ان الفاظ میں اپنی گزارشات ختم کیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے میرے قادر خدا! اے میرے پیارے رہنما! تُو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہلِ صدق وصفا۔ اور ہمیں اُن راہوں سے بچا جن کا مدّعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص وہوا۔

قرآن کو مہجور کی طرح مت چھوڑو

محترم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے اپنی اردو تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ

قرآنِ کریم وہ ضابطہ حیات ہے جو دیکھنے میں بظاہر ایک چھوٹی سی کتاب معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں اپنے اندر علم و معرفت کے وسیع سمندر لیے ہوئے ہے۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی زندگیاں اس بات کا عملی ثبوت ہیں۔قرآنِ کریم نے صحابہ کرامؓ میں ایسی تاثیر پیدا کردی کہ جب وہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے تو مشرک اور غیر مسلم خواتین اور بچے اس کلام کو سننے کے لیے جمع ہوجاتے۔ آپ نے متعدد صحابہ کرامؓ کی مثالیں بیان کیں جن کی زندگیوں کی کایا قرآنِ کریم نے پلٹ کر رکھ دی تھی۔

فاضل مقرر نے وہ زمانہ یاد دلایا جب اس کی بدولت مسلمانوں نے دینی و دنیوی عظیم الشان انعامات حاصل کیے تھے۔لیکن اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں خبر دی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب اس نبی کی روح پکار اٹھے گی کہ: يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔ اے میرے رب! میری قوم نے تو اس قرآن کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ اور آنحضور ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ پیشگوئی فرمائی: لَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ آج یہ روح فرسا دور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ خود مسلمان کہلانے والے قرآنِ کریم سے غافل ولاپروا ہوگئے ہیں۔جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ چشمہ روحانیت کی برکات وفیوض سے اور بھی دور ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے فرستادہ کو مبعوث فرمایا۔ آپؑ کی بعثت کا مقصد قرآنِ مجید کی حفاظت اور اس کی اشاعت بھی ہے۔ آپؑ نے اپنی جماعت کو تاکید فرمائی ہے کہ قرآنِ کریم کو تدبر سے پڑھو، اس کے ساتھ خوشخبری بھی دی کہ قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس زمانہ میں بہت ساری دلچسپیوں کے سامان پیدا ہوگئے ہیں۔ قرآنی تعلیم کو پس پشت ڈالا جارہا ہے۔ ایسے میں آپؑ ہی ہیں جنہوں نے قرآنِ کریم کی اس متروک شدہ تعلیم کو دنیا میں دوبارہ رائج کرنا ہے اور آپ نے یہ رائج کرکے دکھایا بھی ہے۔ پس آج ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآنی تعلیم پر نہ صرف عمل کرنے والا ہو، نہ صرف اپنے پر لاگو کرنے والا ہو بلکہ آگے بھی پھیلانے والا ہو۔ (باقی آئندہ)

جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء کے موقع پر
شعبہ جات کی نمائشیں

نمائش شعبہ تبلیغ

امسال جلسہ سالانہ پر شعبہ تبلیغ مہمانان نے دو بڑی نمائشوں کا اہتمام کیا جن میں سے ایک اسلام و قرآن نمائش تھی دوسری قرآنی پیش گوئیاں اور سائنسی ایجادات۔ نیز مندرجہ ذیل ڈیسکس نے اپنی اپنی نمائشیں لگائیں، عرب، بنگلہ، چائنیز، رشیئن، فارسی، ترک اور افریقن ڈیسک۔ ناظم تبلیغ مہمانان مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب نے بتایا کہ اس نمائش میں جماعت احمدیہ کی طرف شائع کئے گئے 76 زبانوں میں تراجم قرآنِ کریم رکھے گئے۔ نیز قرآنِ کریم، آنحضور ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلافت احمدیہ اور دس شرائط بیعت کے متعلق پلے کارڈز لگائے گئے تھے۔ جرمن زبان میں تیار شدہ جماعتی لٹریچر بھی نمائش میں پیش کیا گیا۔ اس نمائش کو دیکھنے کے لئے زیرِ تبلیغ مہمان بکثرت یہاں تشریف لاتے رہے جن کی رہنمائی کے لئے شعبہ تبلیغ کے کارکنان ہمہ وقت موجود رہتے۔

بک سٹال شعبہ اشاعت

شاملین جلسہ کو جماعتی کتب مہیا کرنے کے لئے شعبہ اشاعت کے تحت ایک وسیع بک سٹال کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس میں جماعت کی طرف سے اردو، انگریزی اور جرمن زبانوں میں شائع شدہ کتب احباب کے خریدنے کے لئے رکھی گئی تھیں۔ سٹال پر موجود شعبہ اشاعت کے کارکن مکرم ظفر اقبال صاحب کے مطابق امسال خطبات مسرور کی نئی جلدیں، بنیادی مسائل کے جوابات از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، قومی اسمبلی کی کارروائی اندر کی کہانی عینی شاہد کی زبانی از مولانا دوست محمد شاہد صاحب اور بیان المجاہد از غلام احمد مجاہد صاحب پہلی مرتبہ سٹال پر دستیاب تھیں۔

کتب کے اس سٹال کے پہلو میں ایک نمائش لگائی گئی تھی جس کے نگران مکرم مصوّر گوندل صاحب نے بتایا کہ اس میں جرمن زبان میں شائع ہونے والی کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمائش کے لئے رکھی گئی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جرمن زبان میں قرآن کریم کے نئے ترجمہ کا بھی تعارف کرایا جاتا رہا۔

سٹال ہیومینٹی فرسٹ

جلسہ کے بازار کی طرف جانے والے راستہ پر ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے متعدد خیمے نصب تھے جن میں اس رفاہی ادارہ کے مختلف منصوبے متعارف کرائے گئے تھے اور ان سے متعلق جملہ معلومات فراہم کی گئیں۔ جن میں Water for Life, Disaster relief اور Gaza crisis شامل ہیں۔ ایک خیمہ میں اس ادارہ کی مصنوعات بھی برائے فروخت رکھی گئی تھیں، جن سے ہونے والی آمد اس ادارہ کے رفاہی کاموں پر استعمال ہوتی ہے۔

اس ادارہ کے ایک مہتمم مکرم اسامہ شفیق احمد صاحب نے بتایا کہ اس موقع پر پیش کیا جانے والا ایک اہم پروگرام "ڈیزاسٹر ریلیف" قدرتی آفات اور جنگی تصادم کے متاثرین کی مدد کے لئے وقف ہے۔ نمائش کے دوران وزیٹرز نے غزہ میں ہیومینٹی فرسٹ کی جاری امدادی کارروائیوں کے بارے میں قیمتی معلومات حاصل کیں۔ ان امدادی سرگرمیوں میں پینے کے پانی اور خیموں کی فراہمی، بچوں کی نفسیاتی معاونت، اور تعلیمی اقدامات کا آغاز شامل ہے۔

موجودہ عالمی چیلنجز کے تناظر میں ایمرجنسی سپورٹ کے حوالہ سے بھی نمائش میں رہنمائی موجود تھی۔ دلچسپی رکھنے والے زائرین نے خوراک کے ذخائر تیار کرنے کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس کے علاوہ، پہلے سے تیار شدہ خوراک کے پیکٹ اور ایمرجنسی تھیلے (Rucksack) بھی متعارف کرائے گئے۔ ان تھیلوں میں وہ تمام ضروری اشیاء شامل ہیں جو اچانک گھر چھوڑنے کی صورت میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔ خوراک کے پیکٹ اور ایمرجنسی تھیلے دونوں اب بھی ہیومینٹی فرسٹ

کے ذریعے دستیاب ہیں۔ نمائش میں "واٹر فار لائف" کا پروگرام بھی متعارف کرایا گیا تھا۔ ہیومنیٹی فرسٹ پسماندہ علاقوں میں صاف پانی کی فراہمی کے لیے واٹر ویلز، ہینڈ پمپس اور سولر پمپس کے ذریعے کام کر رہی ہے۔ زائرین کو پانی فراہم کرنے کے طریقوں کے انتخاب پر آگاہی دی گئی۔اس کے علاوہ، زائرین نے پانی صاف کرنے کے اصولوں کو جانا اور سادہ پانی کے فلٹر کو خود بنانے کا طریقہ سیکھا۔

ریویو آف ریلیجنز

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1902ء میں غیر قوموں میں تبلیغ کے لئے انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں ایک ٹھوس علمی رسالہ کا اجراء فرمایا تھا۔ خلافتِ خامسہ کے عہد مبارک میں ریویو آف ریلیجنز کے انگریزی کے علاوہ جرمن، فرنچ اور سپینش زبانوں میں بھی ایڈیشن شائع ہونے لگے ہیں۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر اس تاریخی اور اہم رسالہ کو متعارف کرانے کے لئے بھی ایک سٹال لگایا گیا تھا۔ ریویو آر ریلیجنز (جرمن) کے مدیر مکرم انصر بلال صاحب نے بتایا کہ سٹال پر اسرائیل و فلسطین تنازعہ اور اسرائیل کی ظلم و بربریت کے متعلق ٹائم لائن دکھائی گئی۔ دوران جلسہ مہمانوں کے ساتھ علمی نشستوں کا اہتمام بھی کیا جاتا رہا جن میں مکرم احیاء الدین صاحب مربی سلسلہ، مکرم محمد یونس مائر ہوفر صاحب، مکرم طارق ہیوبش صاحب، مکرم طاہر چوہدری صاحب، مکرم اطہر زبیر صاحب اور محمد حماد ہیرٹر صاحب شامل ہوئے۔ ریویو کی سوشل میڈیا ٹیم نے جلسہ کے بارہ میں مہمانوں کے تأثرات بھی شائع کئے۔اسی طرح رسالہ کی ویب سائٹ پر جلسہ کے دوران متفرق نمائشوں کا مختصر تعارف بھی پیش کیا گیا۔سٹال پر ریویو کا تازہ شمارہ بھی دستیاب تھا۔لندن سے ریویو (انگریزی) کی چار رکنی ٹیم بھی جلسہ کی رپورٹنگ کی غرض سے آئی تھی۔

النصرت

انسانیت کی خدمت کرنے والے فلاحی ادارہ النصرت نے بھی اپنا سٹال لگایا تھا۔ ڈیوٹی پر موجود کارکنان ادارہ کے منصوبوں کے متعلق آگاہی دے رہے تھے۔ یہ ادارہ اب جرمنی بھر میں لنگر بھی فراہم کر رہا ہے۔اس کے علاوہ امن کو فروغ دینے کے لئے جماعت کی طرف سے کی جانے والی کوششوں سے متعارف کرانے کے لئے وقتاً فوقتاً سائیکل سفر کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ نیز یہ ادارہ تدفین کے جملہ انتظامات بھی کر رہا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل لندن

جلسہ سالانہ میں الفضل انٹرنیشنل کا بھی ایک سٹال موجود تھا۔ جہاں موجود کارکنان پیارے آقا کی خواہش کی تعمیل میں الفضل کے زیادہ سے زیادہ خریدار بنانے کی کوشش کی کر رہے تھے۔ اس سلسلے میں اعلانات کے ذریعے بھی احباب کو توجہ دلائی جا رہی تھی۔

نمائش تاریخ احمدیت

تاریخ کمیٹی جرمنی کو حسب سابق جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر نمائش لگانے کی توفیق ملی جس میں Roll ups کے ذریعہ تاریخ احمدیت جرمنی کے مختلف اَدوار کو پیش کیا گیا تھا۔ جرمنی میں جماعت احمدیہ کے ابتدائی دَور کے اہم دستاویزات کو بھی آویزاں کیا گیا تھا۔ شیشہ کی الماریوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کیا جانے والا پہلا جرمن ترجمہ قرآن ایڈیشن 1954ء اور وہ قدیم جرمن کتب بھی رکھی گئی تھیں جن میں جماعت احمدیہ کا تعارف دیا گیا تھا۔ سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا تاریخی خط جو آپ نے مسجد فضل عمر ہمبرگ کے افتتاح کے موقع پر بھیجا تھا خوبصورت فریم میں لگایا گیا تھا۔ اسی طرح جرمنی کے پہلے جلسہ سالانہ منعقدہ 1975ء کا دعوت نامہ، پروگرام اور شاملین کی فہرست بھی نمائش میں موجود تھی جنہیں سب نے بہت دلچسپی سے دیکھا۔ ڈیوٹی پر موجود احباب نمائش میں آنے والوں کی راہنمائی کرتے رہے اور مختلف امور کی تفصیل بتاتے رہے۔ مجموعی طور پر سب نے نمائش کے متعلق بہت اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ نمائش میں آنے والے احباب کو جرمنی میں جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ پر مشتمل جرمن زبان میں کتابچہ بھی مفت دیا گیا۔

ہم احمدی انصار ہیں

کارگزاری ماہ مئی 2024ء

رپورٹ: مکرم میاں عمر عزیز صاحب، ایڈیشنل قائد عمومی مجلس انصاراللہ جرمنی

شجرکاری

مجلس انصاراللہ جرمنی کی شجرکاری مہم کے تحت 3 مئی کو علاقہ Baden کی مجلس Heidelberg میں پودا لگایا گیا۔ اس موقع پر شہر کے لارڈ میئر جناب Hans Reinwald مزید 4 نمائندگان کے ہمراہ موجود تھے۔ مکرم نویل احمد شاد صاحب مربی سلسلہ نے اس موقع پر دعا کروائی اور جماعت کا تعارف کروایا۔ ناظم علاقہ مکرم شبیر احمد صاحب اور قائد صاحب مجلس دیگر 16 انصار کے ساتھ اس موقع پر موجود تھے۔ جناب لارڈ میئر صاحب نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اس مہم کو بہت پسند کیا۔ اسی طرح 6 مئی کو علاقہ Hamburg کی مجلس Husum میں پودا لگایا گیا۔ شہر کے میئر مسٹر Ralf Jacobsen نے مزید پانچ نمائندگان کے ساتھ شرکت کی۔ تمام مہمانان نے اس موقع پر جماعت کا بہت شکریہ ادا کیا اور اس مہم کو سراہا۔ مکرم حبیب احمد گھمن صاحب مربی سلسلہ نے جماعت کا مختصر تعارف کروایا۔ ناظم اعلیٰ علاقہ اور زعیم صاحب مجلس 13 انصار کے ساتھ موجود تھے۔ ان تقریبات کی تشہیر مقامی میڈیا اور سوشل میڈیا پر بھی باقاعدگی سے کی جاتی ہے جس کی بدولت جماعت کا پیغام سینکڑوں افراد تک پہنچتا ہے۔

تبلیغی سرگرمیاں

مجلس انصاراللہ جرمنی کو اسلام احمدیت کا پیغام جرمنی بھر میں پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے، الحمدللہ۔ اس سلسلہ میں 11 مئی کو فرانکفرٹ، 18 مئی کو München، Augsburg اور 25 مئی کو مجلس Wittlich میں تبلیغی سٹال لگائے گئے۔ ان تمام سٹالز پر اسلام کی اَمن پسند تعلیمات اور غزہ میں فوری جنگ بندی کے حوالے سے پوسٹرز لگائے گئے تھے۔ پوسٹرز کو دیکھ کر متعدد لوگ اس طرف متوجہ ہوئے اور مختلف سوالات بھی کرتے رہے۔ فرانکفرٹ میں پانچ مربیانِ سلسلہ کو سٹال پر خدمت کی توفیق ملی، جن میں مکرم عبدالباسط طارق صاحب، مکرم ظافر احمد صاحب، مکرم تلمیذ احمد صاحب، مکرم نغمان احمد صاحب اور مکرم حبیب الرحمٰن ناصر صاحب شامل تھے۔ ان مربیان کرام نے عربی، فارسی، ترکی اور جرمن زبان میں سوالات کے جوابات دیئے۔ مکرم حبیب الرحمٰن ناصر صاحب مربی سلسلہ نے لاؤڈ سپیکر پر حضرت مسیح موعودؑ، خلافت اور شریعت کے بارے میں پُرزور الفاظ میں بات کی اور سٹال ختم کرنے سے پہلے بآوازِ بلند اجتماعی دعا کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ جو احباب ہمارے ساتھ دعا میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ اپنے انداز میں دعا میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اس دوران ایک جرمن شخص نے سٹال پر آ کر اونچی آواز میں نازیبا گفتگو اور اعتراض شروع کر دیے جن کے جوابات مربیان کرام نے خوش اخلاقی سے دیے۔ ہمارے سٹال کے سامنے ایک عیسائی تنظیم کا سٹال بھی تھا، انہوں نے بھی اس موقع پر اونچی آواز میں چیخ چیخ کر اسلام کی مخالفت میں نعرے بازی شروع کر دی، ان احباب کو بھی جا کر سمجھایا گیا اور پانی وغیرہ کا بھی پوچھا گیا، اس کا بھی ناظرین پر مثبت اثر ہوا۔ اسی طرح غزہ میں فوری جنگ بندی کے حوالے سے سٹیکر بھی 450 کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ ان چاروں سٹالز پر 40 انصار نے ڈیوٹی دی اور 800 سے زائد جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

احمدیہ چیریٹی واک

مجلس انصاراللہ جرمنی کے زیرِاہتمام ماہ مئی میں مجالس مہدی آباد، Hanau، Neuburg، Flörsheim اور Stockstadt میں چیریٹی واکس منعقد کی گئیں جن میں مجموعی طور پر 175 جرمن اور 470 احمدی احباب شامل ہوئے۔ جمع ہونے والی امدادی رقوم کے چیکس مقامی سماجی تنظیموں میں تقسیم کئے گئے۔ مقامی ذرائع ابلاغ میں بھی اس کی تشہیر ہوئی۔

احمدیہ لنگر

احمدیہ لنگر کے تحت ماہ مئی میں بے گھر افراد میں کھانا تقسیم کرنے کی توفیق مجالس Darmstadt City, Nooruddin Moschee, Bensheim, اور München کو ملی۔ 630 افراد میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ لوگوں نے اس خدمتِ خلق کو سراہتے ہوئے استفسار کیا کہ آپ کا تعلق مسلمانوں کی کس تنظیم سے ہے؟ جس پر اُنہیں جماعت کا تعارف کروایا گیا۔

جلسہ سالانہ جرمنی پر موجود مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کے تاثرات

گھانا سے تشریف لانے والے مکرم احمد طاہر مرزا صاحب مربی سلسلہ نے بتایا کہ اس دفعہ یہ جلسہ برطانیہ کے جلسہ کی طرز کا معلوم ہوتا ہے۔مہمانوں کے لیے ہرقسم کی سہولت موجود ہے۔جلسہ کی مارکی مہمانوں سے بھری دیکھ کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہا۔شدید خواہش تھی حضور اقدس سے ملاقات کی۔ لیکن آپ کا آج خطبہ جمعہ سنا تو اطمینان ہوا۔ پیارے آقا نے جو دعاؤں کی تحریک کی اللہ تعالیٰ ہمیں اس پرعمل کرنے کی توفیق دے، آمین۔گھانا سے 40 کے قریب مہمان اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

ربوہ سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مکرم بشارت الرحمان بٹ صاحب مربی سلسلہ کو تنزانیہ میں 2008ء تا 2021ء خدمت دین کی توفیق ملی۔ آپ کو کئی دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ آپ نے بتایا کہ ہر دفعہ انتظامات پہلے سے بہتر ہوتے ہیں۔ ماحول بہت پیار اور دوستی والا ہے۔ پیارے آقا پُرنور کے خطبہ جمعہ جس میں آپ نے شاملین جلسہ کو مخاطب کیا ہے سن کر بہت خوشی ہوئی۔

کوسوو کے ایک زیر تبلیغ مہمان Afrim Balaj چار دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہو چکے ہیں۔آپ ایک سکول کے ڈائریکٹر ہیں۔ آپ نے خطبہ جمعہ کے بارے میں کہا کہ سلام کو رواج دینے کی تلقین سے سلامتی اور امن دنیا میں پھیلے گا۔ یہ نصیحت کہ اپنا عملی نمونہ دکھانا چاہیے اصل اسلامی تعلیم ہے۔مہمان نوازی کا سبق بھی بہت عمدہ اور قابل ستائش ہے۔

کوسوو کے ایک زیر تبلیغ دوست Zeq Malaj آفیسر محکمہ تعلیم نے امسال جلسہ کے حوالہ سے بتایا کہ یہ بے مثال ہے اور شاندار انتظامات ہیں حضورانور کا خطبہ جمعہ ہمیں انسانیت، باہم حسن سلوک اور امن وسلامتی کا سبق سکھاتا ہے۔حضور کا یہ ارشاد کہ اگر تمہارے ساتھ کوئی سختی سے پیش آئے لیکن ہم نے نرمی سے جواب دینا ہے شاندار الفاظ ہیں۔اور اسلام کی یہی تعلیم ہے جو سب سے اعلیٰ اور افضل ہے۔

مکرم محمد امین صاحب صدر و مشنری انچارج Central African Republic نے اپنے انٹرویو میں بتایا کہ وہ چھ سال سے یہاں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ یہاں تین ہزار کے قریب احمدی ہیں۔ آپ کے ساتھ وفد میں چار مہمان تھے جن میں صدر کے مشیر RINA SANY ALAINL BRUCE بھی شامل تھے جو پہلی دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے تھے۔انہوں نے جب جلسہ کا منظر دیکھا اور سب کو سفید ملبوسات میں پایا تو بے ساختہ ان کے منہ سے نکلا ”یہ توحج کا منظر لگ رہا ہے“۔ آپ نے حضورانور کے ان الفاظ کو خوب پسند کیا جن میں مہمان اور میزبان دونوں کو یکساں اپنی اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔

مکرم عبدالصبور صاحب مربی سلسلہ سپین نے بتایا کہ جرمنی کا جلسہ نئی جگہ پر دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔انتظامات کافی بہتر ہیں۔البتہ ٹریفک کا نظام بہتر ہونے اور معلومات کے دفاتر ایک سے زیادہ جگہ بنانے سے مزید بہتری آسکتی ہے۔

مکرم ودود احمد صاحب مربی سلسلہ برکینا فاسو نے بتایا کہ وہ پہلی دفعہ جرمنی کے جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ جب اس بات کا علم ہوا کہ حضورانور تشریف نہیں لا رہے تو بہت اداسی ہوئی۔ لیکن پیارے حضور کے خطبہ جمعہ نے اس اداسی کو بہت حد تک دور کر دیا۔

مکرم بشارت احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے بتایا کہ لٹویا سے 13 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ان میں دو زیر تبلیغ ازبک طالبعلم تھے۔ آپ نے بتایا کہ اس سال جلسہ سالانہ کا معیار پہلے سے بہت اعلیٰ ہے اور جلسہ سالانہ برطانیہ سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ان کے ساتھ جو دوست تھے انہوں نے ترجمانی کی بھی تعریف کی۔آپ نے مزید بتایا کہ ازبک لوگ اپنی زبان کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔اس لیے یہاں پر اپنی زبان میں ترجمہ سن کر بہت خوش ہوئے ہیں۔

مکرم خالد احمد صاحب مربی سلسلہ مالی کے ساتھ وفد میں سات احباب شامل تھے۔ ان میں سے ABUBAKAR TRAQRE صاحب کو جب لنگر خانہ دکھایا گیا تو حیران وششدر رہ گئے۔اور بے ساختہ اونچی آواز میں نعرہ ہائے تکبیر لگانے لگے۔ان کے ساتھ سب ڈیوٹی پر موجود احباب نے بھی نعرے لگائے۔ انہوں نے کہا کہ اتنے لوگوں کو کھانا کھلانا الٰہی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔گرمی میں اس طرح رضا کاروں کے کام کو دیکھ کر انہوں نے عہد کیا کہ وہ بھی اپنے ملک میں جاکر اسی جذبہ کے ساتھ کام کریں گے اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید کریں گے۔

برطانیہ سے ایک دوست Fisnik Bytyqi صاحب جن کا تعلق کوسوو سے ہے بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔انہوں نے بتایا کہ جلسہ کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ کئی پرانے احمدی دوستوں سے ملاقات ہو جاتی ہے۔یہاں پر تقاریر میں عدل وانصاف کی اسلامی تعلیم سننے کو ملی جو امن پیدا کرنے کے لئے بہت ضروری ہے۔

مکرم عطاء الرب صاحب مربی سلسلہ قازقستان جلسہ میں 24 مہمانوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپ نے بتایا کہ ہمارے ملک سے برطانیہ کا ویزا لینا بہت مشکل ہوتا ہے اس لیے ہمارے دوستوں نے جرمنی کا ویزا لیا کیونکہ یہ آسانی سے مل جاتا ہے۔احباب کی بڑی خواہش تھی کہ حضور اقدس سے ملاقات ہو لیکن اب یہ پریشان ہیں اور اداسی کے عالم میں ہیں۔وفد میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کہ سارا سال جلسہ پر آنے کے لیے رقم اکٹھی کرتے ہیں۔ جلسہ کے انتظامات کے بارے میں سب مہمانوں نے بہت مثبت تاثرات کا اظہار کیا۔ (تلخیص از الفضل انٹرنیشنل لندن)

علاوہ ازیں قازقستان سے تشریف لانے والے بعض مقامی احباب جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد دفتر تاریخ احمدیت جرمنی بھی تشریف لائے جس دوران وفد کے ارکان سے ہونے والی مندرجہ ذیل معلوماتی گفتگو محترم عرفان احمد خان صاحب نے قارئین کے لئے قلمبند کی ہے۔

Mr. Nurym Taibek جماعت احمدیہ سے 1996ء میں دوران تعلیم لندن میں متعارف ہوئے۔ تعلیم مکمل ہونے پر قازقستان واپس چلے گئے لیکن جماعت سے رابطہ میں رہے اور جلد خدا نے آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے زندگی وقف کی اور 2013ء سے لندن میں رشین ڈیسک کے ساتھ منسلک ہیں۔ جرمنی جلسہ سالانہ 2001ء میں آپ پہلی بار شریک ہوئے اور اب تک چار بار جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کر چکے ہیں۔

Mr. Yershov Anton Jariullah نے بتایا کہ مَیں پہلے Orthodox عیسائی تھا۔ 22 دسمبر 2007ء کو بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوا اور آجکل قازقستان کے شہر Semey میں بطور مبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہا ہوں۔ احمدیت سے رابطہ کے بارہ میں بتایا کہ میں جیالوجی کالج Semey کا طالبعلم تھا اور وہاں ایک مقامی مسلمان طالب علم عبدالرحمٰن میرا کلاس فیلو تھا جو مجھے اسلام کی تبلیغ کرتا اور دورانِ گفتگو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتب کے حوالے دیتا۔ اس طرح میری توجہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتب پڑھنے کی طرف ہوئی جس کے بعد اپنے ساتھی عبدالرحمٰن صاحب سے پہلے بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ بعد میں مکرم عبدالرحمٰن صاحب بھی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

جلسہ سالانہ قادیان 2012ء میں قازقستان سے جانے والے 16 رکنی وفد میں شامل تھا جہاں روحانی ماحول سے میں بے حد متاثر ہوا اور مجھے اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس ہوئی۔ چنانچہ میں نے اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لیے پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ حضورانور کے ارشاد کی تعمیل میں 2014ء سے 2021ء تک جامعہ احمدیہ گھانا میں تعلیم حاصل کی اور شاہد کا امتحان پاس کیا، الحمدللہ۔ یہ ایک کبھی نہ بھولنے والا تجربہ تھا۔ مجھے رشین زبان کے علاوہ انگریزی کے چند الفاظ آتے تھے اور پورے گھانا میں رشین ڈکشنری نہ مل سکی۔ ان حالات میں جامعہ شروع کیا۔ اساتذہ کی توجہ اور محنت سے مَیں نے انگریزی، اردو اور عربی سیکھی۔ اب ان زبانوں میں گفتگو کر سکتا ہوں، الحمدللہ۔

جامعہ احمدیہ نے نظم و ضبط سکھایا جو پوری زندگی کام آئے گا۔ نیز دینی تعلیم کے ساتھ زندگی میں روحانیت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا اور مستقبل کی ذمہ داریوں کے لیے تیار کیا گیا۔ میدانِ عمل میں Taldikorgan اور Almata میں خدمت کی توفیق پانے کے بعد مئی 2023ء سے Astana میں خدمت کی توفیق پا رہا ہوں جہاں 133 افراد کی جماعت ہے۔ مشن ہاؤس میں ہم آپس میں ملتے ہیں۔ کھلے عام تبلیغ کی اجازت نہیں ہے۔ جلسہ سالانہ جرمنی میں چالیس ہزار افراد کا ایک ساتھ عبادت کرنے کا منظر مجھے کبھی نہیں بھول پائے گا۔

وفد کے دیگر ارکان میں Semey شہر سے تعلق رکھنے والے مکرم Tenivtay Turgambayev اور مکرم Aslam Temirkhanov شامل تھے جنہوں نے 2005ء میں احمدیت قبول کی تھی اور اب استانا میں مقیم ہیں۔

قازقستان کے اس وفد نے تاریخ احمدیت جرمنی اور اخبار احمدیہ جرمنی کا بھی مختصر تعارف حاصل کی۔ یہ وفد عزیزم ولید احمد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم فرید احمد نوید صاحب جنہوں نے 2021ء میں جامعہ احمدیہ غانا سے شاہد کی ڈگری حاصل کی تھی کے ہمراہ دفتر تاریخ تشریف لایا تھا۔ عزیزم ولید احمد آجکل جامعہ احمدیہ جرمنی میں تاریخ و سیرت میں تخصص کر رہے ہیں۔

عالمی طاقتوں کے درمیان برسوں سے جاری سرد جنگ جب اختتام کے قریب پہنچی تو مشرقی یورپ اور روس نے اپنے شہریوں کو بیرونی سفر کی سختیوں سے آزاد کرنا شروع کر دیا۔ 1990ء میں قازقستان کے ایک شہری مسٹر Yelemis Duisekov صاحب ایک بحری سفر کے دوران چند روز کے لئے سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں رکے جہاں آپ کی ملاقات مکرم سیّد کمال یوسف صاحب سے ہوئی جنہوں نے اسلام احمدیت سے متعارف کروایا۔ اس جہاز کی اگلی منزل ایڈنبرا تھی۔ مہمان کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے مکرم سیّد کمال یوسف صاحب نے مشن گلاسگو کو آگاہ کر دیا۔ چنانچہ مسٹر Yelemis کا جہاز جب ایڈنبرا کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا تو جماعت کے وفد نے ان کا استقبال کیا۔ جماعت کے ساتھ ان کا یہ تعارف مستقل نوعیت اختیار کر گیا۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 1991ء میں آپ شریک ہوئے اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مسٹر Yelemis ماشاءاللہ حیات ہیں اور جماعت الماتا (سابق دارالحکومت قازقستان) میں رہائش پذیر ہیں۔

مارچ 1994ء میں قازقستان میں پہلا مشن ہاؤس کھولا گیا اور چوہدری مقصود الرحمٰن صاحب (حال فرانس) پہلے اعزازی مشنری مقرر ہوئے۔ 1996ء میں خواجہ مظفر احمد صاحب بطور مبلغ تشریف لائے۔ اس سے قبل 1994ء میں Mr.Rollan نیشنل امیر مقرر ہوئے۔

دائیں سے بائیں: مکرم Nurym Taibeck صاحب، مکرم ولید احمد صاحب، مکرم Tenivtay Turgambayev صاحب، مکرم محمد الیاس منیر صاحب، مکرم Yershov Anton Jariullah صاحب، مکرم Aslam Temirjhanov صاحب، مکرم عرفان احمد خان صاحب

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات و دعائے مغفرت

محترمہ طاہرہ احمد صاحبہ

خاکسار کی اہلیہ محترمہ طاہرہ احمد صاحبہ 27 مئی 2024ء کو بعمر 45 سال وفات پا گئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں اور 2008ء سے جرمنی میں مقیم تھیں۔ بہت نرم دل، ملنسار اور عزیز و اقارب کی مدد کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھیں۔ پاکستان میں الطاف پارک کی مسجد کی تعمیر کے لئے خطیر رقم پیش کرنے کی بھی توفیق پائی۔ خلافت سے بہت مضبوط تعلق تھا اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 30 مئی کو بیت الشکور گروس گیراؤ میں ادا کی گئی۔ اور اگلے روز قبرستان گروس گیراؤ نارڈ میں تدفین عمل میں آئی۔ جس کے بعد مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروئی۔ (ظہیر احمد۔ گروس گیراؤ)

مکرم شفیق احمد صاحب

خاکسار کے والد مکرم شفیق احمد صاحب ابن مکرم میاں نور حسین صاحب یکم جولائی 2024ء کو بعمر 73 سال وفات پا گئے، اناللہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم 1974ء میں ربوہ سے جرمنی آئے۔ لمبا عرصہ حلقہ فرانکفرٹ Nied میں مقیم رہے۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور چندوں کی باقاعدگی سے ادائیگی کرنے والے تھے۔ خلافت سے بہت مضبوط تعلق تھا۔ نظام جماعت اور عہدیداران کا بہت احترام کرتے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے مکرم اسامہ احمد صاحب، مکرم طلحہ احمد صاحب اور خاکسار یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 5 جولائی کو بیت السبوح میں مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ اور 9 جولائی کو Südfriedhof فرانکفرٹ میں تدفین عمل میں آئی۔

(ذیشان احمد۔ Rüsselsheim Königstädten)

محترمہ عنبرین مرزا صاحبہ

خاکسار کی اہلیہ محترمہ عنبرین مرزا صاحبہ مؤرخہ 17 جولائی 2024ء کو بعمر 55 سال وفات پا گئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ شیخ ناصر احمد صاحب آف بہاولنگر کی بیٹی تھیں۔ بہت مخلص، بااخلاق اور خدمت دین کے لئے ہر دم تیار رہنے والی خاتون تھیں۔ بچوں کی بھی بہت احسن رنگ میں تربیت کی اور انہیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور جماعتی خدمات بجالانے کی تلقین کرتیں۔

آپ نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ تین بیٹے مرزا عثمان بیگ، مرزا علی بیگ اور مرزا عمر بیگ یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ مؤرخہ 22 جولائی کو مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور اسی روز Neuer Friedhof آفن باخ میں تدفین ہوئی۔ (مرزا عامر بیگ۔ آفن باخ)

مکرم عبدالمنان صاحب

مکرم عبدالمنان صاحب ابن مکرم بابو عبدالواحد صاحب 5 جون 2024ء کو بعمر 72 سال وفات پا گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت مستری دین محمد صاحبؓ کے نواسے تھے۔ بہت خوش مزاج اور ملنسار وجود تھے۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹی فلڈا میں جبکہ باقی اولاد یوکے میں رہائش پذیر ہے۔ آپ کی نماز جنازہ 9 جون کو بیت السبوح میں مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ اس کے بعد لندن لے جایا گیا جہاں 25 جون کو تدفین عمل میں آئی۔

(فرید احمد تبسم۔ Friedberg)

مکرم ذکاء اللہ خان صاحب

خاکسار کے ابا جان مکرم ذکاء اللہ خان صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ خان صاحب مؤرخہ 22 جولائی 2024ء کو بعمر 80 سال وفات پا گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم 1980ء کی دہائی میں جرمنی آئے جس کے بعد مختلف جماعتی خدمات کا موقع ملا۔ جماعت منہائیم کے صدر کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ اسی طرح جماعت Babenhausen, Groß-Gerau اور Seligenstadt میں بھی مختلف جماعتی خدمات بجا لاتے رہے۔ بوقت وفات مقامی جماعت میں سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ اسی طرح لمبا عرصہ شعبہ مال میں اور بطور انچارج آفس جلسہ سالانہ بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مسجد عزیز Riedstadt کی تعمیر کے موقع پر کئی ماہ تک وقار عمل کیا۔

مرحوم نظام خلافت سے بہت عقیدت و احترام کا تعلق رکھتے تھے۔ نماز باجماعت کے پابند اور ہر ایک سے پیار اور محبت کا تعلق رکھنے والے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے خاکسار، عادل کامران صاحب (لندن) اور عدنان خان صاحب (روڈ گاؤ) اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے 23 جولائی کو بیت السبوح میں پڑھائی۔ بعد ازاں 25 جولائی کو Südfriedhof میں تدفین عمل میں آئی۔

(عمران ذکاء، نائب امیر و محاسب جماعت احمدیہ جرمنی)

عزیزم فاران احمد نسیم

خاکسار کا بیٹا عزیزم فاران احمد نسیم مؤرخہ 27 جولائی 2024ء کو بعمر تین سال اور سات ماہ بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزم لمبے عرصہ سے بیمار اور زیر علاج تھا۔ مرحوم کی نماز جنازہ مؤرخہ 29 جولائی کو مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی سلسلہ نے بیت السبوح میں پڑھائی۔

(کامران نسیم، Usingen)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین

جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء کے چند مناظر

شعبہ ترجمانی

جلسہ کے موقع پر ریڈیو سٹوڈیو

ضیافت کے خیمہ میں کھانے کی تقسیم

مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کے تاثرات کو فلم بند کرتے ہوئے

لنگر خانہ میں کھانا پکانے کا منظر

جلسہ کے دوسرے روز مکرم امیر صاحب جرمنی نے مکرم ملک مشتاق احمد صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی

جلسہ سالانہ کے موقع پر گوشت کی کٹائی کا ایک منظر

خدمت کے جذبہ سے سرشار پیاز چھیلنے والے کارکنان

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA
VOL 25 | ISSUE 09 | SEPTEMBER 2024
ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir
PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de